

جون 2016ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

1

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

تیسوال بجٹ اجلاس

مباحثات 2016ء

(اجلاس منعقدہ 22 جون 2016ء بہ طابق 16 رمضان المبارک 1437 ہجری، بروز بدھ)

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
3	انہنی مطالبات زربابت 06-2015 پر رائے شماری۔	2

شمارہ 2

☆☆☆

جلد 30

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 02 جون 2016ء بمقابلہ 25 شعبان 1437ھجری، بروز جمعرات، بوقت شام 5 بجکر 30 منٹ پر زیر صدارت محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اسپیکر)۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَمْنُوا كَمَا أَمَنَ النَّاسُ قَالُوا آنُوْمُنْ كَمَا أَمَنَ السُّفَهَاءُ ۚ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ

وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ أَمْنُوا قَالُوا آمِنَّا ۝ وَإِذَا خَلَوُا إِلَىٰ شَيْطَانِهِمْ لَا قَالُوا آ

إِنَّا مَعَكُمْ ۝ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمْدُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

يَعْمَهُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳ تا ۱۵

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لا تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لا سکیں جیسا یہ قوف لائے ہیں، خبردار ہو جاؤ! یقیناً یہی یہ قوف ہیں، لیکن جانئے نہیں۔ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھادیتا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اسپیکر) :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

نصراللہ خان زیرے:- میڈم اسپیکر صاحبہ! پنس احمد علی صاحب اور مخصوصہ حیات صاحبہ معزز زار کین کی والدہ ماجدہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئیں ہیں۔ ان کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔
میر سرفراز احمد گٹی (وزیر مکمل داخلم و میں خانہ جات)۔ میڈم اسپیکر صاحبہ ساتھ ساتھ تربت میں جن نوجوانوں کو شہید کیا گیا اور ہمارے پولیس کے جواہکاران شہید کئے گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔
میڈم اسپیکر:- جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- جام صاحب کی ہمیشہ پنس احمد علی کی والدہ ہماری ساتھی مخصوصہ حیات صاحبہ کی والدہ طاہر صاحب ہمارے ساتھی ہیں ان کا بھتیجا اور کل بھی ایک پولیس والا شہید ہوا ہے اور اسی طریقے سے اس عرصے میں جتنے بھی شہیداء ہیں۔ باقی جو دہشت گرد ہیں ان کو ہم شہداء نہیں کہتے ہیں۔ جو اس ملک کیلئے اس دھرتی کیلئے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذر انہیں پیش کیا اُن سب کیلئے دعاۓ مغفرت اور وزیر اعظم صاحب کی صحبت یابی کیلئے دعاۓ صحبت کی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کے ارواح کیلئے دعاۓ مغفرت اور وزیر اعظم صاحب کے لئے صحبت یابی کی دعا کی گئی)
میڈم اسپیکر:- میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا راجحہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت روانہ اجلاس کیلئے حسب ذیل اراکین اسمبلی کو پہنچ آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتی ہوں۔

۱۔ سید محمد رضا:- ۲۔ ولیم جان برکت صاحب۔

۳۔ جناب اظہار خان کھوسے صاحب اور ڈاکٹر شعیع اسحاق صاحب۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع (قاائد حزب اختلاف) :- ہم اپوزیشن والے احتجاج پر تھے لیکن آج کا جو اجلاس ہے ریکوویزیشن پر اجلاس بلا یا گیا ہے۔ کیونکہ نیادی طور پر ریکوویزیشن اپوزیشن کا کام ہوتا ہے اگر ہمارے دوستوں نے اجلاس بلا یا ہے۔ دوسرا سردار مصطفیٰ صاحب جو ہمارے محترم ہیں اور ہمارے اس معزز ہاؤس کے ممبر ہیں اور منظر ہیں۔ اُن کے بیٹیے کے اغوا کے حوالے سے، لہذا ہم اُنکے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ ہم اپنا احتجاج اس اجلاس کے لئے ختم کرتے ہیں اور اس کا روائی میں پورا حصہ لینگے اور ہمارے ساتھی اس پر بات کریں گے اور آپ انکو موقع دینگے۔

میڈم اپسیکر:- مولانا صاحب شکریہ۔

میر جان محمد خان جمالی:- میڈم صاحبہ! پہلے منتخب معزز کرنے سے حلف لیں۔

میڈم اپسیکر:- جمالی صاحب! ابھی ہم اس کارروائی کی طرف آ رہے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ظہور احمد جمالی نی (سیکرٹری اسمبلی):- رخصت کی درخواستیں۔ انجینئر زمرک خان صاحب نے مطلع فرمایا کہ وہ نجی صوروفیات کی وجہ آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے لہذا رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- حاجی گل محمد دو مر صاحب، نجی صوروفیات کی وجہ آج کے اجلاس میں شرکت کرنے مendum رو ظاہر کی ہے لہذا رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- محترمہ راحت جمالی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ اپنے حلقے کے دورے پر ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپسیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

میں میر محمد اکبر آسکانی صاحب منتخب رکن صوبائی سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ یہاں آ کر اپنی رکنیت کا حلف اٹھائیں۔

(ڈیک بجائے گئے۔ اس مرحلہ پر منتخب رکن نے بھیتیت رکن بلوجستان اسمبلی حلف اٹھایا اور

بعد ازاں رجسٹر پر مستخط ثبت کیئے۔ ڈیک بجائے گئے)۔

میڈم اپسیکر:- میر محمد اکبر آسکانی نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا لیا ہے اور ہماری طرف سے انگومنبار کباد ہے۔ جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- thank you very much میں اپنے پارٹی اپوزیشن بچوں کی طرف سے اکبر آسکانی کو تیسا جنم انکا تیسا جنم ہوا ہے۔ وہ ہندو عقیدے کے مطابق روح مختلف جسموں میں بار بار جنم لیتی ہے۔ ایک فلسفہ ہے ان کا کہ جب مرتا ہے پھر دوسرے میں روح چلی جاتی ہے۔ پھر تیسرے میں ان کا تیسا جنم ہے۔ ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پہلا ان کا جمہوری طریقے سے ہوا تھا۔ دوسرا پھر جمہوری طریقے سے ہوا پھر allegation کا نذر ہو گیا اور تیسرا بڑی مشکل سے یہ mature بے بی۔ تو میں اپنے تمام ساتھیوں کی

طرف سے اکبر کومبار کباد پیش کرتا ہوں

میدم اپسیکر:- جی میر محمد عاصم کرد۔

میر محمد عاصم کرد گیلو:- میں اپنے ساتھی محمد اکبر آسکانی صاحب کو دوبارہ ممبر elect ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امیر رکھتا ہوں کہ انشا اللہ اس دفعہ وہ منتخب ہو کر آئے ہیں اپنے حلقے کے عوام کیلئے اور سارے بلوچستان کے لئے کام کریں گے۔

میدم اپسیکر:- رحیم زیارتوال صاحب۔

عبد الرحیم زیارتوال (وزیر مکملہ تعلیم):- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ میدم۔ سب سے پہلے میں اکبر آسکانی صاحب نے جو حلف اٹھایا میں اپنی پارٹی، دوستوں اور پوری ایوان کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد مولانا واسع صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اسمبلی اجلاس کا کیونکہ خصوصی requisitioned اجلاس ہے۔ اس میں باہیکاٹ ختم کر کے حصہ لینے کا اعلان کیا اس پر انکا مشکور ہوں اور ساتھ ہی ساتھ مولانا صاحب اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے کہا کہ اسمبلی requisite کرنا یہ ہمارا کام ہے۔ لیکن گورنمنٹ پارٹیوں کی جانب سے پشتو نخواہی عوامی پارٹی نیشنل پارٹی مسلم لیگ (ن) اور مسلم لیگ (ق) کی جانب سے requisite کیا گیا ہے۔ بہرحال جو اجلاس requisite ہوا ہے۔

میدم اپسیکر:- پہلے منتخب رکن کومبار کباد کا سلسہ ہے۔ جی سرفراز بگٹی صاحب۔

میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر مکملہ داخلہ و جمل خانہ جات):- میں اکبر آسکانی کومبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ مکران سے دوسری مرتبہ منتخب ہونا ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان مسلم لیگ ن میں پورے بلوچستان پھول رہی ہے۔ اور انشاء تعالیٰ اگلے ایکشن میں بہتر رزلٹ لیکر آئیں گے۔

میدم اپسیکر:- میر اظہار خان کھوسے صاحب۔

میر اظہار خان کھوسے:- میں اپنے دوست چھوٹے بھائی حاجی اکبر آسکانی صاحب کومبار کباد پیش کرتا ہوں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے اور پورے بلوچستان کے عوام سے کہ انہوں نے جوانمردی سے اور بڑی مشکل حالات میں وہاں جا کر تین دفعہ ایکشن میں حصہ لیا۔ اور پارٹی نام کاروشن کیا وہاں تمپ منداور تربت سے ایکشن جیت کر آیا میں ان کومبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔

میدم اپسیکر:- جعفر مندوخیل صاحب

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر مکملہ مال و ٹرانسپورٹ):- میدم اپسیکر صاحب! آج اکبر آسکانی

صاحب نے جو حلف لیا ہے میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ دوبارہ اسمبلی کا ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اپنی طرف سے اپنی پارٹی مسلم لیگ ق کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔
میڈم اسپیکر:- جی محترمہ کشور جنک صاحب۔

محترمہ کشور احمد جنک:- میں اپنی اور پارٹی کی طرف سے اکبر اسکانی صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ وہ دوبارہ منتخب ہوئے اور اس منتخب ہونے کی وجہ سے یہ اپنے حلقة میں بہتر طریقے سے زیادہ جانشناختی سے کام کریں گے۔

میڈم اسپیکر:- جی منفی گلاب صاحب۔

منفی گلاب خان کا کڑو:- شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں اپنے برادر محترم جناب اکبر اسکانی کو ایک بار پھر اسمبلی کارکن منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید ظاہر کرتا ہوں کہ وہ اس جدوجہد مسلسل کو مقبل میں بھی جاری رکھیں گے اور اپنے عوام کے امیدوں کی بھرپور عکاسی کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کو اپنے حلقة کے عوام کی بہتر خدمت کرنے کی مکمل توفیق عطا فرمائیں۔

میڈم اسپیکر:- جی فتح بلیدی صاحب۔

میرفتح محمد بلیدی:- میڈم اسپیکر۔ میں منتخب رکن اسمبلی اکبر اسکانی کو اپنے طرف سے اور اہل علاقہ کی طرف سے منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر:- جی ولیم برکت صاحب۔

ولیم جان برکت:- شکریہ میڈم اسپیکر صاحب۔ میں جناب حاجی اکبر اسکانی اس تمام جہد و جهد کو مسلسل وہ کرتے رہے ہیں بار بار وہ الیکشن میں گئے ہیں اپنے عوام سے انہوں نے رابطہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سرخ روکیا۔ دل کی گہرائیوں سے تمام اتفاقیت پر ادری کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر:- ایوان کی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ صوبائی وزیر بلدیات سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کے صاحبزادے اسد خان ترین کے اغوا پر بحث کا آغاز ہوگا۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ سردار مصطفیٰ خان ترین کے صاحبزادے اسد خان ترین کے اغوا کی بابت بحث کا آغاز کریں۔

محترمہ شاہدہ روف:- یہ جو requisitioned call پر requisitioned کیا گیا ہے اور جس مقصد کیلئے کال کیا گیا

ہے وہ related law and order سے ہے۔ یہاں پر IG FC کو ہونا چاہیے تھا۔ یہاں پر چیف سیکرٹری صاحب کو تشریف فرماء ہونے چاہیے تھا مجھے بڑے دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب

بارہاکومت کے بنانے پر بھی یہاں تشریف نہیں لائے۔ اگر یہاں پر DHA کا کوئی بل پیش ہو رہا ہوتا۔ سیندھک کے بارے میں ہوتا ریکوڈ کے بارے میں کوئی بات ہو رہی ہوتی تو اپنی فوج ظفر مونج کے ساتھ یہاں پر تشریف فرماء ہوتے آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں FC کی کیا خدمات ہیں اور وہ اس کا کیا role ہے، law and Order کے حوالے سے۔ تو یہاں پر اس کے سربراہ کا موجود ہونا ضروری تھا۔ تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کی سب سے کمزوری جو نظر آتی ہے جوڑھائی سالوں سے نظر آ رہی ہے کہ ان کا تو ان لوگوں کے اوپر command ہی نہیں ہے i am very sorry i کے مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے۔

میڈم اسپیکر:- شاہدہ صاحبہ! آپ کا پوانت آ گیا۔ جی میرے خیال میں۔ جی پلیز وزیر یحکمہ داخلہ و جیل خانہ جات:- میڈم اسپیکر۔ معزز ممبر نے جس point کی طرف نشاندہی کی ہے وہ درست کہہ رہی ہیں کہ frontier corps جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کی force ہے۔ اور وہ federal interior Minister کو answerable ہے۔ ہم ان کو requisite کرتے ہیں جہاں جہاں ہم نے ریکوویشن کی ہے وہاں وہاں وہ ہمیں answerable ہیں۔ otherwise وہ ہمیشہ سے فیڈرل گورنمنٹ کی فورس ہیں اور انہیں کو جواب دہ ہیں ہمیں جواب دہ نہیں ہیں۔ آپ درست سمجھتے ہیں۔ میری صوبہ جوبات ہوئی تھی تو انہوں نے آنا ہے ہو سکتا ہے کہ کہیں مصروف ہو گا اور یقیناً آ جائیں گے۔ IGP is sitting there باقی تمام لوگ ہیں تو so please میڈم ہم اس کو serious لے۔

میڈم اسپیکر:- رحیم زیارت وال صاحب! ابھی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔ یا اپ اسی پر comment کرنا چاہتے ہیں۔

عبد الرحمن زیارت وال:- اسی پر۔

میڈم اسپیکر:- نہیں وہ اصل میں اکبر اسکانی صاحب کا شکریہ ادا کرنے چاہتے ہیں The Floor is with you.

حاجی محمد اکبر آسکانی:- بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج اٹھا رہا خیال کا موقع دیا۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ سب سے پہلے میں اپنے قائد محترم نواب شاء اللہ خان زہری صاحب کو قائد ایوان وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور محترمہ اسپیکر صاحبہ آپ کو بھی بلوچستان اسمبلی کی پہلی ناقتوں اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اسپیکر صاحبہ مجھے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی اس بات پر فخر ہے کہ بلوچستان کی حکومت ایک ایسے محترمہ اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک قومی

رہنماء کے ہاتھوں میں ہے۔ جن کے خاندان کی قربانیاں، قومی اسمبلی سیاست اور بلوچستان کے عوام کیلئے ناقابل فراموش ہیں۔ محترمہ اپیکر صاحب! میں اسمبلی کے فور پر ایوان کو ایک مختصر یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے ساتھ ایکشن کے دوران کیا ہوا، مجھے ضمنی ایکشن صرف XXXXXXXXXXXXXXXXX۔ XXXXXXXXXX۔

مگر ان تمام نامساعد حالات کے باوجود حلقات کے عوام نے 31 دسمبر 2015ء کے ضمنی ایکشن XXXXXXXX اور پھر 19 اپریل 2016ء کے ری پولنگ میں اپنے بھرپور حق رائے دہی کا استعمال کر کے مجھے مسلسل تیسرا بار سرخ روکیا۔ محترمہ اپیکر صاحب مگر ایک بار XXXXXXXXXXXXXXXXX۔ جموریت کے دعویداروں نے جمہوری عمل کو پاؤں تلنے روندھتے ہوئے، ایک دفعہ پھر دھاندی کا شور چمایا اور ایکشن کمیشن سے میرا نوٹیفیکیشن رکوایا۔ مگر ایکشن کمیشن آف پاکستان نے عوامی رائے کو مشکوک بنانے والوں کی غیر جمہوری اور غیر آئینی اقدامات کو ناکام بنایا اور عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے مجھے کامیاب قرار دیا۔ محترمہ اپیکر صاحب۔ مگر ان جیسے پسمندہ اور قوم پرستی کے گڑھ میں مسلم (ن) کی مسلسل تیسرا بار کامیابی اس بات کی دلیل ہے۔ مگر انکے عوام نواب شناء اللہ زہری کی قیادت میں علاقے میں امن و ترقی چاہتے ہیں۔ XXXXXXXXX۔ محترمہ اپیکر صاحب!

تربت میں انغواء کیے گئے تین انجینئرز اور ٹھیکیداروں کے انغواء کا مذمت کرتا ہوں۔ متاثرہ خاندان سے تعزیت کا اظہار خیال کرتا ہوں۔ محترمہ اپیکر صاحب! آخر میں اسمبلی میں موجود ممبرز، دوستوں، پارٹی کے قائدین ورکران اور اپنے حلقات کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید رکھتا ہوں کہ ہم سب ملک بلوچستان کو کرپشن سے پاک اور ایک پر امن وہ جدید ترقی یافتہ صوبہ بنائیں گے۔ انشاء اللہ۔ پاکستان پاسندہ باد اور بلوچستان زندہ آباد۔

میڈم اپیکر:- جی آسکانی صاحب! یہ جو آپ نے پارٹی کا نام لیا اس کو آپ حذف کر دیں۔ مجھے معلوم ہے وہ ابھی تقریر کر رہے ہیں آپ لوگ مجھے نہیں بتائیں۔ اب وہ حذف کر دیے جاتے ہیں وہ الفاظ۔

☆ بجکم میڈم اپیکر XXXXXXXX-XXXXXX-XXXXXX-XXXXXX-

_____ اللفاظ حذف کر دیئے گئے۔

میڈم اپیکر:- جی تشریف رکھیں آپ۔ میں نے کروادیے ہیں لہڑی صاحب! کروادیے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی غیر پارلیمانی الفاظ حذف کر دیے جائیں۔ رحم زیارتوال صاحب! please! آپ۔ نصراللہ زیرے صاحب نہیں ہیں۔ آپ start کریں۔

عبد الرحمن زیارتوال (وزیر حکومتی قائم):- شکریہ میڈم اپیکر۔ آج کی جو requisite اجلاس ہے ہم

گورنمنٹ نے تمام پارٹیوں نے اس بنیاد پر بلایا ہے، میں پہلے بھی آپ کے سامنے اس ہاؤس میں عرض کرچکا ہوں۔ کہ ہمارا سب سے اہم ترین ادارہ اس صوبے کا وہ آپ کی صوبائی اسمبلی ہے۔ اور یہ صوبائی اسمبلی جس کی اپنی ایک حیثیت ہے، آئینی اور قانونی جو بھی مسائل ہیں، ایک جمہوری حکومت کے ناطے، جمہوریت کے ناطے، ہم تمام وہ چیزیں یہاں پر بحث کرنا چاہتے اور دوستوں سے requisite یہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ کو، ہمیں اور صوبے کی امن و امان کے حوالے سے جو بھی تجویز اُنکے ہوئے گے صوبائی حکومت کی حیثیت سے ہم اُسکو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور وہ تجویز جس کی جانب سے بھی آئینگی ہم اُس پر ہمدردانہ خور کریں گے ہم اس پر کام کریں گے۔ اور چاہتے یہ ہیں کہ جو صورتحال پیدا ہوئی ہیں سردار مصطفیٰ خان کے بیٹے کو اغوا کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ اغوا کے دیگر اہم واقعات ہوئے ہیں، کوئی سے، چنی سے، پشین سے۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ اس پر ہمارے دوست پوری اسمبلی بحث کریں۔ اس پر ڈیبیٹ ہوں اور اس میں تجویز ہوں کہ گورنمنٹ کو صوبائی اسمبلی کی جو ذمہ داری ہے وہ کام سونپتی ہے اور کس طریقے سے اُس نے کام کرنا ہیں اور کیا کیا تجویز ہوئے گے اُس پر ہم جائیں گے۔ میں یہاں پر اتنا آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں سرفراز صاحب پھر conclude کریں گے آخر میں میں دوستوں کے تجویز آئیں گے اس پر بھی بات کروں گا۔ رکھنا یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کی جو ایجنسیاں ہیں یہ competent ہے۔ اور یہاں ایجنسیاں ہیں کہ دنیا کے بعض ممالک میں شاید موجود ہیں لیکن ساری دنیا کی حکومتوں میں یا ممالک میں موجود نہیں ہیں۔ اور ہماری یہ ایجنسیاں ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ جو گورنمنٹ اس وقت ہے انکو ان واقعات کے حوالے سے، گورنر صاحب کو اور وزیر اعلیٰ صاحب کو مکمل معلومات فراہم کریں۔ اور گورنمنٹ کی پھر یہ ذمہ داری ہے کہ ان کی معلومات کی بنیاد پر وہ مزید کارروائی کیلئے جائیں۔ اور جو لوگ اغوا ہوئے ہیں ان کو بازیاب کراسکیں۔ تو اس بنیاد پر آج کی اسمبلی کی جو اجلاس ریکووڈ ہوئی ہے اس میں آپ کو فلور سب دوستوں کیلئے اوپن ہے۔ وہ اس پر بحث کریں اس پر debate کریں اس میں اپنی تجویز دیں اس میں اپنی input دیں۔ ہم گورنمنٹ کی حیثیت سے بھی اور اسمبلی کی حیثیت سے بھی سرفراز بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس پر بات کریں گے ہم اس کو نوٹ کرتے جائیں گے اور ان کے تجویز کو پھر اپنے کیبینٹ میں دوستوں کے سامنے رکھیں گے کہ اسمبلی کی اس حوالے سے یہ تجویز ہیں۔ یہ ان کی inputs ہیں اور گورنمنٹ کی حیثیت سے ہم نے اس کام پر جانا ہیں۔ میں آج کے اجلاس کے حوالے سے اس وقت اتنی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور جو دوست بحث کرنا چاہیں وہ اپنا اس پر بحث کیلئے بھجوادیں۔

میڈم اسپیکر:- جو بحث کرنا چاہتے ہیں پلیز اپنے نام ہمیں لکھوائیں۔ جی مفتی گلاب صاحب۔ ابھی بحث

جاری ہے آپ درمیان میں۔ جی جی بولیں۔

مفتی گلاب خان کا کڑ: میڈم! ایک بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! ہار جیت جمہوریت کا حصہ ہے اور یہ جمہوریت کا حسن ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جمہوریت میں جو جتنے اعلیٰ طرف ہوتے ہیں جتنا وسیع الظرف ہوتے ہیں اس میں اتنی خوبصورتی ہوتی ہے اس درکار اس سیاستدان کو اس ممبر کو لوگ مقبولیت کی نظر دیکھتے ہیں۔ لیکن آج اس فلور پر اکبر اسکانی صاحب کو نیشنل پارٹی والوں کی طرف سے کسی نے بھی مبارکہ بادنیں دی۔ اس پر مجھے افسوس ہے۔ (گلیری میں لوگوں نے تالیاں بجائیں)۔

میڈم اسپیکر: یہ یہاں پر clapping نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ جنہوں نے جو clappings کی ہیں آپ لوگوں کو پتہ ہونا چاہیے کہ یہاں پر جو ہے clappings کیئے گئے ہیں ان کو ہاں سے باہر نکال دیں۔ ایوان کا ایک تقدس ہے آپ لوگ سب خیال رکھیں۔ جی آ غالیافت صاحب۔

آ غالیافت علی: میڈم اسپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں دو پہر تین بجے سردار مصطفیٰ خان ترین کا بیٹا سردار اسد خان ترین کیڈٹ کالج پشین سے واپس آ رہا تھا شہر کی طرف پشین کی طرف کہ اس درمیان انکلواغواء کیا گیا۔ میڈم اسپیکر! پھر 21 مئی کو انتظامیہ کو پتہ چلا رات کو ہی چلا 20 مئی کی رات کو 21 مئی کی شروع میں تو پھر آئی جی صاحب نے، میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اقدامات کیئے approach کیا سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کو اور ہمیں۔ اور اُسی صحیح ہمارے وزیر داخلہ صاحب نے جو ایوان میں موجود ہیں انہوں نے ایک دم ایک call meeting کی چار بجے اور مجھے میں پشین on-way تھا مجھے اطلاع دی کہ چار بجے ہم میٹنگ میں شرکت کریں اور اس مسئلہ پر ہم غور کریں گے۔ میڈم اسپیکر! اس دوران پشین کے تمام پارٹیوں نے پشین کے تمام معززین نے پشین کے تمام خوانین نے ایک جرگہ ریسٹ ہاؤس میں بلا یا اور اُس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم روڈز بلاک کریں گے۔ ہم پشین کے نمائندے جو ہیں پشین کے جتنے بھی پارٹیاں ہیں آل پارٹیز ان سب نے یہ فیصلہ کیا لیکن سردار مصطفیٰ خان کو میں داد دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ نہیں میں حکومت پر یہ بات چھوڑتا ہوں، ہم قانون کے ذریعے اپنے بیٹے کی بازیابی چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بڑی اچھی بات کی۔ اور اُس کے بعد جرگہ نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ خان ہفتہ، دس دن جو ہیں وہ حکومت کو یہ موقع دیتے ہیں کہ اُسکی ایجنسیاں اور یہ لوگ جو ہیں محنت کریں اور سردار اسد خان ترین کو بازیاب کرایا جائے۔ میڈم اسپیکر! چار بجے کی میٹنگ میں ہمارے وزیر داخلہ صاحب، ڈی آئی جی صاحب، دو کرنل صاحبان الیف سی کے اور کمشنر صاحب۔ میں کمشنر صاحب کو داد دیتا ہوں کہ کمشنر صاحب اس سارے معاملے میں کمشنر کوئی ڈویژن جو تھا وہ on board تھا اور

کوشش کر رہا تھا کہ جس طریقے سے بھی ہواں معاں کو سُلْجھایا جائے اور اُسے بازیاب کرایا جائے۔ چار بجے ہماری مینگ شروع ہوئی اور مختلف ذرائع سے یہ اطلاع پہنچی کہ سردار اسد خان کو وہ توبہ چکرنی پہنچایا گیا ہے اور فلاںے جگہ پڑوہ ہیں۔ اُس وقت شاید میں بھی جذبات میں آ گیا تھا اور ایک دم فیصلہ لیا۔ اور کمشنر صاحب کے فیصلے کو میں نے نہیں مانا اور یہ کہا کہ ہم جو ہیں، ہم روانہ ہوتے ہیں اور چھن چلتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ پھر اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ کمشنر صاحب ہمارے محترم وزیر داخلہ صاحب وہ پیش پیش تھے اُس میں اور ہمارے ساتھ اُسی وقت ساڑھے سات بجے پہلیں سے چین کی طرف روانہ ہو گئے اور یہ فیصلہ کیا کہ ہم کیپ چین میں لگائیں گے۔ اور سردار اسد خان ترین کے متعلق جو بھی معلومات ہیں ہم ان پر عمل کریں گے اور مزید آگے جائیں گے۔ بدقتی کیا ہوئی کہ ہمارے سے غلطی ہو گئی وہ غلطی جو بھی تھی اُس کی وجہ سے جب ہم چین پہنچ تو ہاں پر ایف سی کا ایک کمانڈر صاحب بیٹھے تھے ڈی سی صاحب کے آفس میں۔ اور میں چونکہ مجھے پارٹی کی طرف سے بھی ہدایات ہیں اور باقی وہ بھی ہیں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ delay tactics استعمال کیتے گئے اور ہم وہاں سے ناکام ہو کے آئے۔ ڈی سی صاحب کیا تھا؟۔ کہ میں، وزیر داخلہ صاحب، کمشنر صاحب اور اُس وقت ڈی آئی جی صاحب ہمارے ساتھ تھے。 forgot his name اور ہاں پر وہ ہمیں رُکوایا گیا اور ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ ہم چلے جائیں اور چھاپے میں اُنکے ساتھ ہو جائیں۔ ہم نے تحریکیں اور پولیس اور ایف سی کا جو میجر اسکے ساتھ تھا اُسکو کہا تھا کہ آپ جائیں اور تلاش کریں۔ یہ ہدایات بالکل کمشنر صاحب کے تھے۔ وزیر داخلہ کے تھے۔ اور آئی جی صاحب کے بھی تھے۔ آئی جی صاحب بیٹھے ہیں اُنکے بھی ہدایات تھے اُنکے دو تین ٹیلیفون اُسی آئے کہ جیسے بھی ہو ہم نے اسد خان ترین کو بازیاب کرانا ہیں۔ اور یہ ہدایات تھے کہ جو جگہ بتائی گئی ہے وہاں پر search-operations کی جائیں۔ بدقتی سے ساڑھے گیارہ بجے ہمیں پتہ چلا کہ جو قافلہ روانہ کیا گیا تھا انہوں نے نہ search-operation کیا اور نہ کچھ کیا اور واپس آگئے۔ میڈم اسپیکر! آپ اندازہ لگائیں کہ ہمارے ایجنسیاں، ہماری ریاست، ہماری سیاستدان اُنکے درمیان کیا coordination ہے؟۔

cooperation کچھ بھی نہیں تھا۔ آپ یقین کریں کہ اُس وقت ہمارے ان ایجنسیوں نے ہمیں غلط راہ پر ڈالنے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ جو ہے جو اسکل آپ نے اپنایا ہوا ہے یا اُس پر آپ جا رہے ہو وہ نہیں ہے ہمیں مشرق کی بجائے مغرب کی طرف divert کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں بالکل یہ کہتا ہوں کہ صحیح دس بجے جو مینگ ہم نے ایف سی قلعہ میں کی جس کو چھاؤنی کہا جاتا ہے چن میں دو رات کی مینگ سے بالکل الٹ تھا۔ میڈم اسپیکر! ہماری ایجنسیاں جو جن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ گدے پانی میں سوئی تک بتاسکتے ہیں۔ وہ اس

وقت وہ خاموش ہو گئی اور پھر جب میں نے پوچھا محترم کمشنر صاحب بھی بیٹھے تھے اُس وقت وزیر داخلہ صاحب بھی بیٹھے تھے اور میں ۔ ڈاکٹر حامد صاحب بھی خوش قسمتی سے وہاں پر چلچھ گئے تھے میں نے کہا کہ رات کو جو آپریشن کرنا تھا اُسکا نتیجہ مجھے بتایا جائے کیونکہ میں نے جرگے اور پیشین کے عوام کے سامنے جانا ہے۔ لیکن رزلٹ کچھ نہیں بتایا گیا آئیں باسیں کی گئیں تو اُس وقت شاید سرفراز بگٹی مجھ سے ناراض بھی ہو گئے تھے میں وہاں سے اٹھ کر کے آ گیا تھا۔ میں نے ڈی آئی جی کو بھی کہا اور ڈاکٹر حامد کو کہا کہ چلیں یہ میٹنگ جو ہے یہ بے فائدے ہیں کیونکہ اس میٹنگ میں ہمیں تاریکی میں رکھا جا رہا ہے اور ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ مغرب کی بجائے آپ مشرق کی طرف چلے جائیں ہم واپس آئے ناکام و نامراد۔ اس وجہ سے کہ اس میں بھی فقدان تھا coordination کا۔ نہیں ہوئی ایجنسیوں نے صحیح راہبری نہیں کی۔ اور میں، سرفراز بگٹی، کمشنر صاحب اور پولیس ناکام و نامراد وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ میڈم اسپیکر! اس کے بعد جو واقعات ہوئے ہیں جو کچھ ہوا میں داد دیتا ہوں کمشنر صاحب کو آئی جی صاحب کو اور وزیر داخلہ صاحب کو بالکل کہ انہوں نے صحیح ٹارگٹ پر صحیح جگہ پر جو بھی انکو معلومات تھیں وہ لیں اور وہاں جا کر کے اگر اُس رات کمشنر صاحب یا آئی جی یا وزیر داخلہ کے ہدایات پر وہاں پر سرچ آپریشن ہوتا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں سو فیصد یقین تھا مجھے یہ یقین تھا کہ سردار اسد ترین وہاں سے بازیاب ہو جاتا۔ لیکن فقدان کی وجہ سے ہمیں غلط طریقے سے divert کیا گیا اور ہمیں اُس سرچ آپریشن سے باز رکھا گیا۔ پھر میڈم اسپیکر! پرسوں ترسوں پھر جب ایجنسیوں کے ساتھ کوئی صلاح و مشورہ نہیں کی گئی سرفراز بگٹی صاحب کمشنر صاحب اور رسول انتظامیہ اور پولیس یہ لوگ پرسوں ترسوں پھر گئے پھر وہاں سے کچھ بازیاب ہو کر آ گیا۔ ایک آدمی ان غواہ کیا گیا تھا وہ اُسی مکان سے وہ بازیاب ہوا مگر فرق کیا ہوا جب انہوں نے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا یہ دوسرے راستے سے گئے جس راستے سے گئے جس راستے سے پہلی راستے سے ہمیں جانا چاہئے تھا اور یہ گئے اور داد دیتا ہوں کمشنر اور ہمارے صوبائی داخلہ کو پولیس کو یویز کو کہ وہ وہاں جا کر کے جو کچھ کیا وہ قانون کے مطابق کیا اور وہ مغفوی وہ مجبور ہو گئے کہ اُسکو ایک دو کلو میٹر آ گے جا کر کے چھوڑ دیا۔ لیکن پھر فقدان ہے آپ دیکھیں کہ اس وقت ریاست، ایجنسیاں اور سیاستدان یا گورنمنٹ انکا پھر فقدان ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس وقت ریاست کی رٹ کو چلچھ کیا جا رہا ہے پرسوں جب اُسکو مغفوی اُن سے چھڑایا گیا تو کل چمن سے دو اسکے بد لے انغواء کیئے گئے ہیں۔ کیا یہ ریاست کو چلچھ نہیں ہیں۔ میڈم اسپیکر! اس پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ اتنی بڑی ایجنسیاں، انتابداری ایسٹ، اتنے ہمارے فورمز جو کچھ چمن میں پڑے ہوئے ہیں اور چمن کا main بازار سے اُن آدمیوں کو اٹھایا جاتا ہے یہ کیا ہے یہ فقدان ہے۔ ہماری ریاست کا یہ فقدان

ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہیں کئے جا رہے ہیں۔ آپ دیکھ لیں پشین سے ہزاروں لوگ آئے ہوئے ہیں کوئی کے شاید لوگ بھی ہیں باہر کھڑے ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو کچھ ہورہا ہے وہ ریاست کرواری ہی ہے یا سول ایجنسیاں یا ہماری سول اٹلیں جس ہے یا ان کی failures کی وجہ سے یا ان کی involvements کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ یہ 19 مئی کے دوپہر کو بیس مئی کے جب سردار اسد اللہ خان ترین انفواء ہوا اُس رات سے یہ بات پشین کے ہر شخص ہر بچے بچے کی زبان پر ہے کہ اسکا انفواء کرایا گیا ہے۔ اور یہ بعض لوگ تو ہمیں یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ گنتی، یہ امتحان شروع ہو گیا ہے جس طرح فاتا میں جس طرح حکومت اور دہشتگرد برس پیکار ہیں شاید وہ حالات ابھی ادھر کر رہے ہیں اور ہمیں تیار رہنا ہوگا ان حالات کے لئے۔ میڈم اسپیکر! سردار اسد اللہ خان ترین سردار مصطفی خان ترین پشین کا واحد سردار ہے جس کو اچکزی جس کو کا کڑ جس کو سید اور جس کو ترین قبیلہ سب اسکو پنا سردار سمجھتے ہیں یہ وہ گھر ہے جس نے آج تک پشین میں کسی کوتکلیف نہیں پہنچائی ہے۔ یہ وہ ہیں جو سب کہیں کہ انہوں نے سب کے ساتھ اچھائیاں کی ہیں برائی نہیں کی ہے۔ یہ کیا مقصد رکھتا ہے۔ یہ صرف اور صرف حالات کو خراب کرنا ہیں۔ حالات کو اُس بچہ پر پہنچانا ہیں جو فاتا میں ہیں۔ میڈم اسپیکر! پھر آپ دیکھ لیں کہ اس حادثے کے بعد کوئی میں انفواء شروع ہوئے ہیں کوئی سے کل دو آدمی انفواء کیئے گئے ہیں چمن سے دو فراہ کو اٹھائے گئے ہیں۔ مسلم باغ میں بھی یہ حرکتیں شروع ہو گئی ہیں لوگوں کو گولیاں ماری جا رہی ہیں اُن سے پیسے نہیں لے جا رہے ہیں اُن سے کچھ نہیں لے جا رہے ہیں۔ تو یہ حالات اس پر امن صوبے میں حالات اتنے اچھے ہوئے تھے اب گذشتہ ایک مہینے سے یہ چیز یہاں شروع کرائی گئی ہیں۔ میڈم اسپیکر! میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے ارباب اختیاروں سے ایجنسیاں کے بڑوں بڑوں سے اور ریاست سے کہ خدارا! جو حرکتیں تم نہیں وہاں پر ہوئی ہیں فاتا میں اُن کو اس جنوبی پشتوخوا میں نہیں دوہرائی جائے۔ میں تمام ایجنسیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جہاں چاہیں جس آدمی کو چاہیں جدھر بھی چاہیں مجرموں کو کپڑا سکتے ہیں۔ تو کیا وہ جو معموقی ہیں سردار اسد اللہ خان ترین یا اسکے بعد کوئی سے جو دو آدمی اٹھائے گئے ہیں یا چمن سے دو آدمی اٹھائے گئے ہیں یا مسلم باغ میں جو مارے گئے ہیں کیا اُنکے متعلق اُنکو کچھ پتہ نہیں چلتا ہے تو میری آپ سے اس ہاؤس سے گزارش ہے کہ برائی مہربانی حالات کو مزید خراب ہونے سے بچانے کے لئے۔ یہ حالات فاتا جیسے نہیں رہیں گے۔ فاتا میں ملک مارا جاتا تھا یہاں پر پارٹیاں ہیں یہاں پر پشتوخوا میں عوامی پارٹی ہے جماعت اسلامی ہے جمیعت العلماء اسلام ہے مسلم لیگ (ن) ہے پیپلز پارٹی ہے ساری پارٹیاں ہیں۔ اور پارٹیوں کا جو ہے وہ roots یہ واحد علاقہ ہے جس کا آخوندک پنچ ہوئے ہیں۔ آج اگر سردار اسد

خان ترین کو اغوا کیا جاتا ہے، صرف اس لیے کہ حالات کو خراب کیا جائے تو حالات اسد خان ترین کے گھر تک نہیں رہیں گے۔ حالات لیاقت آغا کے گھر تک بھی پہنچیں گے حالات ڈاکٹر حامد خان اچکزئی چمن بھی پہنچیں گے اور عبدالجید خان کا گلستان تک بھی پہنچیں گے تو یہ حالات ان سے گزارش ہے کہ ارباب اقتدار مہربانی کر کے ان حالات کنٹرول کریں اور جو لوگ اغوا ہوئے ہیں بشمول سردار اسد خان ترین کو، اسکو جلد سے جلد بازیاب کرایا جائے otherwise میں آپ کو اس فلور پر بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ آج آپ کا چیف سیکرٹری جو اس صوبے کا اپنے آپ کو XXXXXXXX سمجھتا ہے۔ وہ آج اس اہم میٹنگ میں حاضر نہیں ہیں اور نہ اُس نے آج تک۔

میڈم اسپیکر:- یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں اس کو حذف کیا جائے۔

☆ بحکم میڈم اسپیکر XXXXXXXXX پر الفاظ حذف کر دیئے گئے)

اورنہ آج تک اُس نے یہ زحمت کی ہے، نہ اُس نے یہ زحمت کی ہے کہ ایک میٹنگ law and order کے متعلق بلا یا جائے۔ کیا یہ حالات ہیں؟۔ کیا یہ لوگ discover کریں گے؟۔ آج تک law and order اپر ایک میٹنگ نہیں بلائی گئی۔ تو اس سے لوگ dishearted ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی رکھوائی کی جائے۔ لوگ ٹیکس دے رہے ہیں۔ لوگ یہاں پر حکومت پر بھروسہ کیتے ہوئے ہیں۔ تو اس بھروسے کو اس موجودہ سیٹ آپ نے قائم کرنا ہیں۔ شکریہ جی۔

میڈم اسپیکر:- زیرے صاحب آپ تشریف رکھیں۔

نصراللہ خان زیرے:- باہر گیٹ پر مظاہرین بہت سارے کھڑے ہیں اسکے لیے ایک وند بھجوادیں۔

میڈم اسپیکر:- مظاہرین کون سے ہیں؟۔

نصراللہ خان زیرے:- پشین سے جو آیا ہے آل پارٹیز اور اسی سردار اسد ترین کے اغوا کے بارے میں آئے ہیں۔

میڈم اسپیکر:- دوآپ میں سے۔

نصراللہ خان زیرے:- جی ہاں وہ بھی ہیں تو ان کے پاس کوئی آپ کمیٹی بنادیں۔

میڈم اسپیکر:- جی۔ ڈاکٹر صاحب اگر آپ تشریف لے جائیں، جعفر مندو خیل صاحب آپ۔ اور کھوسہ

آپ تشریف لے جائیں، بزنجو صاحب سردار اسلام بزنجو صاحب آپ۔ چار لوگ اگر چلے جائیں ایک ایک بندہ ہر پارٹی کا میں نے کہہ دیا ہے۔ جی۔ وہ آپ بات کر کے آ جائیں گے ہماری speeches جاری رہیں گی کوئی ایسا وہ نہیں ہے۔ جی کھوسے صاحب! آپ بھی اگر تشریف لے جائیں۔ آغا صاحب! آپ یا ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب میں سے کوئی ایک چلا جائے۔ جی نواب صاحب Floor is with you۔

نواب محمد خان شاہواني (وزیر مکمل ایس اینڈ جی اے ڈی) :- ڈسم اللہ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ۔ اس واقعہ کے حوالے سے جو آج کا یہ ریکووژنشن اجلاس بلا یا گیا سردار ترین صاحب کے بیٹے کا۔ اس واقعہ پر سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو گرفتار کیا جائے اور گرفتار کے عدالت کے کٹھرے میں پیش کیا جائے۔ میڈم اس حوالے سے اچانک حالات میں عجیب قسم کی تبدیلی نظر آنے لگیں۔ جو ہمارے کافی عرصے سے ایک بہتر انداز میں کوششوں کی وجہ سے فورزاں کی ہمارے بالخصوص ہوم منستر صاحب کی کوششوں کی وجہ سے حالات بالکل ہر طرح سے بہتر تھے۔ اور پر امن تھے۔ ایسے واقعات، بڑے واقعات اور ایسے عجیب قسم کے واقعات بالکل نہیں تھے۔ اسکے پیچھے کیا حقائق ہیں؟۔ کیا ہاتھ ہیں؟۔ کیا وجوہات ہیں؟۔ لازمی ہے اس چیز کا ضرور یہ ادارے پتہ لگا لیں گے۔ لیکن جہاں تک ہمارے حکومت کے حوالے سے کیونکہ ہم بھی حکومت کا حصہ ہیں۔ اور سردار صاحب بھی ہمارے کابینہ کا ممبر ہیں منستر ہیں۔ اور اس افسوسناک واقعہ کی وجہ سے ایک عجیب قسم کی سب میں ایک عدم تحفظ کا ایک پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نواب ثناء اللہ صاحب نے ذاتی طور پر دچکسی لی اس مسئلے میں۔ اور ہوم منستر صاحب تبا قاعدہ طور پر گئے۔ وہ گیا پیشین اور چین اسی مسئلے میں۔ تگ و دو دکر رہے ہیں۔ جو ادارے ہیں جو انتظامیہ ہیں اپنے اپنے طور پر جتنے کوشش ممکن ہو سکتی ہیں، ضرور کر رہے ہوں گی۔ لیکن بہر حال سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پے در پے بچھلی حکومتوں میں تو بہت زیادہ دور میں اس کے وقت میں بہت زیادہ واقعات اس طرح کے ہوئے۔ یہ ایک قدرتی بات ہے جب جو کوئی چیز بہت زیادہ ہو جائیں اس کی مضمراں اسکو روکنے کے لیے یا اس کو ختم کرنے کے لیے یا اس پر پہنچنے کے لیے ضرور کوئی نہ کوئی اقدامات وہ ادارے ضرور کرتے ہوں گے یا کریں گے جن کی ذمہ داری ہیں جرام پیشہ افراد کے خلاف۔ جن کو trained کیا جاتا ہے۔ جن کو باقاعدہ طور پر پیشہ و رانہ صلاحیتوں سے آ راستہ کیا جاتا ہے۔ اور تمام تر حالات سے اور۔ سے اور ان کو لیں کی جاتا ہے کہ وہ ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کریں اور بہتر انداز میں کارروائی کریں کوئی سے بچھلے تقریباً ایک سال ہونے کو ہے کہ نواب ظاہر کا سی صاحب کے واقعات جو کہ کوئی سے اغوا ہوا۔ اور کوئی سے وزیرستان چلا گیا۔ اور یہاں سے پیشین

سے چن سے یا کہیں سے یا ہمارے بلوچ بیلٹ سے بھی کہیں سے اٹھا کروہ اتنے زیادہ راستہ بارڈر کے اس طرف چلے جاتے ہیں۔ اور محفوظ مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اتنے زیادہ واقعات پیش ہوئے اسکے باوجود ہم لوگوں نے اس کی رکاوٹ کے لیے کوششیں ضرور ہوئی ہوں گی۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم مسلمان بالخصوص۔ جو اللہ پر مکمل یقین رکھنے والے لوگ ہیں، وہ ہمیشہ اللہ پر توکل کرتے ہیں چاہے ہم حکومت، چاہے ہم عوام، چاہے ہمارے دوسرے لوگ۔ ہم مسلسل اس کے لیے تیار یا اس طرح الٹ شاید مسلسل دیر تک شاید نہیں رہ سکتے کہ ایسے واقعات دوبارہ ابھی کچھ عرصے کی بات ہیں کہ ہمارے مستونگ بیلٹ میں پہلا واقعہ ہے کہ کسی کے گھر میں آ کر سات، آٹھ ڈاکورات کو ایک اسکول پر ایسی یہ اسکول چلانے والے ڈیڑھ دو گھنٹہ رہے وہاں پران کولوٹا ان کو باندھا پھر وہاں سے نکل گئے۔ ایک سید کو دستک دے کر دوپھر کے ٹائم گھر سے بلا یا اور اس کو شوٹ کر دیا، اس کے دروازے پر۔ یہ اچانک اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے ہیں ہمارے بلوچستان میں کیا کرنا چاہتے ہیں کس طرف لے جانا چاہتے ہیں ہمارے حکومت کو بدنام کرنے کے لیے ہمارے لوگوں میں خوف وہ راس پیدا کرنے کے لیے یہ سارے واقعات کو روکنے کے لیے اقدامات ضرور کیے جا رہے ہوں گے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ تمام تراپنے وہ وسائل بروئے کار لائے جائیں جو موجود ہیں۔ اور باقاعدہ طور پر ان کے پچھے لگ جائیں جو بھی ذرائع ہیں وہ سارے استعمال ہو جائیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ ایسے انواع کے واقعات چند دنوں میں شاید کل بھی ایک واقعہ ایسا ہو اپھر شاید اسی کل ہی وہ دوبارہ وہ ہوا ہوگا۔ تو اس حوالے سے ہم اپنے دوستوں کے ساتھ پشتونخواہ ملی عوامی کے ساتھ باقاعدہ طور پر پیشل پارٹی کی طرف سے ہم ان کے ساتھ ہر طرح کے تعاون اور حکومتی حوالے سے۔ ہمیں یا ہمارے جو ہوم منظر ہیں یا سی ایم صاحب ہیں ان کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہیں۔ کسی نہیں ہیں لیکن ضرورت ہیں بہت چیزوں کی ابھی تک ضرورت ہیں یہاں پر ہمارے علاقوں میں اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے بہت زیادہ ضرورت ہیں مذید عوام کے ساتھ رابطہ کرنے کی ایسے دور دراز بلوچستان۔ پونکہ دور دراز علاقوں پر پھیلا ہوا ہے پہاڑی علاقوں پر پھیلا ہوا ہے اور دشوار گزار راستے اس پہاڑوں میں سینکڑوں راستے ہوں گے۔ اس کے لیے ایسے طریقے ضرور کیے جائیں یہ ہوتے رہیں گے اس طرح کے واقعات ابھی سردار صاحب کے ساتھ یہ sitting Minister ہیں اس کے ساتھ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ کیٹھ کالج سے اپنے گھر کی طرف آ رہا ہے اور اس 15 منٹ کے راستے میں اس کے ساتھ یہ واقعہ ہو جائے۔ تو کسی بھی وقت کسی اور کے ساتھ یہ واقعہ اس طرح کا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس کی رکاوٹ کے لیے

گاڑیوں میں اٹھا کر لے گئے ہیں پیدل تولازی ہیں وہ لے کر نہیں گئے ہوں گے۔ گاڑی میں ہی اٹھایا ہو گا۔ اور گاڑی بھی بڑی گاڑی ہو گی۔ کوئی 4 ولی ہو گی کہ راستوں سے وہ لے گئے ہیں، کچھ راستوں سے لے گئے ہیں، ایسے کوئی راستے ہیں، ہر کوئی اپنے علاقے کو جانتا ہے۔ راستوں کو جانتا ہے آیا ان کچھ راستوں کے اوپر بھی کوئی چیک کا کوئی نظام کوئی سلسلہ ہمارے فورسز کی جانب سے انتظامیہ کی جانب سے لیویز کی جانب سے ہیں یا صرف کچھ روڈوں پر ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو ان سب کو دیکھا جائے۔ اور مذید اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے مذید اس طرح کے راستوں کو چیک کیا جائے۔ اور محفوظ کیا جائے۔ تاکہ آئندہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے کوشش کیے جائیں۔ یا ہم انتظار کرتے رہیں اچانک کسی کو اٹھا کر لے جائیں پھر ہم اس کے پیچھے گ جائیں یا فون ٹریس کریں یا اور کوئی معاملہ کریں یا اور کوئی طریقہ کا استعمال کریں۔ جب وہ محفوظ مقام پر پہنچ جائے ان علاقوں سے چار پانچ گھنٹے کے بعد وہ border cross ہو جاتا ہے۔ اور وہاں پر ہمارا ختم ہو جاتا ہے۔ سارا ہمارے حکومت پاکستان کا سلسلہ۔ تو ایسے معاملات کے لیے ان بارڈروں پر ان کچھ راستوں پر محفوظ کیسے کیا جائے۔ اس پر سوچنا چاہئے۔ ایسے حالات پیدا کرنے کے لیے سوچا جائے جتنی بھی اس کے لیے ممکن ہو سکیں حکومت سے فائدہ لیا جائے۔ اور تحفظ کو یقین بنا نے کے لیے ایسے تمام تر وسائل یہاں پر لائے جائیں ان کو استعمال کیا جائے تاکہ عوام کی جان اور مال کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے انتظام کیا جائے۔ باقی معاملات باقی سلسلے ڈیولپمنٹ نان ڈیولپمنٹ وہ سلسلہ تو ہیں۔ لیکن سب سے پہلے ہماری حکومت کی یہی ذمہ داری ہے کہ اس طرح کے معاملات پر سب سے پہلے توجہ دیا جائے۔ جس کے لیے ہمیشہ ہماری حکومت۔ پچھلی حکومت میں نواب صاحب کے حکومت میں بھی یہ سلسلے جاری رہے ہیں۔ میٹنگیں ہوتی رہی ہیں۔ اور آئینہ دہ بھی انشاء اللہ امید ہے کہ یہ میٹنگیں ہوتی رہیں گی۔ لیکن سب سے پہلے میں یہی سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ایسے مسئللوں پر باقاعدہ طور پر بیٹھ کر ان کے رکاوٹ کے لیے عوام کے ساتھ کیا رابطہ کیا جائے؟۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ہو جاتا ہے کسی کے ساتھ تو بروقت اطلاع کے لیے بروقت معلومات کرنے کے لیے یا بروقت فورسز کو یا عوام کو یا ایسے بیلٹوں کو جہاں ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں سے لوگ جاسکتے ہیں یا باہر جاسکتے ہیں یا دور جاسکتے ہیں۔ ایسے علاقوں کے عوام کے جن کی کلیاں وہاں پر ہیں جن کے گاؤں وہاں پر ہیں گھروہاں پر ہیں ایسے لوگوں کی ساتھ ضرور ایسا طریقہ کار کرنا چاہئے حکومت کو، فورسز کو کہ انکو ضرور معلومات ہوتے ہوں گے ایسے سلسلے میں۔ تو میں ایک دفعہ پھر اس واقعہ کی شدید مدد کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

میڈم اسپیکر۔ شاہدہ رووف صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف:- شکریہ میدام اپیکر۔ سب سے پہلے تو میں سردار غلام مصطفیٰ ترین صاحب کے بیٹے اور اسکے علاوہ بھی اسی جیسے کئی اغوا کیئے گئے ہیں انکے اغوا کی نہت کرتی ہوں اور ان کے ساتھ انہمار ہمدردی بھی کرتی ہوں کہ ان کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے لائے اور باقیوں کو بھی خیر و عافیت سے لے آئیں۔ یہاں پر ایک دو باتیں جو میں یہ چاہوں کہ لوگ اس کو ثابت انداز میں لے لیں کیونکہ عبدالرحیم زیارت وال صاحب نے کہا کہ ہمیں تجاویز چاہئے۔ اور وہ کمزوریاں جو ہماری سسٹم میں ہیں ان کو highlight کرنا ہیں۔ سب سے پہلے میں یہ کہتی ہوں کہ یہاں پر جو ریکوڈنگ کا اجلاس بلا یا گیا ہے آج تو میں تھوڑا سا آپ لوگوں سے مدد مانگنا چاہوں گی لاءِ منذر صاحب بھی ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آرٹیکل 129 ہمیں کیا کہتا ہے کہ صوبائی حکومت کس پر مشتمل ہوتی ہے چیف منستر یعنی آپ کے وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ کی کیبنٹ، کابینہ کے ممبران۔ تو یہ حکومت ہے یہ اسٹرکچر ہے صوبائی حکومت کا۔ اس اجلاس کی ریکوڈنگ پر جن لوگوں نے دستخط کیئے ہیں وہ بھی اسی کیبنٹ کا حصہ ہیں۔ تو تھوڑا سا سمجھنے میں مجھے یہ پریشانی ہے یا ابہام ہے کہ ایک حکومت اپنے ہی سے سوال کر رہی ہے یا اپنے ہی کا کردار گی پر یہ سوال یہ نشان اٹھایا جا رہا ہے یا انہیں اپنی قابلیت پر مطمئن نہیں ہیں۔ اور اسی طرح آپ آئیں پاکستان کو پڑھیں کہ یہ اس حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام شہریوں کا تحفظ لقینی بنائیں۔ اب یہاں پر بات مجھے افسوس سے کرنی پڑتی ہے کہ وہ آگ جب میرے اور آپ کے گھر تک پہنچ تو تب ہی ہمیں اس کی تپش محسوس ہو۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے میرے لیئے بھی اور اس ہاؤس کے لئے بھی۔ میں نے بارہا اس مقدس ایوان میں ہو کر کے کہا ہم نے بارہا اس بات کو highlight کیا کہ صوبے کے وہ حالات جو قدرے بہتر ہوئے تھے I want to give the credit. اور وہ بہتر ہوئے تھے اور اب پھر ابتری کی طرف جا رہے ہیں خدارا! ان کا نوٹس لیا جائے۔ خدارا! وہ اقدامات کیئے جائیں کہ صرف ایک سردار مصطفیٰ خان کا بیٹا اغوا کیا جائے یا میرے گھر میں سے کسی فرد کو اغوا کیا جائے یا ایک اغوا نہیں ہو رہا ہے۔ آپ اخبار اٹھا کر کے دیکھ لیں تو دون میں دس اغوا اپ کو نظر آئیں گے آپ دیکھ لیں چمن میں کیا ہو راہ ہے۔ یہ سارے وہ ہیں اب اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اغوا کا رجو ہیں وہ مجھ جیسے بندہ اغوا ہو جائے یا میرے گھر سے کوئی ہو جائے یا کوئی اہم شخصیت کا ہو جائے۔ تو ہم تب جا کر کے۔ وہ قوم وہ عوام جو ہمیں دوٹ دیکھ کر کے اس ہاؤس میں لے کر کے آتی ہیں ان کی بھی ذمہ داری ہے آپ کی کہ آپ نے ان کو تحفظ دینا ہیں۔ ہمیں صرف ایک بیٹے پر فوکس نہیں کرنا یہاں تو آئے دن کئی گھروں کے بیٹے اغوا ہو رہے ہیں۔ ارشاد کھوں صاحب بھی حال ہی میں بازیاب ہوئے ہیں وہ ہمارے بہت ہی اچھے ڈاکٹر ہیں۔ ان لوگوں پر ان

گھروں پر کیا گزر رہی ہوتی ہے اُن لوگوں کو وہ کس اذیت کا شکار ہو جاتے ہیں اُس کا اندازہ ہمیں تب کیوں ہوا جب ہمارے اپنے گھروں تک یہ آگ پہنچی ہے۔ تو ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا یہ ایک خود اختسابی کا عمل ہے کہ کل کو آپ کا ہو جائے میرا ہو جائے تو ہمیں وہ اقدامات پہلے سے کرنے ہیں جو سوچ ہم اپنے لیے سوچتے ہیں وہی دوسروں کے لئے سوچیں۔ یہاں پر انکو میں ضرور کریڈٹ دیتی ہوں کہ جہاں پر بھی کوئی واقعہ ہوا ہے وہ بروقت پہنچے ہیں ہوم منسٹر کا اکیلے جانا انکو اکیلے active ہو جانا۔ یہ اجتماعی کام ہے۔ اگر لاءِ اینڈ آرڈر کی پچویش کو بہتر بنانا ہوتا تو آج تک تو ہو جانا چاہئے تھا۔ میں نہیں سمجھتی ہوں کہ اس حکومت کو اس سے زیادہ ایکٹو کوئی بندہ مل سکتا تھا۔ اگر وہ اپنی full-performance دے رہے ہیں۔ تو کہاں پر کوتا ہی ہو رہی ہے کہاں کہاں پر ہماری کمی آ رہی ہے جو ہمیں ان چیزوں میں کامیاب نہیں ہونے دے رہی ہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا۔ عبدالرحیم زیارت وال صاحب میں آپ کی توجہ بھی چاہوں گی۔ ہم نے کئی بار یہ کہا کہ آپ جب یہ دیکھیں گے کہ انکے پیچھے کیا حرکات ہیں۔ تو کرپشن میری نظر میں ہے۔ صرف صفحات پر اور بیان لگانے سے کہ SAY NO TO CORRUPTION اس سے کرپشن ختم نہیں ہوا کرتی ہے۔ میں کہتی ہوں کہ اس سلسلے میں ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ کرپشن کی بہت بڑی وجہ ہے یہاں پر۔ جہاں ہم کہتے ہیں کہ فلاں سیکورٹی اداروں کی غفلت ہے فلاں ہے فلاں ہے۔ یہ ہے وہ ہے۔ تو بگٹی صاحب نے خود بتا دیا کہ پولیس ہماری اپنی ہے ایف سی کو ہم خود بلاستے ہیں وہ اپنی قربانیاں بھی دے رہی ہیں میں انکو بھی appreciate کروں گی وہ اپنی جانوں کا نذر راندے رہے ہیں وہ خود بھی دھشتگردی کا شکار ہیں۔ اچھا تمیں ایک اور چیز شامل ہے۔ میں اس وقت سو فیصد شورٹی سے کہتی ہوں کہ دس سیکرٹری ایسے بیٹھے ہیں جو نہایت ایماندار اچھی شہرت کے حامل اور آپ کی حکومت میں وہ عرصہ دراز سے OSD ہیں اور جتنے نیب زدہ اور جتنے کرپشن کے مارے ہوئے وہ سب اعلیٰ اور اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ آپ دیکھیں اس کو یہ ڈھائی تین سال آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں آپ کو نام with name یہ چیزیں دینے کو تیار ہوں وہ دس سیکرٹریوں کے نام دینے کو تیار ہوں کہ اگر آپ انکی وجہ شہرت مجھے بتا دیں کہ وہ غلط ہیں اگر ان پر کوئی کیس ہیں۔ وہ کس لئے OSD بیٹھے ہوئے ہیں؟

میڈم اسپیکر:- محترمہ Law and Order پر آپ بات کریں۔

محترمہ شاہدہ رووف:- میں آپ کو اس سے آپ reason بتا رہی ہوں۔

میڈم اسپیکر:- لیکن آپ اس پر بات کریں۔

محترمہ شاہدہ رووف:- آپ کا جتنا Red Zone ہے وہ اس وقت Corruption آپ کی 80

اُس red zone Corruption میں ہو رہی۔ ہم تو ایک لے لیتے ہیں نہ کہ یہ واقعہ ہو گیا ہم نے اُس کو، یہ بات نہیں ہے اُس کے مجرمات کیا ہیں ہماری کمی کہاں ہے جہاں پر ہمیں اُس کو لے کر آنا ہے ایک اور یہاں پر point out کرو گئی کہ ظفر بلیدی صاحب ہیں ہمارے جو ایک سیکرٹری ہیں اُنکو Show Cause Notice جاری کیا گیا ہے کس وجہ سے؟ کچھ پتہ نہیں ہے۔ Law سے منظر پر یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اس چیز کا بھی notice kindly میں کوئی شہر کی بات کرتی ہوں، کوئی شہر میں آپ آئیں تو آپ کو ہر Road پر ایک barrier طے گا۔ پورے کوئی شہر کا نقشہ ہم نے خراب کیا ہوا ہے جب میں نے پوچھا کہ یہ barrier کس لئے لگائے گئے ہیں تو مجھے جو reason بتایا گیا i heard and really shocked to hear کے جی وہ اس لئے لگائے گئے ہیں اگر کوئی چوری کر کے بھاگے اگر کوئی مار کے بھاگے تو سارا شہر seal کر دیا جائے اُس کو ہم پکڑ لیں میں اس لئے پریشان ہو گئی کہ یہ post اقدامات تو میں نے first time دیکھیں ہیں۔ pre crime اقدامات تو سُنیں بارہاں لوگوں کو کرتے ہیں آج تک مجھے نہیں پتہ کہ اُس barrier کو گرا کے کسی نے کسی بندھے کو پکڑا ہو۔ آپ کے توڑہن میں ہوتا بھی نہیں ہے کہ مار کے اتنے اہم road سے firing کرتے ہوئے لوگ نکل جاتے ہیں اور آپ پکڑنے کی position میں نہیں ہوتے۔ یعنی وہ میں چاہو گئی کہ زیارت وال صاحب آپ مجھے بڑے توجہ سے سُن رہے ہیں کہ خُدا اُس بندھے کا نام ضرور مجھے بتایا جایا کہ کس کی ذہن کی اختراع تھی کہ ہم barrier گا لگائیں، کوئی جرم کر کے بھاگے تو پھر انکو گرانے اور پکڑیں۔ یعنی میں اُس کو really میں اُس کو دیکھنا چاہو گی اور میں چاہوں گی کہ میری عوام بھی دیکھیں کہ ہم تو ایسے لوگ ہیں۔ تو یہاں پر سردار صاحب آپ سے بھی سارے پشتوخواہ سے دوبارہ کہوں گی کہ ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ واسع صاحب نے آپ کو پہلے کہا کہ ہم اجلاس کا boycott پر تھے لیکن یہاں پر آپ کے ساتھ اظہار ہمدردی کیلئے آپ کے ڈکھ میں برابر شرکت کیلئے ہم نے آج کا اجلاس attend کیا۔ اور میں یہ پھر کہوں گی اللہ پاک سے دُعا گو ہوں کہ خیر سے انکا بیٹا بھی اور جو لوگ انگواء ہوئے ہیں خیریت سے اپنے گھروں کو واپس آ جائیں۔

میڈم اسپیکر:- منظور کا کڑ صاحب۔ مجید صاحب ترتیب سے جاری ہوں جس حساب سے ہے۔ آپ نے چٹ بھیجنی تھی۔

منظور احمد کا کڑ:- Thank you میڈم اسپیکر! آج کل جو یہ requisition کے حوالے سے اجلاس call ہوئی ہے سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب جو بیٹا اسد اللہ خان ترین صاحب 22 میں کو انگواء ہوئے

تھے اس سلسلے میں میڈم اپسیکر! last session میں Home Minister صاحب نہیں تھے IG اصحاب بھی نہیں تھے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی نہیں تھے۔ میں نے ایک point out کیا تھا ایک point raise کیا تھا Land Mafia کے حوالے سے۔ اب اگر اس کو ہم نظر انداز کریں تو یہ اسی کی ایک کڑی ہے، پہلے زمینوں پر قبضہ کرنا، پھر اس کے بعد بڑے وارداتوں میں ملوث ہونا، اس کے بعد اتنے بڑے بڑے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ land Mafia کے حوالے سے میں نے ذکر کیا تھا کہ road，zrgon آباد تھانہ، خروٹ آباد تھانہ اور کچلاک اس میں چند گروہوں دوبارہ انہوں نے سر اٹھایا اور زمینوں کے انہوں نے قبضہ شروع کر دیے۔ یہ point اس لئے یہاں پر رکھنا چاہتا ہوں کہ Home Minister صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں IG اصحاب بھی بیٹھے ہیں۔ پچھلے اجلاس میں میں نے وہ F.I.R. بھی سامنے رکھے تھے کہ اگر ایسا معاشرہ ہو جہاں پر مالکان پولیس کے پاس جائیں یا عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کیں، یا کہی اور دروازہ کھٹکھٹا کیں، بجائے اس land mafia کے خلاف FIR ہونی چاہیے یہاں پر مالک کے خلاف FIR ہو جاتی ہے۔ بارہاں انہوں نے applications میں SHO صاحبان کو اب اگر رکھوالے ہمارے محافظ ایسے land mafia کے ساتھ یا اور گروہوں کے ساتھ مل جائے تو ہاں پر کہا سے انصاف ہو گا میڈم اپسیکر! کیونکہ اگر ہم بات کریں overall امن و امان کے حوالے سے امن امان تین سال میں 60 فیصد 65 فیصد تک ہم لے گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے ہمارے Home Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ نہیں کہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں IG اصحاب بیٹھے ہوئے ہیں یہ نہیں کہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ ایکی کاوشیں تھیں اور اس حکومت کی جو ہماری Government coalition ہے اور ساتھ میں جو ہمارے forces ہیں کہ یہاں پر ہم امن و امان لا پچھے تھے۔ اور اب واپس امن امان خراب ہونے کی طرف جا رہا ہے۔ میڈم اپسیکر! جیسے میں نے کہا کہ اگر SHO صاحب گروہوں کو open چھوڑتے ہیں اور مالکان کے خلاف FIR launch کرتے ہیں تو میرے خیال سے ایسے جو واقعات رونمازیادہ ہونگے اس میں کمی نہیں آئے گی۔ ہم کیوں یہ نہیں کرتے ہیں FC کو چھوڑ دو، ایکنسیوں کو چھوڑ دو، ہم اپنے Police Force کو strengthen کریں۔ اس کو مضبوط بنانے کی طاقت دیں جو ہم FC سے مانگتے ہیں ہماری اپنی force ہی کیوں نہ مضبوط بننے ہمارے پولیس مضبوط ہو؟ کیا یہ ان میں کوئی کمی ہے؟ ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ میں تمام Police Force کو blame نہیں کرتا میڈم اپسیکر! چند لوگ ہیں جو اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج بھی وہی تھانوں میں وہی SHOs بیٹھے ہوئے ہیں میڈم اپسیکر! میں IG اصحاب سے اور Home Minister صاحب سے

request کرتا ہوں کہ اگر وہ بندھے چاہیے میں اُنکو پہنچا دوں گا اور انکے خلاف اگر ہم اس وقت بھی کارروائی نہ کریں اور اُنکو چھوڑ دیں تو میرے خیال سے حالات اور خرابی کی طرف جائیں۔ اب میں اغواہ برائے تاوان یا target killing یا جو بھی ہو یہاں پر دوستوں نے اُس پر بہت اچھی تفصیل debate کی ہے اب اگر ریاست کا کام سراور مال کا تحفظ دینا۔ حقیقتاً یہ ریاست ہی کا کام ہے لیکن یہاں پر ہم نے دہشت گردوں کو open land mafia کو سب کو چھوٹ دے رکھی ہے۔ ریاست کی writ کمزور کر رہے ہیں اور اپنی writ اور پرے جاری ہے ہیں تو کیا حکومتیں یہ ریاستیں اس طرح چل پائیں گی؟ میڈم اسپیکر کہی پر بھی نہیں ہے کہ ایسی حکومتیں چل پائی ہے۔ بے دین معاشرہ چال پایا گا چل سکتا ہے، لیکن بے انصاف معاشرہ کبھی بھی نہیں چال پایا گا اور کہی بھی وہ آگے نہیں جائے گا میڈم اسپیکر! یہاں پر دہشت گردی کے حوالے سے لیاقت آغا صاحب نے بات کی مسلم باغ کے حوالے سے یا شہر میں اب جو واقعات رونما ہو رہے ہیں یہ ہمارے سامنے ہیں ہم ایسے بے احساں لوگ بن چکے ہیں میڈم اسپیکر! کہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے اُس کے بعد پھر ہم اس طرح کے debate میں آتے ہیں اس طرح کے forum پر آتے ہیں پھر ہم اُس پر بیٹھ کے سر جوڑ کر بتیں کرتے ہیں۔ صرف flood کے حوالے سے بات کروں گا کتنے سال flood آیا؟ کتنے گھروں کو کتنے جانوں کو لقمه، جان بنایا، لیکن اُس کے بعد کیا یہ حکومتیں سر جوڑ کر بیٹھیں؟ اُس کامنہ روکا؟ اُس کامنہ روکا؟ میرے خیال ابھی بھی ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے، خدا نخواستہ اگر پھر flood آجائے گا پھر ہمارا اسی طرح چیلانا ہوگا پھر ہمارا یہی حال ہوگا پھر ہمارے یہی حالات ہونگے۔ میری بہن نے یہاں پر بات requisition کے حوالے سے کہ حکومت ناکام ہو چکی ہے requisition لائی ہے میں صرف انکو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کی شاہنشہ، جمہوریت کی خوبصورتی ہی یہی ہے کہ جو واقعات رونما ہوتے ہیں اُس کو اس forum پر لاتے ہیں یہ وہ مقدس forum ہے کہ اس پرے صوبے کا یہاں پر سب کچھ ہم open bat کر سکتے ہیں۔ یہ جمہوریت ہے اس سے پچھلے حکومتیں تھی اُس میں تو اتنا تھا بھی نہیں کہ اس طرح کہ چیزیں face کرتے اس طرح کے forum پر لائے کے میڈم اسپیکر! اب اگر میں اس debate میں جاؤں کہ آپ کے دس سیکرٹری OSD رکھیں ہوئے ہیں میں کہوں گا نہیں وہ اچھے نہیں یہ بُرے نہیں میں اس debate میں نہیں جانا چاہتا۔ سب کو پتہ ہے کون اچھا کون رُبایہ کسی سے ڈھکا چھانبھیں ہے میڈم اسپیکر! اب اگر ہم یہاں پر اس واقعہ کے حوالے سے اب بھی اگر ہم سر جوڑ کے نہیں بیٹھیں گے، ہمارے جتنے politician ہیں یہاں پر اس واقعہ کے حوالے سے اب بھی اگر ہم سر جوڑ کے نہیں بیٹھیں گے، ہمارے جتنے parties ہیں یہاں پر اس واقعہ کے حوالے سے اب بھی اگر ہم سر جوڑ کے نہیں بیٹھیں گے، ہمارے جتنے

بیں تو میرے خیال سے ہم اور بھی زیادہ مشکلات face کریں گے۔ ابھی بھی وقت ہمارے ساتھ ہے ابھی بھی وقت ہمارے ہی ہاتھ میں ہے میڈم اسپیکر! کہ ہم سر جوڑ کر بیٹھے اس طرح کے واقعات جو رونما ہو رہے ہیں اُس کوروں کے اُس کا واحد حل یہی ہے جیسے میں نے کہا کہ اگر ہم ایک جگہ بیٹھ جائیں۔ میں پھر یہ بات کروں گا اب اگر جتنے بھی اغوا برائے تاوان ہوئے ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے پچھلے ادوار میں اب یہ جو چند ہفتہ دو ہفتے ایک مہینے سے شروع ہوا ہے تمام جتنی کالیں ہیں اس میں سے دو ایسے واقعات تھے جو اس صوبے سے related تھے جو یہاں سے اغوا تھے باقی سارے پڑوئی ملک میں تھے۔ وہاں سے ٹیلیفون آتے ہیں وہاں سے ransom کی رقم مانگا جاتا ہے۔ میڈم اسپیکر! ہمارے جتنے borders ہیں اُس میں بھی ہمارے forces ہیں، ہماری ایجنسیاں ہیں سب کچھ ہیں، اب بھی ہمارے پاس وقت ہے اب بھی ہم بیٹھ سکتے ہیں اس کو روکنے کیلئے اور یہی request آپ کے توسط سے میڈم بھی کروں گا، کہ سردار مصطفیٰ خان کا جو واقعہ ہوا ہے آج ان کے ساتھ ہے کل یہ ہمارے ساتھ بھی ہو گا۔ جو یہاں پر بیٹھے ہوئے یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ واقعہ کل ان کے ساتھ نہیں ہو گا تو وہ غلط فہمی کا شکار ہے۔ آج وہاں ہیں تو کل یہاں ضرور ہو گا تو آئیں اس کے لئے ایک لائچ عمل بناتے ہیں اسی forum کے توسط سے Thank you۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر شمع اسحاق صاحب:-

ڈاکٹر شمع اسحاق:- شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں بھی جو سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کے صاحزادے آغوا ہوئے ہیں میں اُن کی بھرپور مدد کرتی ہیں اور اس قسم کے واقعات کا نیشنل پارٹی بھرپور مدد کرتی ہیں۔ میڈم اسپیکر! ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ جو عوامل ہیں یا یہ جو عنصر ہیں وہ کہاں سے آرہے ہیں؟ اور وہ کونسے ہاتھ ہیں جو اس ان کے پس پر دہ ہیں؟ میرے خیال میں آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی جانتے ہیں۔ ہم کیوں صاف اور ٹھوں فیصلوں پر نہیں جا رہے ہیں اور ہم کیوں آنکھیں بند کر کے شتر مرغ کی طرح ریت میں سردار ہے کیا ہمیں پتہ نہیں ہے کہ یہ وہ کونسے لوگ ہیں؟ آج ہم خود یہاں پر ہمارے ممبرز یہ چیخ چیخ کہ کہہ رہے ہیں کہ آج فیصلے ہو جانے چاہیے، آج یہ بتا دینا چاہیے۔ ہم سب پریشان ہیں میرے خیال میں جو باپ پریشان ہیں جو اس گھر کی حالات ہیں وہ شاید کسی گھر کا نہ ہو۔ جس گھر سے وہ شخص اٹھایا جاتا ہے وہ گھر پریشان ہوتا ہے، آج ڈاکٹر زاغواہ ہو رہے ہیں، law and order کی تو یہ حالت ہو چکی ہے کہ اغوا برائے تاوان جو ہیں ایک تجارت اور کاروبار کا روپ دھار چکا ہے۔ یہ 2008 سے میں سمجھتی ہوں کہ اس میں زیادہ تیزی آچکی تھی اور پھر یہ کاروبار پھیلتا چلا گیا۔ میں یہ سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر! کہ جو 1973 یا 1979ء کے بعد جو لوگ یہاں پر آئیں

بیں یا جنہوں نے سکونت اختیار کی ہیں ہمیں اُن کے خلاف آواز اٹھانا چاہیے یہیں اُن افغان مہاجرین کے خلاف بولنا چاہیے، کہ جو آج ارشاد کھوسوچمن سے بازیاب ہوتے ہیں اُسے کون اٹھا کے لے گئے تھے؟ سب کو پتا ہے آج آپ کے بیٹے کو کون لے کے گئے ہیں؟ وہ سب جانتے ہیں۔ تو ہم کیوں یہیں صاف اور ٹھوں فیصلے کرتے ہیں کہ جو اس قسم کے لوگ یہاں پر آگئے ہیں ہمیں نادرا کے کاموں کو appreciate کرنا چاہیے کہ جو اس قسم کے شناختی کا رد cancel کر رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! بلوچستان کا رقبہ 3 لاکھ 74 ہزار square kilometer پر ہے، اور ہمارے علاقے اُن کا رقبہ 80 ہزار square kilometer بنتا ہے۔ اب انواع برائے تاوان اور بدانی کے واقعات جو بھی ہو رہے ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ہو رہے ہیں، بلوج اور پیشتوں تو صدیوں سے اکھڑہ رہ رہے ہیں اُن کے شادیاں آپس میں ہو چکی ہیں اسی بلوچستان کی سر زمین پر آباد ہیں یہاں پر بلوچستانی بھی آباد ہیں، جو یہاں پر بلوچستان میں رہ رہے ہیں۔ آج میں یہ سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر! اگر ہم اُس دور کو لے لیں کہ جب ضیاء الحق نے بلوچستان میں ایک ستم ظرفی کی کہ آفغان مہاجرین کو آباد کیا۔ کلاشنکوف کلپر کہاں سے heroin introduce ہوا، چوری ڈیکاری کہاں سے introduce ہوئی؟ یہ ہم سب جانتے ہیں میں جس علاقے میں رہتی تھی وہاں سے آتے ہوئے روزانہ چوری کے واقعات رونما ہوتے تھے، کونسا گھر محفوظ نہیں تھا کہ چوری اور ڈیکاری سے جو ہیں روزانہ یہ حالات، انواع برائے تاوان روزانہ وہاں پر شروع ہوتے۔ میں سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر! کہ اب اگر آج بھی ہم یہ کہیں گے یا ان فیصلوں کے خلاف ہم جائینے تو پھر ہم اپنے ہی پاؤں پر کھاڑی مارینگے، ہم بھی جانتے ہیں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ انواع برائے تاوان کہاں سے ہو رہے ہیں آپ کے بچے کو کس نے اٹھایا ہے۔ (محترمہ حُسن بانو صاحبہ کی طرف سے مداخلت کی گئی لیکن آواز سنائی نہیں دے رہی)۔

میڈم اسپیکر:- تقریر کے دوران آپ point of order نہیں کر سکتے ہیں، حُسن بانو صاحبہ آپ تشریف رکھیں:-

ڈاکٹر شمع اسحاق:- آپ کو بھی بخوبی علم ہے سب جانتے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ ہم اس پر یہاں بات کریں لیکن سب جانتے ہیں۔ جب آپ سمجھ گئے تو پھر میرے خیال میں اشارہ کافی ہے، اور میں یہ سمجھتی ہوں اور میں نے بار بار کہا ہے کہا افغان مہاجرین کا لفظ کیا آپ نے میرے منہ سے نہیں سننا؟ چاہیے وہ جو بھی مہاجرین ہو، چاہیے وہ بلوج مہاجرین یا پنجابی مہاجرین ہو یا پیشتوں مہاجرین، ہیں تو مہاجرین۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ جو 1973ء یا 1979ء کے بعد یہاں کے سکونت اختیار کر گئے اُن کے خلاف ہمیں فیصلے لینے چاہیے اگر آج ہم فیصلے

نہیں لینگے تو ہمارے پچھے اسی طرح اٹھائے جائیگے، ہمارے گھروں میں چوری ہوتی رہنگی، ہم چوری اور ڈیکاری کے معاملات سے نہیں ہٹیں گے۔

میڈم اسپیکر:- آپ please تشریف رکھے، حسن بانو صاحبہ آپ تقریر میں مداخلت نہیں کر سکتی، آپ تشریف رکھیں۔ حسن بانو صاحبہ آپ اس طرح سے address نہیں کر سکتی ہیں۔ جملہ یادس جملے آپ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ تقریر کے دوران۔ ڈاکٹر صاحبہ آپ اپنی تقریر جاری رکھے۔
ڈاکٹر شمع احراق:- میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر:- آپ senior parliamentarian ہیں آپ کو سمجھنا چاہیے۔

ڈاکٹر شمع احراق:- میڈم اسپیکر! جب انکی باری آئے گی۔ میڈم اسپیکر میں اپنی بات ختم کر دوں۔

میڈم اسپیکر:- اُن کو complete کرنے دیں نصراللہ زیرے صاحب پھر آپ بول سکتے ہیں۔ تقریر کے دوران کوئی Point of Order نہیں ہوتا۔ زیرے صاحب please، پہلے وہ تقریر complete، point of explanation میں دوگی، پہلے وہ تقریر ختم کرنے دیں۔ جی ڈاکٹر صاحبہ please۔

ڈاکٹر شمع احراق:- میڈم اسپیکر! میں اپنی بات ختم کرتی ہوں صرف اس بات پر کہ جب ایک سانپ زندہ ہوتا ہے تو ہزاروں چونٹیوں کو نگل لیتا ہے، اور جب وہ سانپ مر جاتا ہے تو ہزاروں چونٹیاں اُس سانپ کو نگل لیتی ہیں۔ تو اس corruption اور اس اقرباء پروری اس انغواء برائے تاوان کو ہم سب کو ملکے ختم کرنا ہے اور یہ صاف اور ٹھوس فیصلے جب تک ہم نہیں لینگے تو ہم اپنے بلوچستان کے بچوں کو، بساںوں کو اس انغواء برائے تاوان سے نہیں بچا سکیں گے۔

میڈم اسپیکر:- جی نصراللہ خان زیرے صاحب Point of Order آپ کو دیا ہے میں نے۔ جی floor is with you

نصراللہ خان زیرے:- میڈم اسپیکر! آپ کے اجازت سے، ایسا ہے کہ ہمارے معزز ممبران کو، یہ بہت ہمارے لئے دکھ کی بات ہے really کہ وہ اُن کو کسی قوم کا نام لیتے ہوئے اُن کو یہ نہیں کرنا چاہیے میں یہ ہم سب پشتوں یہاں جتنے بھی ممبران ہیں ان کو سمجھنا چاہیے کہ ہماری نزاکتیں کیسی ہیں۔ میں ایک آنفغان ہوں، میں ایک پشتوں ہوں، میں ایک پٹھان ہوں یہ زدابت کو ہمارے جو ممبران ہیں اُن کو سمجھنا چاہیے ہمارے یہاں مختصر مہ نے کہا اُس پر ہماری اُس پر دل ہزاری ہو رہی ہیں۔ ہمارے ممبران کو ہمارے لاکھوں عوام کی last time

منظر صاحب نے کہا تھا آپ یقین کریں لاکھوں لوگ اس پر ناراض ہو گئے، بزرگتیں سمجھنے کی کوشش کریں، غیر ملکی کی بات کریں جو بھی ہیں لفظ جو ہیں آفغان استعمال نہ کیا جائے۔ غیر ملکی، وہ آفغان لفظ استعمال نہ کیا جائے۔
میڈم اسپیکر:- The Point has been delivered

نصراللہ خان زیریے:- بس میں یہ ہوں گا۔ لیکن آفغان کا لفظ استعمال نہ کیا جائے as ملت میں ہوں، یہ ہے، مولانا عبدالواسع صاحب آفغان ہیں، گلاب صاحب آفغان ہیں، زیارت وال صاحب آفغان ہیں، بابت صاحب آفغان ہیں۔ ہم سب افغان ہیں، ہم ایک قوم کے لوگ ہیں آپ آفغان لفظ استعمال نہ کریں آئندہ غیر ملکی وہ آپ استعمال کریں۔ Thank you

میڈم اسپیکر:- جی ڈاکٹر صاحبہ۔

ڈاکٹر شمع اسحاق:- 2002ء میں جب ہم ان اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ہم اپوزیشن کے کرسیوں پر تھے۔ ہمارے ساتھ جو پشتو نخواہ کے جو ممبر تھے وہ بھی ہمارے ساتھ اپوزیشن میں تھے تو مجھے اچھی طرح یاد ہے، زیارت وال صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ خود ہی آفغان مہاجرین کے اخلاع کیلئے کہ ان کو وہاں سے باعزت طور پر بھیجا جائے، قرارداد جمع کروائی تھی اگر آج ہم خود ہی اس سے پچھے ہٹ رہے ہیں یا کچھ اور وجہات ہیں تو میں نہیں سمجھتی ہوں۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر صاحبہ آپ تشریف رکھے۔ جی ڈاکٹر حامد خان اچکزئی صاحب۔ مجید خان صاحب پھر اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری پی۔ اینڈ۔ ڈی)۔ عوذ بالله من شیطان الرذیجم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط۔
میڈم اسپیکر! بڑی مہربانی آپ کی کہ آپ نے اس اہم موضوع پر ہمیں بولنے دیا، سب سے پہلے تو اس اچندے کو ختم کرتے ہیں کہ آفغان مہاجرین کو باعزت اپنے گھر بھیجا جائے۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر صاحب please آپ اس بحث پر نہ جائے پہلے آپ اس پر بات کریں۔ آپ اس موضوع پر بات کریں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- اور آفغان مہاجرین اغوا برائے تاوان کرتے ہیں۔ ان دو میں بہت فرق ہیں، ہم آفغان ہیں، پشتوں ہیں، پڑھان ہیں، روح لاز ہیں، ہم کو دنیا کے مختلف لوگ مختلف ناموں سے پکارتے ہیں، ایران سے بھی آئے ہیں، ہم نے کبھی نہیں کہا ہے کہ ایران کے بلوچ، ہم نے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ فلاں جگہ کے چپن، فلاں نے فلاں نے۔ میڈم اسپیکر! ابھی موضوع پر آتا ہوں، آپ پشتو نخواہ کہ جس پٹوارخانے میں جائے

اُس پر لکھا ہو گا ڈاکٹر حامد ولد فلاٹی قوم آفغان، تمام پشتو خواہ کے ڈیڑھ تین کروڑ بندوں کے ریکارڈ میں یہ ہیں اور بلوچ تو ہمیں آفغان کہتے ہی ہیں، دوسری بات ہے۔ ابھی آیا ہوں موضوع پر شرافت، انسانیت اور جمہوریت کا تقاضہ ہے۔ یہ حضرت لوگ اگر چپ کریں۔ میڈم اسپیکر۔ آپ لوگ بیٹھ کے بتیں نہیں کریں۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر متاثر ہو رہی ہے وہ بات نہیں کر سکتے۔ جی

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- تو انسانیت اور شرافت کا تقاضہ ہے کہ جب بھی ہم پر مشکل وقت آیا ہے ہم نے جرگے بلاں میں، پشتوں بلوچ کا وظیرہ ہے کہ جو مسئلہ ان کو سمجھنہ آؤے، جن میں ان کو تجویز چاہیے، مدد چاہیے، راستہ چاہیے تو اس سے براں پشتوں بلوچ جرگہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم اس میں حاضر ہوئے ہیں اور requisite کیا اور تجاویز مانگ رہے ہیں کہ بھائی، بابا ہم پر سخت وقت آیا ہے، مت کرو اختلاف برائے اختلاف ہم بڑے مشکور ہیں مولانا عبد الواسع اور اپوزیشن کے ہر بندوں کو جنہوں نے اس اہم موقع پر اس نازکی کو سمجھتے ہوئے ہمارا ساتھ دیا۔ واقع کے دن جس وقت مجھے پتہ چلا میں نے آئی جی ایف سی، kindly enough to note سردار صاحب نمبر، گورنر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب، اسلام آباد میں تھے I think was the only member who said I am aware and I know and I am thankful to him کر رہے ہیں کہ ہم پہلی بار زندگی میں 60,65 سال کے بعد آرمی، ایف سی، پولیس اور لیویز اور پلیٹکل پارٹیز ہم نے ایک دوسرے سے cooperate کیا ہم نے ایک دوسرے کی حمایت کی اور ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ دیا اور ہم نے بارہا شکریہ ادا کیا law and enforcing agencies کا یہ فقدان، اور ہم اس میں کامیاب ہوئے، ابھی یہ بات پوچھنے کی ہے غور فکر کرنی چاہیے کہ یہ جو معاملے پھر سے شروع ہوئے ہیں، آنکواء برائے تادان یا جو بھی آپ کہیں، یہ کیا پلیٹکل پارٹیز نے لاء اینڈ فورسنگ ایجنسیز کی حمایت ترک کر دی؟ قطعاً نہیں، ہم ابھی بھی اتنے ہی committed ہیں دن رات پلیٹکل پارٹیز نے اپنا حمایت withdraw کیا ہے جو کام کرنا ہے، جو ڈھونڈنا ہے جس کے پیچھے جانا ہے وہ law enforcing agencies ہیں، ہم اس کو single out قطعاً نہیں کریں گے کہ فلاں ایجنسی ہے خدا کے فعل سے چن چار گلیوں کا شہر ہے پیشین دو گلیوں کا شہر ہے یہ ہم جھجک رہے ہیں ہمیں شرم ہونی چاہیے خاص کر ڈاکٹر حامد کو کہ ہمارے اتنی competent

جو دنیا میں اپنے دشمنوں کو چونے چھوڑتے ہیں وہ اس چار پانچ گلیوں کی روایتیں کر سکتی؟ کدھری agencies کا فقدان کدھری ہے cooperation element non seriousness کا یہ ہم دست بستہ ہو، واپس آپس میں بیٹھ کے خواہ وہ ہمارے Core Commander Arm forces ہو FIR request کرتے ہیں IG Police اسے کرتے ہیں IB اسے کرتے ہیں، اسے کرتے ہیں فلاں سے کرتے ہیں کہ چار گلیوں کو نہیں سمیٹ سکتے ہو؟ میں ڈاکٹر صاحبہ کو انکی جذبات کا مجھے احساس ہے انکو ابھی تک پہنچنیں ہے کہ یہ پرسوں والا بندہ کہا سے برآمد ہوا ہمیں مطالبہ کرنا چاہیے ہمیں معلومات کرنی چاہیے کہ کیا یہ افغان مہاجر تھا؟ جس طرح لیاقت آغا نے کہا کہ جب اُدھر سے ہم آئے تو ناکام آئے تو اُدھر سے ہم گئے گھروہی ہے معلومات کرلو اور کمال کی بات تو ہے کہ جو nominate ہے فلاں ہے وہ پہنچنیں کیا کیا بیانات جاری کر رہا ہے اُس کے فلاں اُس پر وہ یہ سمجھتے ہیں نہیں ہے کہ ہمارے forces نے یہ کیا ہے forces کی طرف سے وہ غم ہے یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہمارے forces نے کیا ہے کہ جی فلاں political party نے کیا ہے یہ information ہماری انشاء اللہ الرحمن law enforcement agencies کو ہے۔ اور اس گھر پر پہلے ایک چاپ پڑا تھا that is مذہب سے اُدھر ہیں یا میری اشرواں اُسکو حاصل ہے؟ یا کسی اور کی اشرواں حاصل ہے گھر بھی وہی ہے جگہ بھی وہی ہے شہر بھی وہی ہے اور اس کو دس پندرہ سال میں under the very nose of the Provincial Government، under the very nose of law agencies وہ محکمات کہ ہم واپس اپنے اعتبار ایک دوسرے پر کریں۔ ہم political parties کی حیثیت سے ہمیں تمام law enforcing agencies پر بھروسہ ہے۔ ہم بدنامی تک نیک نام ہیں کہ جی وہ فوج کے مغلات ہے، پشتونخواہ فوج کے مخالف ہے، پشتونخواہ فوج کے مخالف ہے یہ جھوٹ ہے یہ ملک سے غداری ہے ہم فوج کی حکمرانی کے مخالف ہے بس۔ ہم تمام جو ہمارے forces، ہم اپنی forces کے خلاف بولیں گے تو پھر ہم اس ملک میں رہیں گے کیسے اس ملک سے ہمیں محبت ہے میڈم اسپیکر! ہم 14 سال کی سزا بھگت جاتے ہیں وطن خالی نہیں کرتے ہیں ہم 100 سے شہدہ دیتے ہیں ایک معمولی سی district میں ہم وطن خالی نہیں کرتے ہمارا وطن ہے ہمارے وطن سے ہمیں محبت ہے تو ہمیں اپنے ملک سے بھی ہے۔ ہمیں اپنی political نظریات کے اگر کسی گورنمنٹ کے کسی جہاد فساد کو ہم نہیں مانتے گے تو وہ ملک کے دشمن ہیں، قطعاً نہیں گورنمنٹ کے مخالف ہو سکتے

بیں؟ گورنمنٹ کے باغی ہو سکتے ہیں؟ پر پاکستان کے بننے کے پہلے دن سے اور آج تک، ہم پر کوئی ایک کنکر نثبت نہیں کر سکتا ہے کہ کسی levies اے اے کو کیا ہو۔ ہم وہ لوگ ہیں جو امن چاہتے ہیں اگر کسی نے بدامنی کی جگت کی ایک district میں فساد کو ہم جہاد نہیں کہتے تھے، ہم نے 100 جانوں کی قربانی دی، چار سال آٹھ سال دُنیا کا کوئی ایسا اسلحہ پیدا نہیں ہوا جو ہمارے گھروں پر استعمال نہیں ہوا۔ محمود خان پر تین چار مرتبہ اس فساد کو جہاد مانے کیلئے assassination attempt ہوا۔ پرانہیں ہو گیا ہے ابھی پھر مصطفیٰ خان میرے ساتھ پیٹھے ہیں اس سے بڑا افادار، عزت دار اور اپنی عوام کی نفس پر بیٹھے خاندان سے شاید ایک عاد ہو گئے اور کوئی نہیں ہے کس خاندان کو چھیڑ رہے ہو؟ کس خاندان کو protection نہیں دے رہے ہو؟ اسی طرح فلاں اور فلاں one thousand percent ہم پشتوں بلوج عوام کو پتہ ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے کیوں ہو رہا ہے اور کیسے ہو رہا ہے میں پھر معافی چاہوں گا کہ ہمارے ادارے اتنے کہ چار پانچ گلیوں کا پیشین اور تین چار گلیوں کے چجن کو سنجھاں نہیں سکتے ہیں۔ اگر international اس میں کوئی ایسا معاملہ خُدا نہ کرے، ہم جو کچھ کر رہے ہیں میں چپ رہوں گا کہ جی سرفراز ناراز ہو گا یا فلاں لیکن Obama کہہ رہا ہے کہ ہمارے بچوں کو اگر یہ ہوا ہم پھر کریں گے پھر کریں گے۔ ہمیں international پھرائے میں قربانی کا بکرانہ بنایا جائیں۔ اگر نہیں ہے تو ہم خوش ہیں ابھی آپ اس زنجیر کی کڑی کو دیکھیں 20 تارنخ کو یہ حادثہ ہوتا ہے، پشتوخواہ ملی عوامی پارٹی اپنے culture اپنے history کے اُس میں ہم نے جمہوری راستہ اختیار کیا، for the first time election کے بعد چیئر مین محمود خان چجن رات کو پہنچتے ہیں وہاں جلسہ ہوتا ہے۔ ہم جمہوری لوگ ہیں جمہوری طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اُس کے بعد raid ہوا raid ناکام ہوا، پھر جب قبیلے میں لوگ گھومے، وہ لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ یہ ہمارا بندہ کس کا مہمان ہے 20 سال سے ادھر ہے 20 سال سے کاروں سے اپنے پچے نکلتے ہیں 3 دن چجن کو ٹک شاہراہ بندراہ اور اُس پر ہزاروں vehicles کھڑے رہے، تمام دُنیا کو پتہ چلا کہ ادھر کیا ہو رہا ہے۔ اور رات کو جب وہ چھاپ پڑتا ہے اُس لڑکے کا یہ بیان ہے کہ عبدالنافع نام ہے، ملیزی ہے ملیزی میں اڈہ ٹھوول کا ہے کہ جب ہنگامہ ہوا مجھے موڑ سائکل پر نکال کے رجن ٹھوول کے سڑک پر چھوڑ دیا۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، ابھی state کو جب challenge کیا ہے جس طرح اُس نے کہا کہ دو بندھے اٹھا لئے ایک نیازی ہے اور دوسرا غلبی ترکی ہے لائی نام ہے دوسرے کا مطع اللہ۔ کیا پاکستان کے forces اور ہماری گورنمنٹ اتنی کمزور ہے کہ ہمیں اس طرح challenge کرے؟ اس سے پہلے ایک ابتكار کو انواع کیا تھا پھر وہ آگیا، پتہ نہیں پیسے سے آیا جس طرح آیا ہے۔ سردارزادہ اسد خان میں ایماناً آپ کو کہتا

ہوں کہ پشتوں بلوچ گھروں اور خاندانوں میں بالعموم اور پشتو نخواہ کے تمام گھروں میں ہر دن ہر ساتھ اس پر بحث ہوتا ہے کہ یہ کیوں ہوا؟ ہر ایک alert ہے کہ پھر کیا ہوگا، پھر کیا ہوگا، ہم اپنے تمام law enforcing Agencies کو request کرتے ہیں کہ اس میں جتنی بھی جلدی ہو، جتنا بھی force ہو جس طریقے سے بھی ہو ہم سے مشورہ لیتے ہیں political parties نے اپنا withdraw support سے کوئی جانہیں سکتا تھا دن میں، آمن ہو گیا ہے خیر و خیریت ہو گیا ہے ابھی کدھری non cooperation سمجھے یا سیاستانے بیٹھے ہیں یا کیا ہے ورنہ میں قطعاً یہ ہوت نہیں کروں گا کہ ہمارے law enforcing agencies incompetent ہے۔ تو ان حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی کوئی لیکر گیا، مسلم باغ میں ایک نیا سلسلہ ہے جو سمجھنے کی بات ہے جو کروم کے کانوں جو جارہا ہے تو اُس کو مار دیتے ہیں نہ اُس کی گھڑی نہ اُس کا موبائل نہ اُس کا پستول اندر ہے نہ اُس کے پیسے، یہ دہشت پھیلارہ ہے ہیں ہمارے ایجنسیوں کو alert ہونا چاہیے، as as possible کہ ہم ایسا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ وہ والا معاملہ کھیلا جائے کہ IDPS کو سات لا کر کو پشاور لے گئے تم لوگ جاؤ اور ہم تمہارے گھروں میں دہشت گردوں کو ڈھونڈ رہے ہیں، کون سے دہشت گرد؟ چین؟ عرب؟ ازبک؟ تاجک؟ کون لایا؟ میں ڈاکٹر حامد، سرفراز بکٹی، سردار بننجو ہم اگر tribal area میں جائیں گے ہم پڑھ جگہوں پر لوگ پہنچیں گے کہ کدھر جا رہے ہو؟ کہا سے آئے ہو؟ address لکھاو، نام بتاؤ کس کے پاس ٹھہر و گے؟ کتنے دن ٹھہر و گے؟ اور یہ ہزاروں لوگ آگئے اور ہم لوگوں کو گھروں اور ہم لوگوں کو گھروں سے نکال کے پھر اُس کو ڈھونڈ رہے ہیں تو ایسا نہ ہو ہم یہ پریشانی میں تمام پشتوں پر پیشان ہے۔ پرسوں کچاک بند ہوگا، سرانان بند ہوگا، یارو بند ہوگا کہ بھائی سردارزادہ اسدترین کدھر ہے؟ ہماری ریاست ہماری ادارے اور ہمارے حکومت، میں cabinet کامبر ہو ہم لوگوں کو کیا منہ دیکھائے؟ تمام ہمارے law enforcing agencies کو serious ہو ہم اور ادھر political culture کے ساتھ cooperate کرے گی آمن کیلئے، انسان کی محفوظ زندگی کیلئے۔ ایسا کوئی request نہیں رہی کوئی نہیں کی، ایسی کوئی اچھی بات نہیں ہوئی جو ہم نے نہیں کی ہم اس خطے میں پُر آمن قائم رکھنا ہے۔ پشتو نخواہ ملی عوامی پارٹی عدم تشدد، انسانیت شرافت اور جمہوریت کے داہی ہیں خان شہید عبدالصمد خان اچکزی اور اُس کے بعد پشتو نخواہ ملی عوامی

پارٹی کے چیئرمین محمود خان کی قیادت میں، ہم نے بارہا ثابت کیا ہے کہ ہم تشدد لوگ نہیں ہیں، ہم ریاست کو تو میں نے بتا دیا ہے کہ ریاست کے کسی بھی رکن پر ہم نے کنکر بھی نہیں پھینکا ہے۔ شاید ہم traffic کی خلاف ورزی ارادہ تن نہیں کرتے ہیں ہم وہ لوگ ہیں، ہمارے اس period سے کہ ہم شہید ہوئے قاتلانہ حملہ ہوئے 14 سال جیل ہوئی ہم نے وطن خالی نہیں کیا ہم لڑتے رہے اس ملک میں ہم جمہوریت لائے ہم one by one vote لائے، ہم عدالت کی آزادی لائے، ہم ایکشن کمیشن لائیں، ہم اس پر ہے کہ ہمارے فوج کو حمرانی کا حق نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر:- ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- یہ وہ ایجاد ہے جس پر ہم عمل پیرا ہیں اور اس ہم عمل پیرا رہیں گے۔ یہ کہ ہمیں فوج سے نفرت ہے یہ قطعاً جھوٹ ہے۔ یہ ملک سے غداری ہے البتہ ان کی حمرانی کی ہم جس طرح دنیا کے تمام 99% لوگ فوجی حکومتیں برداشت نہیں کرتے تو ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔ تو یہ بات وہ ہے وہ شعر میں بول گیا ہوں۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر صاحب up wind کریں تاکہ میں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے۔ بڑی مہربانی جی۔

میڈم اسپیکر:- جی عبدالجید اچکزئی صاحب۔

عبدالجید خان اچکزئی:- شکر یہ میڈم اسپیکر صاحب! آپ نے گھر کے دو بندوں کو ایک جگہ بولنے کا موقع دے دیا you thank you! آج جس موضوع پر requisition بلایا گیا ہے۔ اصل میں سب ساتھیوں نے کھل کر کے اس پر بات کرنی ہے اور جس نے کی ہے اُسکی اور بھی وضاحت چاہیے ہیں۔ مطلب یہ واحد forum ہے ہمارے پاس، اس بلوچ، پشتوں صوبے میں، جس پر ہم بول سکتے ہیں۔ یہ بات کہ ہم کون ہیں؟ کون کیا ہے کون کیا نہیں ہے؟ ٹھیک ہے تین سال پہلے 73ء کے آئین کے مطابق ہم نے حلف لیا ہے۔ جناح صاحب کی فٹو ہے۔ اور اسکے بعد ہمارے جیب میں پاکستانی شناختی کارڈ ہے۔ روز بروز تنگ کرنا، یہ مسئلہ کیا ہے؟۔ اسد خان ترین کا واقعہ، اس خاندان کا کسی کے ساتھ پچھلے 50 سال نہیں دوسو سالوں میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ سردار مصطفیٰ خان ترین جو Minister بھی ہیں اور ترین قبیلے کے سربراہ بھی ہیں۔ میڈم اسپیکر please۔ ساری ترین قوم بشمول کا کڑ، سید، باقی اقوام، اُنکے فیصلے اُنکے خاندان کے گھروں میں ہوتے آرہے ہیں۔ اور پشین میں جب بدمانی بنی تو انہوں نے پشین والوں نے بہت بڑی ہمت دکھائی اور سب سے پہلا قدم

اُنہوں نے یہ اٹھایا، ساری سیاسی جماعتوں نے، جس میں ساری سیاسی پارٹیاں شامل ہیں، جسے یو آئی، P.K.MAP، فلاں فلاں ساری پارٹیاں، اُنہوں نے کہا کہ جو حالات پیشین میں پیدا ہو رہے ہیں لوگ اغواہ ہو رہے ہیں، ڈاکے ڈل رہے ہیں، لوگوں کی گاڑیاں لوٹی جا رہی ہیں۔ اُسکے لیے اُنہوں نے ایک امن جرگہ بنایا۔ اور اس امن جرگہ کے نتیجے میں پیشین کے حالات بالکل پُرسکون ہوئے۔ اور اسی کے ساتھ یہ واقعات کم ہوئے۔ میرے خیال میں سردار مصطفیٰ خان ترین اور اسکے خاندان کو امن جرگہ کے سربراہ کے طور پر یہ سزا دی جا رہی ہے۔ جو بھی یہ بات کریگا اُسکو یہ سزا ملنی چاہیے۔ میڈم اسپیکر! state کیا ہے ریاست کیا ہے؟۔ اسکی definition کیا ہے؟۔ ریاست کی پہلی ذمہ داری اپنی شہریوں کو امن دینا ہے۔ اسکے بعد دوسرا بات یہ کہ ریاست نے صحت دینی ہے، تعیین دینی ہے، فلاں دینا ہے فلاں دینا ہے وہ تو سب آپ چھوڑ دیں۔ ہماری ریاست ہمیں آمن نہیں دے سکتی ہے، تحفظ نہیں دے سکتی ہے۔ میڈم اسپیکر! ابھی یہ بات کہ فلاں فورسز، جیسے آغا صاحب نے کہا فلاں فورسز ہماری مدنہمیں کر رہی ہیں۔ میرے خیال میں جہاں تک میری معلومات ہیں، جو بندے یہ کام کر رہے ہیں انکو یچھے سے تحفظ ہی ریاست دے رہی ہے۔ ریاست ہی تحفظ دے رہی ہے۔ پولیس کی شکل میں دے رہی ہے، ایجنسیوں کی شکل میں دے رہی ہے اور دوسرا شکل میں دے رہی ہے۔ وہ لوگ، ان لوگوں کی پناہ گاہیں اتنے پاس ہیں۔ کیا ہو رہا ہے اس صوبے میں؟ جس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے سب کو پتہ ہے کہ کس کے لیے کس کو کھڑا کیا ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے؟۔ اور تو چھوڑو ہماری فورسز پولیس کو آپ لے لیں، ایک B.C. میں دس سے گیارہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کیا کر رہے وہ لوگ؟۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے پولیس نے قربانیاں دیئے ہیں۔ مگر پولیس والے by choice پولیس والے بنے ہیں۔ FC والے by choice، ایف سی والے بنے ہیں ورنہ کوئی اور job کر لیتے۔ جب یہ وہ کرتے ہیں، انکی قربانیوں کو ہم احترام سے دیکھتے ہیں۔ مگر اسکے بدلتے میں جن کو یہ duty دی گئی ہیں، وہ ہمیں نہیں مل رہی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا، ہر محلے کے، ہر تھانے کے SHO کو یہ معلوم ہے کہ اس تھانے میں اس گھر میں کون رہتا ہے کیا کرتا ہے۔ بات یہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر لوگوں نے اپنا ایک ایجنسڈا بنا لیا ہوا ہے۔ اور دوسرا بات یہ ریاست کا کوئی ایجنسڈا نہیں ہے۔ کوئی principle نہیں ہے۔ کوئی قانون نہیں ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ آرمی نے کیا role ادا کرنا ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ پولیس نے کیا role ادا کرنا ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ پارلیمنٹ نے کیا role ادا کرنا ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ سیاستدان نے کیا role ادا کرنا ہے۔ اور یہ پتہ نہیں ہے کہ کس نے کون سا role ادا کرنا ہے۔ میڈم اسپیکر! یہ forum ہے جو بھی ناراض ہوتا ہے۔ گیلو صاحب please۔ یہ واحد forum ہے اس پر ہم بولیں

گے۔ اور ہم نے اپنا ایمان گزارنا ہے ہمارے ساتھ یہ کچھ ہورہا ہے سب کو پتہ ہے کہ یہ واقعہ کیسے ہوا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں، پشین شہر میں کیڈٹ کالج سے ایک معزز خاندان جس کا role امن بنانا ہے۔ اُسکے بیٹھے کے ساتھ یہ واقعہ ہوتا ہے۔ پھر یہ بتیں ہوتی ہیں کہ فلاں کہتا ہے کہ ہماری معلومات کے مطابق یہڑکا اُس جگہ نہیں ہے۔ سارا جھوٹ ہے۔ سب کو پتہ ہے۔ ادھر جو بیٹھے ہوئے ہیں سب کو پتہ ہے۔ جوفورسز کے لوگ ہیں بیٹھے ہوئے ہیں سب کو پتہ ہے۔ پولیس کو کیا ضرورت پڑی ہے اُنکے پاس ATF ہے باقی فورسز ہیں۔ وہ خود یہ کارروائی کیوں نہیں کرتے ہیں؟ کیا مسئلہ ہے اُنکے لیے کہ وہ MI، اور ISI کے Major کے ماتحت کھڑے ہیں۔ کارروائی نہیں کرتے ہیں۔ میڈم اسپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ لوگ غواہ ہو رہے ہیں، سب سن رہے ہیں کہ غواہ ہو رہے ہیں۔ اچھا یہ غواہ ہو رہے ہیں بندہ بازیاب ہو جاتا ہے کوئی قتل ہو جاتا ہے کوئی بازیاب ہو جاتا ہے۔ آخر کار یہ دس سال پندرہ سال میں یہ فیصلہ کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ ہمارے اس ملک میں ہماری اس صوبے میں۔ کہ یہ کس نے غواہ کیا، کتنی رقم لی اور کس نے چھوڑا؟۔ یہ بندے کون تھے؟۔ وہی بندے دوسرے دن وہی کام کر رہے ہیں۔ اور اُنکے پاس۔ ابھی میں آپکو ایمان سے بتاتا ہوں جتنی بھی وارد تیں ہو رہی ہیں کوئی شہر میں یا اسکے بعد ہو گئی اُسکے پیچھے جن کے پاس جو کلاشکوف ہے اُسکی راہداری جن کے پاس گاڑیاں ہیں جن کے پاس نمبر پلیٹ ہیں جو کالی ششی ہیں، یہ ہمارے فورسز کی طرف سے دیے گئے ہیں۔ اپنے شہریوں کو بے عزت کرنے کے لیے۔ پارلیمنٹ کو نیچا دکھانے کے لیے یہاں کے عوام کو نیچا دیکھانے کے لیے۔ بے عزت کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! کہاں تک، برداشت کی ایک حد ہے۔ ہر روز ”صحیح غواہ“ ہوا ہے، اتنے کروڑ روپے مالکے ہیں، کوئی کچھ نہیں کہ رہا ہے۔ اسمبلی کے فلور پر کہہ دیتے ہیں صفت کرتے ہیں۔ صفت کرتے ہیں ”کہ یہ ہوا ہے وہ ہوا ہے“۔ کسی کی ہم صفت نہیں کریں گے۔ یہ اُنکی ڈیلوٹی ہے اُنہوں نے کرنا ہے۔ جیسے بگٹی صاحب نے کہا کہ جب ایف سی ہم call کرتے ہیں ہماری اُس پر آتی ہیں۔ ہم ایف سی کو monthly کتنا پیسہ دیتے ہیں صوبائی حکومت؟ ہم اُنکی قربانیوں کو بھی مانتے ہیں جتنا payment ہم اُنکو کرتے ہیں کیا واقعی پھر ایف سی کا وہی role ہے ہمارے صوبے میں؟ نہیں ہے۔ یہ کیا بے عزتی ہو رہی ہے ہماری؟ کتنی بے عزتی ہماری کریگی؟ ہم سادہ سے لوگ ہیں اور صاف بات کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں ہماری پارٹی کے چیئرمین نے کہا کہ سارے طاقت کا سرچشمہ پارلیمنٹ ہے۔ پارلیمنٹ سے فیصلہ کرنا ہے۔ خارجہ پالیسی کا پارلیمنٹ نے فیصلہ کرنا ہے۔ داخلہ پالیسی کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کرنا ہے۔ یہاں پر سارے PSDP سے لیکر کے سارے جو بھی کام ہونگے یہ پارلیمنٹ کے منتخب نمائندے ہی کریں گے۔ یہاں اور

پچھہ ہو رہا ہے۔ ہر ایک کا اپنا ایجنسڈا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ بھی پتہ نہیں ہے۔ پویس والوں سے بیٹھ جاؤ اُنکو یہ پتہ نہیں ہے کہتے ہیں فلاںے والے نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ ان سے پوچھ لودہ نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے یہ risk State ہے۔ ہم ہاتھ نہیں ڈال سکتے ہیں یہ مسئلہ کیا ہے۔ BRSP کے لڑکوں کو اٹھایا۔ یہاں سے نوجوان لڑکوں کو اٹھایا۔ دو قتل کیا۔ BRSP والوں نے اُنکو چار کروڑ روپے دیے۔ لڑکوں کو چھڑایا۔ وہی لوگ کوئی میں موجود ہیں۔ آپکے آفس کے ذمہ دار لوگوں نے مجھے بتایا کہ نوشکی سے لے کر کے چمن تک پھر قندھار تک سب کے گھر سب کے ٹھکانے سب لوگوں کے نام ہمیں معلوم ہیں۔ مسئلہ کیا ہے؟ مصلحت کس بات پر ہے؟۔ کہ آپ ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے ہیں؟۔ تو مصلحت ایک ہی ہے کہ آپ یہاں عوام کی آواز، جمہوری ادروں کی آواز د班انا چاہتے ہیں، ان لوگوں کو لانا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کو سامنے لانا چاہتے ہیں جو آپکے ہاں میں ہاں ملانے والے ہیں۔ ہم ان میں سے نہیں ہیں۔ ہم اس اسمبلی میں جو بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا mandate کسی طرف سے نہیں ہے۔ ہمارا mandate اپنی پارٹی اور عوام کا mandate ہے۔ ہم اُنکا احترام کرتے ہیں۔ یہ بات کہ فلاںے نے یہ کہی فلاںے نے وہ کہی۔ یہ غلط بات ہے۔ میڈم اسپیکر! simple! سی بات ہے اور detail میں نہیں جائیں گے۔ سردار مصطفی خان کے بیٹے کا اغوا، اگر ہماری ایجنسیاں ادارے سارے سن رہے ہیں یہ اگر اکے خیال میں کہ یہ کسی کو دبانے کے لیے یہ غلطی ہے، بہت بڑی غلطی ہے۔ اور دوسرا بات یہ کہ مطلب اسکے نقصان کے بعد کیا ہو گا؟۔ اسکے بارے میں بھی اندازہ لگائیں۔ کیا مسئلہ ہے یہ چجن والا؟۔ دس بندے بیٹھے ہوئے ہیں روزانہ یہ بندے لوگوں کو اٹھاتے ہیں بازار سے اٹھاتے ہیں پھر شام کو قلعے اور ایجنسی کے آفس جاتے ہیں۔ اسکا کیا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ ہے کوئی؟۔ اور گھر مسما کر دیے اور فلاںے جلا دیے۔ نہیں ہے مسئلہ۔ آپکو پتہ ہے کہ بندہ کدھر ہے۔ اور یہ بندہ نہیں ہے اسکے پیش میں جو اس واردات میں تھے۔ اُنکا اُنکو پتہ ہے۔ انہوں نے خود مجھے بتایا کہ یہ پیش میں یہ، کچلاک میں یہ، قلعہ عبداللہ میں یہ، کوئی میں یہ، مستونگ میں یہ، خضدار میں وہ ہے۔ سب کا پتہ ہے اُنکو۔ یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ یہ سردار صاحب کے بیٹے کو پُر امن طور پر رہا کر لے، سردار صاحب کے بیٹے کے بعد پرسوں دو teachers کو قلعہ عبداللہ سے اغوا کیا گیا ہے۔ دو دونوں سے ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے کس نے اغوا کیا ہے؟۔ DC کو پتہ نہیں ہے، AC کو پتہ نہیں ہے، ہاں چیک پوسٹ کو پتہ ہے کہ کتنی گاڑیاں گزری ہیں۔ مگر اپنے مطلع کے لوگوں کو اسکو پتہ نہیں ہے۔ کیا ہو رہا ہے یہ؟۔ یہ تو ہم نے کیا ہے۔ یہ مطلب مختلف سیاسی خاندانوں کو دبانے کے لیے، اُنکو اپنے راہ راست پر لانے کے لیے۔ اسکا کوئی اچھا اثر تو نہیں پڑا ہے۔ اسکا reaction تو آپ دیکھ رہے ہیں۔ اسکو کیا ہم carry out کرنا چاہتے

ہیں؟ کیا اس سے کوئی نتیجہ نکلے گا؟۔ واقعی کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ میں تو ایک پارٹی کا کارکن ہوں، میرے خیال میں نتیجہ نہیں نکلیں گا۔ بلکہ reaction اور بھی اور پر ہوگا، جذبات اور بھی اور پر ہو فنگے۔ مہربانی کر کے سب سے میری درخواست ہے کہ ادھر جتنے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، سب سے ہماری درخواست ہے کہ کھل کر کے بات کر لیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آئندہ ایکشن میں ہم آئیں گے نہیں آئیں۔ کیا یہ 65 ممبر انسان ہیں جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں انکی کوئی عزت نہیں ہے۔ یہ ممبر جو اسمبلی کی seat پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ منتخب نمائندگان ہیں۔ اسمبلی کوئی شک نہیں ہے۔ مگر وہ بندہ جو ریڑھی چلاتا ہے اُسکی بھی گھر میں اپنی بھی یہی حیثیت ہے جو ہماری اس کری پر بیٹھ کر کے ہو رہی ہے۔ ہم نے کسی کی بے عزتی نہیں کرنی ہے۔ کسی کو سیاسی طور پر نگہ نہیں کرنا ہے۔ ہم نے جو قدم اٹھانا ہے ایمانداری سے اٹھانا ہے۔ ہماری پارٹی کا فیصلہ ہے۔ ہم نے چھپیں سال پہلے کہہ دیا کہ ہم drugs کے خلاف ہیں۔ ہم دہشتگردی کے خلاف ہیں۔ ہم weapons کی smuggling کے خلاف ہیں۔ یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ پھر بھی ہمیں تنگ کیا جا رہا ہے۔ کیا مشکل کام ہے یہ کام کرتے ہوئے مشکل کام ہے؟۔ ہم نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ For God sake دو یہ کام ورنہ اسکا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ Thank you very much۔

میڈم اپیکر: سردار اسلام بن بخش صاحب!

سردار محمد اسلام بن بخش (وزیر حکومتہ زراعت) :- بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میڈم اپیکر آپ کے کہنے پر ہم اسمبلی سے باہر گئے، وہاں ڈاکٹر صاحبان بھی موجود تھے، اور ہمارے پیشین سے کافی لوگ سینٹگروں کی تعداد میں عوام آئے ہوئے تھے سردار اسد کے بارے میں انہوں نے بات کی تو اس حوالے سے ان کو کسی بھی طریقے سے مطمئن تو کر لیا، لیکن میں اس طرح سمجھتا ہوں کہ ایسا واقع جو پیش آیا سردار مصطفیٰ ترین کے حوالے سے یہ کوئی عام اغوا نہیں ہے، اغوا ہوتی ہے پہلے بھی ابھی ہوئی آئندہ بھی شاید ہوئے گے، لیکن میں سمجھتا ہوں سردار صاحب ایک بہت ہر دل شخصیات ہیں اپنے علاقہ پیشین کے جس طرح مجید خان صاحب نے اپنے تقاریر میں فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اُس نے ایک امن کیلی بنا لیا ہوا تھا، ان کا مقصد یہ تھا تمام پارٹیوں کو اس میں شامل کیا تھا، تمام کاروباری لوگوں انہوں نے شامل کیا تھا، تاکہ ہم اپنے ضلع میں پیشین میں امن و امان قائم کریں، شاید ہمارے ڈمنوں کو یا ایسے لوگ جو اس راہ بلوچستان میں امن نہیں چاہتے، اُن کو یہ بات شاید پسند نہیں آئی اور انہوں سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کے بیٹے کو اغوا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج سردار غلام مصطفیٰ خان کا بیٹا اغوا ہو سکتا ہے کل جعفر مندوخیل کا بیٹا بھی اغوا ہو سکتا ہے کل میرا بھی بیٹا بھی اغوا ہو سکتا ہے کل مولا ناوسع صاحب کا بیٹا بھی اغوا ہو سکتا ہے، اس کی

روک تھام اگر نہیں کی گئی، تو یہ مرض اور بھی پھیلتا جائے گا۔ ہمارے جو ہو area ہے اس میں پہلے سے آگ لگی ہوئی ہے ابھی یہ belt تھوڑا رہ گیا تھا، میرے خیال میں یہ بھی شاید اس آگ کی لپیٹ میں آرہی ہے، اس میں بہت ہاتھ ہو سکتے ہیں اندر ورنی بھی ہو سکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں دونوں عوامل شامل ہیں، اس وقت افغانستان کی حکومت سے ایران کی حکومت سے امریکہ سے ہمارے پاکستان کے تعلقات کچھ اچھے نہیں ہیں۔ اخبارات میں television میں ہم دیکھ رہے ہیں، وہ سمجھتے ہیں اس علاقے کو جس طرح انہوں نے سارے مسلمانوں کو آپ بیبا سے لیکے شام تک جائیں، عراق میں جائیں جہاں بھی آپ جائیں، کشت و خوں کا بازار گرم ہے، مسلمانوں کے خلاف۔ میں سمجھتا ہوں پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو سب سے بڑی اسلامی ریاست ہے اور اس میں ایسی قوت بھی ہمارے پاس ہے۔ شاید وہ اس چیز کو برداشت نہیں کر رہے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہنی طور پر ہمارے بلوجستان کے عوام کو خصوصاً پاکستانی عوام کو یہ ذہین میں لینی چاہئے، کہ جس طرح وہ دوسرے اسلامی ملکوں میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ بھی ہماری شاید بہت جلد ہمارے علاقوں میں ہمارے صوبے میں ہمارے ملک میں پہنچنے والی ہے۔ اس کے لیے ہمیں ہنی طور پر ہمیں سیاسی طور پر تیار ہنا پڑے گا۔ اور جو واقعہ جو ہمارے دوست بیان کرتے ہیں آغا صاحب نے جو بیان کیا، یہ انتہائی افسوس ناک واقعہ ہے، ایک طرف ہم چاہتے ہیں کہ ادھر اس آدمی کا گھر ادھر ہے اور وہ اس کی رُخ کبی اور موڑ لیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ اغوا کا رأس رات بقول آغا صاحب کے اگر وہ جگہ پتہ تھا کہ یہ جگہ پر اغوا کا رام موجود ہیں اگر اس رات یہ ادھر raid کرتے شاید وہ بندے بھی کپڑے جاتے۔ لیکن کس طرح ان کو raid کرنے نہیں دیا، کس نے نہیں دیا کن کا ہاتھ تھا؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت غلط چیز ہے وہ اس ملک سے وفاداری نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ایسی حرکتیں کر کے ہم پاکستان کے اس صوبے کے بھلائی کرتے ہیں، وہ میں سمجھتا ہوں سب سے بڑے دشمن ہیں۔ وہ نادان دوست ہیں، وہ کہنے ہیں نادان دوست سے زیادہ دشمن بہتر ہے۔ اگر وہ اس غلط فہمی میں ہیں آج سردار غلام مصطفیٰ ترین کے بیٹے کا واقعہ جو ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں پورے ہمارے علاقوں میں بجائے بلوج علاقے ہو یا پشتو نوں علاقے ہو، سب کے لوگ اس کو قابلِ مذمت سمجھتے ہے، اور وہ یہ سمجھتے ہیں ابھی شاید ادھر کوئی بھی محفوظ نہیں ہو گا۔ اگر اتنے بڑے آدمی کا بیٹا جو اسمبلی کا ممبر بھی ہے جو صوبائی وزیر ہے قبائلی سردار ہے، علاقہ کا ایک پر امن باشندہ ہے، اور اس کے گھر میں ہر روز اگر ہر نہیں ہفتہ اس کے گھر میں کسی جرگے کا کسی خیر کا کام ہوتا ہے، اگر کسی خیر والا کا گھر محفوظ نہیں ہے، تو عام غریب آدمی کا تو دکاندار یا کسی سرکاری ملازم یا ڈاکٹر یا آفیسر یا EN تو کوئی محفوظ نہیں ہو سکتا ہے۔ ابھی جو مکران

کا واقعہ ہوا ہمارے سامنے ہمارے پانچ آفیسر کیا یہ کون سے آفیسر SDO، XEN چھوٹا سا ٹھیکیدار، یہ کیوں گے تھے؟ یہاں سے اُن کو بھیجا گیا، آپ جا کے جو کام ہوئے ہیں، گزاشتہ پانچ سال پہلے جا کے ان کو check کر کے آئیں دیکھے کے آئیں۔ وہ بچارے کیونکہ آرڈر تھا آفیسروں کا وہ یہاں سے چلے گئے، اور جس حالت میں اُن کی لاشیں ملی ہے میں سمجھتا ہوں، انسانی تاریخ میں انسان کے رو نگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ نہ کوئی انسانیات ہے نہ کوئی یہ قابلیت ہے نہ کوئی مسلمانی ہے یہ کیا ہے؟ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قسدہ کیا جاتا ہے، وہ اس لیے اُن کو اس طرح کیا گیا تاکہ اور لوگ عبرت پڑے۔ خوف کا ماحول پیدا کیا جائے۔ ہمارے ادارے ہے ہماری پولیس ہے ہماری ایجنسیاں ہیں سب کو سر جوڑ کر بیٹھنا پڑا بشمول سیاستدانوں کے بشمول اسمبلی کے ممبروں کے کہ خدا را بہت کچھ ہو گیا ہے اس ملک کے ساتھ اس صوبے کے ساتھ ابھی اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا پڑا گا، اور جو غلط کار رہیں جو انعوا کا رہیں جو دہشت گرد ہیں، ابھی ان سے کم ازکم کوئی compromise نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ کسی کے پیارے لاڑے ہیں اُن کو ابھی چھوڑنا چاہئے، اگر واقعی اس ملک میں آمن چاہتے ہیں، اس ملک کی سلامتی چاہتے ہیں تو اپنے پالیسیوں پر غور کریں، اور مہربانی کر کے صحیح رخ پر صحیح طریقے سے اس کو لے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں باقی تو ہم سب کرتے ہیں، ہم سب نے اُس کی مذمت کی، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں یہ اکیلا اُس کا مسئلہ نہیں ہے یہ آج ہم سب کا مسئلہ ہے یہ اس صوبے کا مسئلہ ہے۔ لیکن ہمیں کوئی ایک لائچہ عمل بنانا چاہئے۔ ہم نے اسمبلی میں باقی میں کی مذمت کی پھر بیٹھے گئے چلیں گے بھول جاتے ہیں، لیکن ہمیں ایک باقاعدہ کمیٹی بنانی چاہئے، وزیر اعلیٰ آئیں گے ہم اُن سے بات کریں گے، ہر پارٹی سے ایک ایک آدمی لیتے ہیں ہمیں اُن اداروں سے ان ایجنسیوں سے ہمیں بیٹھے کے بات کرنی چاہئے، کہ اس طرح یہ معالات اس صوبے اس ملک کے نہیں چل سکتے، ہمارے بہت دشمن ہیں انڈیا بھی بہت نزدگ آ کے بیٹھ گیا ابھی پچھلے دنوں RAW کے اچھنہیں پکڑے گئے؟ تو یہ عجیب game ہے، مولا منصور کہ دھرم را جاتا ہے؟ گیا کہ دھرم اور کہ دھر آ کر مارا، گیا ایران آپ کو مارنا چاہئے تھے ایران میں مارتے ادھر لے بلوجستان میں پاکستان کے حدود میں چار سو کلو میٹر قفتان سے اس طرف مارا گیا، کیوں؟ ہمیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں، اس ملک کے ساتھ خالی نہیں کہ بلوجستان کے ساتھ اس ملک کے ساتھ کہ اس کے پاس ایک چیز ہے اور کچھ نہیں اٹیمی قوت ہے اس کو کسی طرح ہم لوگ نقصان پہنچائیں تاکہ یہ کل بیڑا ہو جائے، اپنی یہ اٹیم قوت ہمیں دیں۔ یہ بہت سے آگے بیچھے بہت سے مسائل ہیں، یہ تو ان کی ابتداء ہے ابھی آگے دیکھے ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ آگے دیکھے اور کیا کیا واقعات ہوتے ہیں، اور دن دہاڑے یہاں سے اتنے ہمارے Chain لگے

ہوئے ہیں۔ اُس دن ہمارے ڈاکٹر ہمارے کھوسو صاحب غریب کو لے گئے تھے ان غوا کیا تھا، پھر چمن میں اُس کو چھوڑا، اُس کے ایک رشتے دار نے مجھ سے بات کی کہ میں یہاں چل گیا گاڑی لیکے اُس نے مجھے ٹیلی فون کیا اُس کو لانے کے لیے کہتا ہے، میں یہاں سے چین گیا اور چمن سے واپس آیا کسی جگہ ہم سے کسی نے نہیں پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں، کدھر سے آ رہے ہیں کدھر جا رہے ہو، ہر جگہ چیکنگ ہو رہی ہے تو کسی نے نہیں پوچھا اُس کو یہاں سے گاڑی کے ڈگی میں ڈالا گیا۔ یہاں سے چل کے کسی اور گاڑی کے ڈگی میں ڈالا گیا، کس طرح وہ بچارہ مفت میں نہیں آیا ہے، میری جو اطلاعات ہیں پیسے دے کر آیا ہے اور کل میں یہاں سے گیا قلات گیا فاتحہ پر آپ یقین کریں، لاک پاسکے tunnel پر سینکڑوں گاڑیاں اس طرف اور اس طرف کھڑی ہے، ہم لوگ کو آدھا گھنٹہ لگا، ایسی checking ہو رہی تھی کس کی چیکنگ ہو رہی تھی ٹرکوں کی؟ کیا اُس میں سامان تھا؟ باقی بھی تم لوگ دیکھوں گاڑیاں بھی دیکھوں، ابھی ایک یہاں سے ان غوا ہو گیا ڈاکٹر سب ایجنسیاں اور اداروں کو پہنچ گیا، چین تک اطلاع ہو گئی، ٹزوپ تک اطلاع ہو گئی خضدار تک کہ خیال کرو، لیکن کسی نے check نہیں کیا۔ اگر ہوتا تو گاڑی کے ڈگی میں تھا آجاتا برآمد ہوتا۔ اسی روڈ سے اُسے لے گئے کہا سے وہ لے گئے؟ آسمان check سے یا پھر یہ جہاز پر تو نہیں لے گئے۔ تو ہم کہتے ہیں اُن کو ہوشیار ہنا چاہئے، ہمارے خاص کر پولیس کو، لیوینز کو، ہم انکو بولتے ہیں، جو ہمارے ماتحت ہیں۔ اُن کو چاہیے کہ وہ بہت ہوشیار ہو جائیں۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے فوراً وہم ازکم ناکہ بندی کریں۔ پہلے یہ ہوتا تھا ان غوا ہوتا تھا دس دن بیس دن کوئی میں رکھتے تھے پھر آہستہ۔ اس ڈاکٹر کو جو ان غوا کیا گیا اُسی دن اُس کو یہاں لے گئے چین اور گاڑی کی ڈگی میں ڈال کے گئے، کسی نہیں دیکھا۔ میری گزارش ہے اپنے پارلیمانی دوستوں سے وزیر اعلیٰ صاحب آئینے ہم سارے پارٹیاں ملتے ہیں، اُس میں یہاں کوئی اپوزیشن کی بات نہیں یا حکومت کی بھی بات نہیں ہم سب کا مسئلہ ہے ہم باقاعدہ ایک کمیٹی بنائے کہ اُن سے ملیں۔ اور ہم اور پر جا کے بات کریں، کہ خدا کے لیے یہ بد لے اس حالات کو دیکھیے۔ اس ملک پر حرم کریں، ہم لوگ کے۔ بہت کچھ ہو گیا ہے۔ اور جو ہو رہا ہے جو آئندہ ہمیں نظر آتا ہے اللہ نہ کریں اللہ نہ کریں کہ حالات بہت ہی خراب ہوئے۔ میں اسی سلسلے میں پھر اپنے دوستوں سے سردار غلام مصطفیٰ سے خصوصی طور پر ہم سب کی ہمدردیاں ہمارے پارٹی کی ہمدردیاں سب سے پہلے جب انہوں یہ بنایا کہ جی اسمبلی کا اجلاس بولا کیں، سب سے پہلے ہم لوگوں نے بولا ہم بالکل حاضر ہے سب اُس کیلئے، اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو صرف سردار غلام مصطفیٰ کا بیٹا نہیں سمجھتے ہیں ہم سب کا بیٹا ہے میں اپنے پارٹی نیشنل پارٹی کی طرف سے سردار صاحب اور پشتو نخواں ملی عوامی پارٹی والوں کو یقین دیتا ہوں کہ اس غم میں ہم اُس کے برابر کے شریک ہیں، اور جو لائچے عمل

بناً میں گئے، ہم اُن کے ساتھ ہو گئے، بہت مہربانی۔۔

میڈم اسپیکر:- ولیم جان برکت صاحب!

شکر یہ میڈم! سب سے پہلے تو میں محترم سردار مصطفیٰ خان کو اس ایوان کا ہر ممبر جس طریقے سے اُن کے ساتھ انہمار بیکھڑ کر رہے ہیں، میں اپنی جانب سے بھی یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے فرزند کو خیریت سے اُن کے گھروں اپس پہنچیں۔ اور جب ہمیں پتہ لگا کہ یہ واقعہ پشین میں ہوا ہے، ہم کچھ ساتھی سردار صاحب سے ملنے کے لیے جارہے تھے، تو ہم آپس میں یہ بات کر رہے تھے، کہ سردار صاحب security کا بالکل خیال نہیں رکھتے ہے، تو یہ واقعہ خدا نخواستہ سردار صاحب کے ساتھ کہیں نہ ہو جاتا۔ یہ ہم متواتر دیکھتے آئے تھے، کہ سردار صاحب اب بھی وہ بغیر سکورٹی کے پشین آتے ہیں جاتے ہیں۔ چونکہ انہیں یہ یقین ہے کہ وہ اس خطہ میں اس علاقے میں جس طریقے سے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں، لوگ اُن کی خدمت سے مطمئن ہیں اور انہیں کسی سے ڈرخوف نہیں ہے، لیکن بد قسمتی سے سانحہ ہوا ہے۔ موجودہ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے تمام ادارے ان کی متواتر کوششوں سے جس طریقے سے اس صوبے میں آمن بحال ہوا، اس سے بھی صوبے کا ہر شہری واقف ہے، اور سب اس کو appreciate کرتے ہیں، لیکن بد قسمتی سے پہلے ڈیڑھ ماہ میں تو اتر سے ایسے واقعات ہوئے ہیں، جیسے سردار صاحب نے بتایا ڈاکٹر کھوسہ کا، کوئی۔ پھر پشین میں ایسے واقعات ہوئے چن میں لگاتار ہو رہے ہیں، جس سے پھر لوگوں میں ایک خوف کا احساس پیدا ہوا ہے، اور ہمیں یہ یقین ہے کہ ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے یہ صلاحیت رکھتے ہے، کہ وہ ان تمام واقعات پر ایک بار پھر تقاوی پالیں گے۔ اور آج جو یہ session بولایا گیا ہے اس کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ صوبے کے منتخب نمائندے اپنی تجاذبیز کے زریعے سے ان قانون ساز اداروں کو اُن کی صلاحیتوں کو اور مزید بہتر کرنے کے لیے اقدامات مل کر مشترک طور پر اس کے لیے کئے جائیں۔ اور اس شہر کا اس صوبے کا ہر شہری یہ امید رکھتا ہے، کہ اس ایوان کے ذریعے سے منتخب حکومت کے زریعے سے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کوششوں کی وسیلے سے ایک بات پھر اس صوبے میں امن اور محبت کی فضاء قائم ہو جائے گی، شکر یہ۔

میڈم اسپیکر:- حسن بانو صاحب۔ جی سردار صاحب۔ حپٹ آپ لوگوں نے نہیں بھیجی، سردار صاحب ابھی

آپ کی باری آرہی ہے میں اُسی ترتیب سے جی!

سردار عبدالرحمن خان کھمیران:- میں زیادہ ثانی نہیں لوں گا لیں یہ ہے کہ نماز کا مغرب کا نماز کا۔ ہم خود

اس چیز کو مطلب نہ ہم quorum کی نشاندہی کریں گے، یہ serious مسئلہ ہے تو اگر دس پندرہ منٹ کے لیے نماز کا وقفہ دیدیں،

میڈم اسپیکر:- نماز کے لیے جس کو جانا ہے، وہ جا کے پڑے نماز پڑھ کے آ جائیں!

سردار عبدالرحمن خان کھتیران:- میری گزارش سن لیں۔ میڈم اسپیکر! ڈاکٹر صاحب میری گزارش یہ ہے آپ بھی مسلمان ہیں ماشاء اللہ میں بھی مسلمان ہوں، میں extra ordinary مسلمان نہیں ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے note لیں رہے ہیں، اب میں جا کے نماز میں کھڑا ہوں گا، یہ میرے دوچار ساتھی جو نماز پڑتے ہیں، اب ہمارے کان اُس ڈپٹی اسپیکر کے یا آپ کے Chamber میں آپ کے Monitor پر گے ہوں، اور ہم نماز کم اور اس کو زیادہ سنتے رہے۔ ایک دس پندرہ منٹ کا، بلے جتنا چلیں ہم ساتھ ہیں، یہ ایک سردار کے بیٹے کا نہیں ہے اس دخان تو میرا بھتیجا ہے۔ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اس پر ہم سب کھل کر بات کرنا چاہتے ہیں۔ پندرہ منٹ کے لیے آپ بھی نماز پڑھ لیں، ماشاء اللہ کا کرام ہے آپ بھی نمازی ہیں، باقی بھی مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں، نمازی ہیں، ہم بیٹھ کے ایک دوسرے کے نوٹ لیں گے، اور یہ اجلاس جو بلا یا ہے، یہ تجواویز لینے کے لیے بلا یا گیا ہے۔

میڈم اسپیکر:- جعفر صاحب نماز پڑھ کر آبھی گئے ہیں۔

سردار عبدالرحمن خان کھتیران:- ممکن ہے ہم ایک دوسرے اچھی تجواویز دیں سبھیں ایک دوسرے کو سُن کے، تو اگر پندرہ منٹ کے لیے نماز کا وقفہ کر دیں کچھ باجماعت نماز پڑھ لیں گے، کچھ آپ کے چیزیں میں پڑھ لے گا، پھر ہم مل بیٹھ کے سارا آگے اس سلسلے کو چلاتے ہیں۔ اب اتنے بڑے واقعات ہوتے ہیں میڈم اسپیکر! اگر ہم پندرہ منٹ اللہ کی رہ میں خرچ کریں اور اس کو کہیں کہ دیر ہو رہی ہے تو یہ عجیب بات ہے۔

میڈم اسپیکر:- جعفر مندو خیل صاحب، نہیں سردار صاحب آپ کی بات بجا ہے لیکن ابھی جو، جو میں نے دیکھا کافی members نماز پڑھ کر آبھی گئے ہیں، ابھی جعفر صاحب بھی نماز پڑھ کے آئے ہیں، جی ابھی جعفر صاحب نماز پڑھ کے آئے ہیں اس کو تفصیل سے ہم کریں گے!

سردار عبدالرحمن کھتیران:- پڑھ کے آگیا ہے ماشاء اللہ وہ نماز کا پابند ہے۔

میڈم اسپیکر:- ایک ایک کر لیں کیونکہ کو اس کو ترتیب سے ہم کر لیں گے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے آپ -please

سردار عبدالرحمن کھتیران:- بھلے رات کے بارہ بجے تک چلا جائے یہ ایک اہم issue پر آپ

requisition کی ہے۔

شیخ جعفر مندو خیل (وزیر حکمہ مال و رانسپوت) :- آپ کا مقصد یہ ہے اس کے بعد پھر اجلاس quorum ہی پورا نہ ہو، تھکے ہوئے ہیں سارے گھر نہ چلیں جائیں۔

میڈم اپسیکر:- پھر بعد میں آپ کے members کو لانا مشکل ہو گا یا آپ دیکھ لیں۔ (شور شراب)۔ سردار عبدالرحمن خان کھتیران۔ میڈم ہم بحیثیت اپوزیشن کورم نشاندہی نہیں کریں گے، ہم commitment کر رہے ہیں۔

میڈم اپسیکر:- جی مندو خیل صاحب۔

شیخ جعفر خان مندو خیل:- شکر یہ میڈم! آپ نے اس اہم موزو پر بولنے کا واقع دیا۔ نماز ہم لوگ مغرب کے لیے بھی گئے پڑھ لیا، عصر کے لیے بھی گئے پڑھ لیا، ایک ترتیب ہے وہ چل رہی ہے اور اب مفتی صاحب بھی گئے انہوں نے بھی پڑھ لیا، ہم نے بھی پڑھ لیا، سردار صاحب کو بھی کوئی نہیں روک رہا ہے پڑھنے سے، اصل میرے خیال یہ ترتیب چلتی رہے، صرف آذان کے لیے ہم لوگ روکتے ہے، تو (بہت سے آرائیں ایک ساتھ بول رہے ہیں)۔ (شور شراب)

میڈم اپسیکر:- adjourn the session for 15 Minutes

میر عاصم کرد گیلو صاحب آپ اپنی تقریر کریں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو:- مہربانی اپسیکر صاحبہ! آج اہم موضوع پر اسے میں requisite کیا گیا ہے جس میں ہمارے Colleague، بھائی سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کے بیٹے سردارزادہ اسد اللہ خان کو اغوا کیا گیا ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور جو بلوچ پشتون روایات ہیں اُس کی طرف سے پروزور نہ مت کرتا ہوں۔ اپسیکر صاحبہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ انسان کا اغوا کرنا انتہائی شرمناک ہے۔ اگر اس کو وہ قتل کیا جائے وہ اغوا سے بہتر ہے۔ اپسیکر صاحبہ دوستوں نے تو کافی اس پر وحشی ڈالی ہے۔ میں تقید برائے تقید نہیں کرتا تقید برائے تعمیر کی باقی کرتا ہوں آپ ساری دنیا کو لے لیں ہمارے جو ہمسایہ ایران میں اغوا کا بالکل تصور بھی نہیں ہے۔ وہاں دن ہو یا رات ہو اُن کے قبیلے شہر میں اُدھر آپ اکیلے گھوم پھر سکتے ہیں۔ اسی طرح عرب امارات ہو میڈلیست لے۔ اس سے پہلے ہمارے بلوجستان کے حالات یہ سارے ہمارے مجرم بیٹھیں ہوئے ہیں 1970ء کی دہائی میں ان چیزوں کا بالکل تصور نہیں تھا۔ اور ان چیزوں کا ہمیں معلوم ہی نہیں تھا مگر جب ہمسایہ ملک کے حالات اور وہاں انقلاب آیا تو وہ direct اس خطے پر نظر انداز ہوئے جب سے مہاجرین

آئین تو قتل و دشمنت گردی، اغوا، Kidnapping وغیرہ وہاں سے جنم لیکر آیا۔ مجھے پتا ہے جب مہاجرین کو نکالنے کا مطالبہ ہوا تو سب سے پہلے میرے خیال سردار مصطفیٰ صاحب بھی گواہ ہونگے کیونکہ ان کے بڑے بھائی سردار بشیر خان ترین جو ہمارے ساتھ WPL میں تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہاں سے مہاجرین کو نکالا جائے۔ اپیکر صاحب دوستوں نے اچھی اچھی باتیں کیں مگر تجویز بہت کم آئے۔ اپیکر صاحب میں اپنے ڈسٹرکٹ کا بتاتا ہوں وہاں پہنچ گئے اور صاحب ایسے ہوا کہ Kidnappers کا بالکل آماجگا بن چکا تھا۔ لوگ وہاں دھاڑے اغوا ہوتے تھے۔ ان کے فیملیوں کے ساتھ ہوتے تھے۔ جب ان کے مردوں کو لے جاتے تھے تو ان کے فیملی کے ممبران روڈ پر بیٹھے ہوتے سر پر مٹی ڈال رہے ہوتے تھے۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ کیا مسئلہ ہے۔ تو کہتے کہ ہمارے مردوں کو اغوا کیا گیا۔ اپیکر صاحب اس معزز ایوان میں ہمارے Colleague ہے میں ان کا نام بتانا نہیں چاہتا وہ بھی Kidnap ہوئے۔ اور اس کے بعد وہ Victimize ہوئے۔ مگر اپیکر صاحب میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ان کو کڑی سزا ہمارے کو روؤں سے یا وہاں موقع پر نہیں دیا جاتا یہ system چلے گا۔ آج سردار صاحب کے بیٹھے کو اغوا کیا کل کسی غریب کے بیٹھے کو مطلب سارے برابر ہے مگر یہ system چل رہا ہے اور چلتا رہے گا۔ پچھلے دنوں جو ایک واقعہ ہوا تھا ہمارے دوست تھے نیک محمد پشتون، سیپیلاٹ ٹاؤن سے اُس کے بارہ سالہ بچے کو اغوا کیا گیا۔ اور دن میں چار، پانچ بار اس پیسے طلب کرتے تھے کبھی پانچ کروڑ کبھی چھ کروڑ۔ جب ان کو ایک shut-up call کیا گیا اور جو اغوا کا رہ گئے ہے مارے گئے یہ message بہت ایک اچھا message تھا۔ اور پورے بلوچستان میں اس کا message چلا گیا۔ اپیکر صاحب بولان ڈسٹرکٹ کا میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے ڈپی کمشنر وحید شاہ نے اغوا کاروں کے کچھ آدمی مارے اور کچھ کے گھر جلانیں۔ اس کے بعد آج تک تین سال ہو گئے ہیں کہ بولان میں کوئی Kidnapping کا واقعہ یا کوئی Car Snatching، یا کوئی ٹرک ڈرائیور کا اغوا۔ یہ مولانا واسع صاحب اس بات کا گواہ۔ یہ بھی مجھے فون کرتے تھے کہ آج ہمارے دو ڈرائیور اغوا ہوئے ہیں۔ خدا کیلئے ان کو ڈھونڈو۔ مگر جب سے وحید شاہ آئے انہوں نے شٹ اپ کال دینے کچھ مر گئے کچھ کے گھر جلانیں۔ اس کے بعد بالکل علاقہ Smooth ہو گیا۔ اور آج تک وہاں Kidnapping یا ٹرک ڈرائیوروں کا اغوا یا گاڑیوں کی Snatching کا واقعہ ختم ہو گیا۔ سردار اسلام صاحب گواہ ہے کہ اس کے بعد وہ خضدار ٹرانسفر ہوا اُس نے خضدار کو بھی ٹھنڈا کیا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے اپیکر صاحب! جب تک ان کو شٹ اپ کال نہیں ملے گا ان کے ساتھ بُرا سلوک نہیں ہو گا عدالتوں سے سزا ہو گی پھر ہمارا جان چوٹے گا۔ آپ ایران میں دیکھے کہ کوئی

Kidnapper عدالتوں سے نجٹ کرنے نہیں نکلتا۔ جب عدالتوں میں اس کا کیس trail ہوتا ہے۔ وہ پہلے سے DC صاحب ہوتا ہے کہ اس کو ایسا کرنا ہے اور اس کو سزا دی جاتی ہے اور آئندہ کوئی جرأت ہی نہیں کرتا کہ کسی کو اغوا کیا جائے ہمارے پولیس کے جوان یا Forces کے جوان وہ بھی کافی محنت کرتے ہیں کئی گروپوں کو انہوں نے ختم کیا میں نے بتایا کہ نیک محمد کے بیٹے ارسلان کو اغوا کیا ان کو جب شٹ اپ کال دی گئی وہ بھی ان کی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں اسی طرح سردار صاحب کو بیٹے کو بازیاب کیا جائے اور Kidnappers کو شٹ اپ کال دیا جائے۔ میں آپ کو یقین سے کہتا کہ اس علاقے میں ایسا واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ مجید صاحب کو پتہ ہے ہمارے ایک اسٹینٹ کمشنر صاحب تھے قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ میں محمد حسنی انہوں نے چھ سات چوروں کے گروں میں سے کچھ کو ماریں۔ مجید خان اچکزئی صاحب کہتے ہیں کہ ان چوروں سے ہمارا جان ہی چوتھ گیا۔ میں کہتا ہوں اپیکر صاحب! کہ ہمیں اس لعنت کو ختم کرنے کیلئے کچھ اقدامات کرنے پڑیں گے اور جب تک یہ اقدامات نہیں کریں گے یہ سلسلہ بند نہیں ہوگا ہمارے جو پولیس ایجنسیز سارے ایک stage پر ہوئے جیسے ہمارے بولان میں ہمارے DC، DPO اور سارے ایک stage پر تھے یہ مسئلے ہمیشہ کیلئے ختم کئے آپ یقین کریں اپیکر صاحب ہم جب اپنے حلقتے میں دورے پر جاتے تو علاقے کے عوام ہم سے کہتے تھے کہ ہمیں صرف امن چاہئے۔ ہمیں آپ کی ترقیاتی کام بھی نہیں چاہئے۔ ابھی دیکھے ماشاء اللہ وہاں امن قائم ہوئی ہے اور لوگ سکھ کا سانس لے رہے ہیں۔ تو میری تجویز یہ ہے اپیکر صاحب سارے ہمارے بھائی پیٹھیں ہوئے ہیں ہاؤس میں ہمارے Colleague ہیں۔ ہم سارے جہاں ہمارے Forces کی خامیاں یا ہمارے دوسرے بھائیوں کے۔ ہم ان خامیوں کو دور کریں میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ یہ Kidnapping بلوجستان میں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گا۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور اس میں TOR ترتیب دیں مرتب کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس لعنت پر ہم قابو پالے گے انشا اللہ ابھی جو ہمارے سر فراز گئی صاحب جیسے چن گئے تھے خود ان کے پیچھے اور ہمارے G اصحاب گئے تھے۔ جیسے آغازیافت صاحب بتا رہے تھے کہ کمشنر صاحب بھی اُدھر ہی تھے اگر اسی طریقے سے یہ خامیاں دور کریں تو میں سمجھتا ہوں یہ Kidnappers یہاں سے بھی نہیں نجٹ سکتے اور انشا اللہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار صاحب کے بیٹے سردارزادہ اسد اللہ ترین صاحب کو خیریت سے اپنے گھر لا لیں۔ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے کہ اس کے سارے فیملی اس کے قوم کے لوگ اس کے ہمدرد سارے پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی ختم کرے۔ آپ ایک کمیٹی تشکیل دے تاکہ ایک اسٹچ پر سارے Law enforces agencies ہمارے ممبران پارلیمنٹ بھی

اس میں ہوں۔ تاکہ جو ہماری خامیاں اُسے دور کر سکے اور ان کی خامیاں ہیں ان کو بتا سکے۔ کہ یہاں آپ لوگوں کی خامیاں ہیں۔ ان مسئللوں کو فہام و تفہیم سے حل کر سکے۔
میڈیم اسپیکر:- شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

وزیرِ محکمہ مال و رانپورٹ:- بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ میڈیم اسپیکر آج کا یہ خصوصی اجلاس جو ہم نے بلایا ہے یہ پارلیمانی روایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ law and order ہم نے صحیح کرنا ہے پتہ نہیں کہ ہم اپنے آپ سے سفارش کر رہے ہیں کس سے کر رہے کوئی نہیں آئیگا افغانستان سے۔ فوج بھی ہم کو جوابدہ ہے ایجنسیز بھی ہم کو جوابدہ ہے۔ اگر ہم حکومت ہو جائے۔ لیکن فرقہ ہم میں ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں سُکیر اور جزل اکھٹے ہو گئے تھے تو کدھر گئے اغوا کار۔ آج جب ہر ایک گھر میں ٹھنڈا بیٹھ گیا۔ لوگوں کو موقع مل گیا دوبارہ شروع ہو گیا اور نہیں ہے یہ اور ہوئے گا دھر کسی کا بچنے بچیں گا۔ میرے میئے آج بھی بازار جاتے ہیں اُس کیسا تھوڑا دوچار گارڈ ہوتے ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ یہ ہو گا۔ جس آدمی کو ایک اغوا کے اوپر 20 کروڑ روپے ملتا ہے اُس کو آگے پیچھے کتنا دینا پڑتا ہے۔ اس میں پولیس involve ہے اس میں ایجنسیز سرکار ہے اس میں ہم involve ہے۔ کبھی یہ ہمارے مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک ایماندار پولیس آفیسر آتا ہے پورا علاقہ خاموش ہو جاتا ہے۔ میرا اپنا تجربہ یہ ہے۔ ہم نے as a government بیٹھنا ہو گا کہ آیا ہم نے حکومت کرنی ہے یا نہیں کرنی ہے۔ کرنی ہے تو کس طرح کرنی ہے۔ ٹھیک ہے اُنہی کے اوپر چھوڑتے ہیں۔ اگر چلانا چاہتے ہیں کوئی ہم سے اچھا یا اگر ہم چلانا چاہتے ہیں تو پھر ہم کو دیکھنا ہو گا کہ ہم کس طرح چلائیں۔ آپ کے سامنے تھا۔ دن میں لوٹ رہے تھے جب تین چار مارے گئے۔ کدھر گئے اغوا کار۔ ہر اغوا کار کے پشت پر کوئی نہ کوئی ہوتا ہے۔ سرکار کو پتہ ہے کہ کیا ہورہا ہے کدھر کر رہا ہے کون کر رہا ہے۔ پولیس کا ہاتھ اس پر ہوتا ہے آپ کے ایجنسیز کا ہاتھ ہوتا ہے اس کے اوپر۔ آج پولیس کیا کر رہی ہے۔ کیا پولیس اپنی ڈیوٹی کر رہی ہے؟ کیا وہ پولیس آفیسر رہ گئے جو ان کو face کر سکتے ہیں۔ آج ہمارے administration کیا کر رہے ہیں۔ عاصم صاحب کہہ رہے ہے کہ جب وحید شاہ آ جاتے ہیں پورا علاقہ خاموش ہو جاتا ہے۔ ایک محمد حسن آ جاتے ہیں پورا علاقہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ جو ادھر ہم بیٹھے ہوئے ہیں کتنے ارب تنخواہ دے ہیں۔ اس لئے دے رہے ہیں کہ وہ دفتروں میں بیٹھے رہیں۔ ہم بھی خوش ہوتے رہے کہ ہم بڑا اچھا کام کیا تین سال حکومت میں رہے۔ وہ لوگ بھی خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے تو بڑا محنت کی۔ نہ انہوں نے محنت کی ہے اور نہ ہم نے محنت کی۔ میں بتا رہا ہوں۔ ایک سُکیر اور ایک جزل یہاں آ کر بیٹھ گئے گورنمنٹ کی ان کو support تھی ان کے ساتھ۔ کدھر گیا اغوا

کار دوبارہ کیوں شروع ہوا اس پر کسی نے غور کیا۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- اُس کا کیا Character تھا۔

وزیر حکومتہ مال و ٹرانسپورٹ:- کوئی Character نہیں تھا لیکن ادھر سختی کیا۔ اور میں Character کی بات نہیں کر رہا۔ ground field پر انہوں نے سختی کی ہے اُس نے، DIG لائے دوسرے لاے میں۔ شہید ہوئے پولیس والے لیکن سختی کیا۔ اُس کے ساتھ آپ کے Sectarian violence بھی ختم ہوئی اُس کے ساتھ آپ کے ان خواہ بارے تاوان بھی ختم ہوئی۔ اب Highway robberies پہلا ابتدا جو ان خواہ بارے تاوان سے۔ میں بتا رہا ہوں اس کے بعد Sectarian violence شروع ہوگا۔ اس کے بعد کیونکہ ہر ایک چور کے اوپر کسی نہ کسی کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہ کس کو پتہ نہیں کہ کسی کے بغیر کوئی چوری بغیر ہاتھ کے نہیں کر سکتا ہے۔ آسمان سے چور نہیں ٹکتے ہیں۔ ادھر کسی کو اٹھالیا، ہیلی کا پٹر میں چلا گیا ادھر چلا گیا۔ ہر route ہر ترتیب معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہمارے ژوب میں جو تھے تین چار مہینے ایسے بولتے طالبان ہیں طالبان ہیں اب وہاں کوئی طالب نہیں ہے ہم نے سختی کی اٹھ کھڑی ہوئی۔ چوکوں میں جلسے ہوئے جیسے آج ہور ہے ہیں۔ سب کو بولا کہ بابا چھوڑو ان لوگوں کی سر پرستی۔ وہ سر پرستی اُن کی ساتھ جو گئی تو آج کدھر گئے وہ لوگ؟ یہ ژوب وہ ژوب تھا جو میں ایک ڈرائیور کی ساتھ travel کرتا تھا۔ پھر چھچھ Pickups میں بھی میں travel کرتا تھا Guards کی ساتھ۔ یہ ہم کو دیکھنا ہوگا صرف یہ نہیں کہ سب کچھ اچھا ہو رہا ہے۔ ہاں کچھ جگہوں پر اچھا ہو رہا ہے لیکن things are again going to bad, from bad to worse اگر ہم کہیں کہ یہ IG آچھا کام کر رہا ہے نہیں کوئی کام نہیں کر رہا ہے۔ اگر ہم کہیں کہ Home Minister آچھا کام کر رہے ہیں نہیں کوئی کام نہیں کر رہا ہے کر رہے ہیں اگر ہم کہیں کہ as a Government آچھا کام کر رہے ہیں نہیں کوئی کام نہیں کر رہا ہے ہیں۔ اگر ہم کہیں کہ ہمارے جو Agencies ہیں یا اُن کے ساتھ law enforcement law کیونکہ بلوچستان کا معاملہ اس طرح بن گیا ہے پاکستان کا کہ اسکیلے ادارے کا کام ہی رہ گیا۔ ایک لیویز فورس جو ہے وہ اسکیلے کام نہیں کر سکتی ہے ایک پولیس اکیلا کام نہیں کر سکتی۔ ایک Home Minister اکیلا کام نہیں کر سکتا ہے ان سب کو آپس میں ایک setup میں بیٹھانا ہوگا دوبارہ اس ترتیب سے جو ہم نے ایک بار آزمایا اور پھر اس میں چلانا ہوگا۔ دیکھنا ہوگا routes کدھر ہے۔ عدالتون سے اگر کوئی یہ موقع رکھتا ہے کہ عدالت سزا دیگا، عدالت سزا اس وقت دیگا جب کوئی گواہ آیے گا۔ بولتا ہے رادھا کب ناچے گی؟ بولتا ہے جب نومن تیل لائے گا بولتا ہے نہ نو

من تسلیل آئی گاند را دھانا پے گی۔ نہ کوئی گواہ آئی گاند عدالت سزا دیگا۔ یہ دنیا میں تو ہے۔ سارے پنجاب کون ہے؟ پنجاب میں یہ control ہے؟ پولیس اُدھر control تو کرتی ہے ٹھیک ہیا یک جگہ پر چھوٹا gang پیدا ہو گیا، آرمی گئی دوسرے گئے، لیکن اسی پر ان کو ختم کرنا پڑتا ہے۔ اگر وحید شاہ ختم کر سکتا ہے دوسرا ختم کر سکتا ہے یہ لوگ کیوں نہیں کر سکتے؟ یا صرف ہماری forces اس لئے ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کہ بھتی آرام سے بیٹھ جائیں۔ آج لوگ بچوں کو بچوادیں ہے ہیں دوبارہ یہاں نقل مکانی ہو رہی ہے حقیقت میں دوبارہ شروع ہو رہا ہے ہم سوچ رہے ہیں کہ اپنے بچوں کو بچائیں۔ کیونکہ چار چار گارڈ کے ساتھ ایک بچہ سکول جاتے ہوئے وہ کیا سکھیں گا ان گارڈوں سے؟ کوئی چرس پئے گا کوئی دوسرا نشہ کریگا کوئی بدکاری میں بٹلاع ہو گا۔ کیونکہ ان کو ماحول ہم provide کیا ہے۔ وہ سارا ہماری ذمہ داری ہے۔ آج اسمبلی میں تسلیم کر رہا ہوں میں جود Home Minister رہ چکا ہوں۔ کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے ان کو ختم کرنا۔ مجرم کے کوئی پاؤں نہیں ہوتے ہیں جب تک اس پاؤں کے اوپر کوئی ہاتھ نہیں ہوتا ہے۔ آج جو ہو رہا ہے اس کے اوپر ضرور سب کا ہاتھ ہے۔ ہم بھی خوش ہے کہ چلووزارت کر رہے ہیں جنہدالہار ہے ہیں ٹھیک ہے فلا نا ہے فلا نا ہے ان چیزوں میں ہم نے خوش نہیں ہونا ہے دوبارہ serious ہو کر کے بیٹھنا ہے۔ ایک بار یہ ثابت کر کے ہم نے دیکھایا ہے کہ تمام چیزیں جب آپ کا پولیس ہیں یویز ہیں گورنمنٹ ہے ایڈمنیسٹریشن ہے law enforcement agencies ہیں اور جو دوسرے agencies کیونکہ ایک توسیب سے بڑا ہارا problem یہ ہے کہ جب یا کھٹے ہو نگے اسی صوبے میں ہم نے امن و امان بحال کیے یا نہیں کیے؟ آج ایک کو چھوڑواتے ہیں اس کے بدالے میں دواغواء کرتے ہیں یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں یہ تو ہم لوگوں سے آج اسمبلی میں جو یہ باتیں ہوئے قوم سے مجھے خود ان چیزوں کا زیادہ پتہ نہیں تھا۔ مجھے تو زیادہ پتہ تھا کہ فلاں تھانیدار جو ہے فلا نا gang کیسا تھا ملا ہوا ہے۔ فلا نا تھانیدار جو ہے فلا نے قبضہ گر کیسا تھا ملا ہوا ہے مجھے تو اتنا پتہ تھا۔ آج جو یہ اسمبلی میں یہ باتیں ہو رہی ہے یہ تو اس میں رہنا ظلم ہے ایسے علاقے میں۔ اپنے بچوں کو رکھنا ظلم ہے۔ کیا اس بچے کی حالت ہو گی جس کو کوئی اٹھا لیں؟ بارہ سال کا بچہ گیلو کہتے ہیں اٹھا لیا چاکر کروڑ پاچ کروڑ روپے مانگ رہے تھے۔ اس بچے کی کیا حالت ہو گی؟ اُس کی زندگی کیا اس کے والدین کا اس کے ماں کا کیا حالت ہو گی؟ اور جہاں ہم نے کیا جہاں ہم نے چاہا ہے ہم نے صحیح کر کے دیکھا دیا۔ ٹوپ میں کیسے صحیح ہوا؟ now every thing is right every thing is cooking up again specially vigilance areas۔ ہم لوگوں نے vigilance کرنی ہو گی۔ دفتروں میں بیٹھ کر کے صرف پوسٹنگ ٹرانسفر سے پشتون

کام ہمارا نہیں چلے گا اس اسمبلی کے فورم پر discuss کرنے کا مقصد یہ تھا کہ open discuss کر لیں۔ cabinet میں تو ہم بات کر سکتے ہیں اس کا یہ تھا کہ آج اپوزیشن بھی ہے جو حکومت میں نہیں ہے ان کی حکومت چلو ہم نہیں سنتے ہیں یا ان کی بات ہماری تک بذریعہ اخبارات پہنچتی ہے لیکن ہمارے اکثریت ممبر ان جو ہیں 65 میں سے تو 20 حکومت میں ہیں بقا ممبرز ہیں ان کی رائے بھی آجائے میری اپنی رائے یہ ہے کہ ہم provincial Government کوas کو serious لینا ہوگا۔ آپ کا جاسوسی نظام آپ کے پولیس میں موجود نہیں ہے۔ میں خود Home Minister تھا مجھے آ جاتا تھا DSP ٹھیج کہ محمود خان چلا گیا اسلام آباد۔ سردار عطاء اللہ مینگل آ گیا۔ فلا نایہ ہے میں نے کہا ان کو پتہ ہے محمود خان نے پانچ سال بعد کوئی politics کرنی ہے مجھے ان کے آنے جانے کا مت بتاویہ بتا و کہ کون کیا کر رہا ہے جرم کیا کر رہا ہے۔ چوری ہو جاتی تھی ہم نے پہلے کہا تھا کہ یہ کرو یہ نہیں۔ یہ ہماری پولیس اپیشل برائج تو اس حد تک رہ گئی ہے ان کی کوئی intelligence agencies کوئی ترتیب کوئی مقابلہ ہے چھوٹے level کے بھی ان کوئی information نہیں ہے اس سے تو بہتر یہ ہے پولیس آفیسر کسی مجرم کو رکھ لیتا ہے تھوڑا میسے دیکر کے وہ کوئی راز دیدیتا ہے بقا پولیس نظام اس پر چل رہی ہے۔ اس کے لئے بھی ہم گورنمنٹ پیسے provide کرتے تھے میں Home Minister تھا کوئی کے SSP کو پانچ لاکھ روپے ہم دیتے تھے سال۔ کہ بھائی اپنے خبریں لیا کریں لوگوں سے۔ اور وہ اسی پر اس کا انفارمیشن کا وہ چلتا ہے لیکن اب معاملات بڑھ گئے۔ its now not like that multiple ہو گیا ہے اس میں اندیا آپ کی ایران کی border تک پہنچ گیا اور افغانستان کے border تک آپ کی اندیا پہنچ ہوئی ہے کہ ہم لوگوں کے اتنے زیادہ alerts ہے کہ ہم ان کے مقابلہ ان کے ہاں جو ہو رہا ہے اس کے بد لے میں ہمارے ہاں وہ کر رہے ہیں۔ ایران کو یہ اندیا کو چاہ بہار اور ایران کا ایک agreement ہوا ہے افغانستان ایران اور اندیا کا اس دن ایران joint چیئر آف کامرس کی وہ میٹنگ تھی جس میں فیڈرل منسٹر اور اعجاز الحق صاحب اور فیڈرمنسٹر خرم دیگر ایرانی سفیر ہم نے کہا کہ ہم کو تحفظات ہیں اس پر۔ اس لحاظ سے تحفظات نہیں ہیں کہ trade نہ کریں۔ اچھا ہے چاہ بہار بھی بنے سب بنے۔ لیکن اندیا جتنے قریب ہمارے ہاں پہنچا ہے اتنا ہی زیادہ ہمارے اندر وہ تحریک کاری کرتے ہیں۔ کم از کم ان کو تو چھوڑو۔ وہ تو دشمن ہے دشمن کو تو ہم لوگوں نے مل کر کے سیدھا کرنا ہوگا۔ اپنی صافیں تو ہم درست کر لیں۔ اس level پر آئے کہ جہاں ہم خود تو مطمئن ہو جائے کہ آیا ہم لوگوں اپنا وہ پورا لگایا ہے یا نہیں لگایا ہے ایک DIG آگئے تو چار SPs باہر سے آگئے تو کوئی شہر کی حالت نہیں تبدیل کر دی؟ یہ الگ بات ہے غریب کو

پھر بکتر بند میں پھیرنا پڑتا تھا۔ اپ کا یہ sectarian کوئی تصور نہیں کر سکتا تھا کہ اس کو درست کریں گے۔ کدھر گیا وہ sectarian؟ ہر چیز پر کسی نہ کسی کے ہاتھ ہو گی۔ میں یہ سمجھتا ہو کہ as a Government کوئی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے جو ہے ہماری ہم سارے جو allied forces ہے یہاں agencies ہیں یہاں agencies بھی اسی ملک کی agencies ہیں کہ یہ آرمی ہے یا اس ملک کی آرمی ہے ہمارے forces تو ہے یہ ہمارے under ہم دیکھ لیں اس میں کیا آگے پیچھے ہم کس طرح اس کو reshuffle کر کے کوئی تنقید کر کے کوئی network بڑھا کر کے ان چیزوں کو ہم پھر حاصل کر لیں۔ ورنہ یہ چیزیں بڑھتی رہی گی خراب ہوتی رہی گی۔ میں لاہور کی شادی میں گیا۔ سعید ہاشمی کی بیٹی کی شادی تھی میں نے اُس کو کہا کوئی سے کتنے مہمانوں کو بلا یا ہوا ہے؟ بولتا نہیں کوئی سے نہیں بلائی یا سارے کوئی وہ والے لاہور میں رہتے ہیں۔ ایک وقت وہ بھی تھا پھر وہ وقت تھا دو تین سال کیلئے settlers میں آرامی آگئی وہ لوگ آج پھر بے چینی پڑھ رہی ہے۔ جب ہم بے چین ہیں جب سردار مصطفیٰ کا بیٹا جو اپنی قوم کا بھی سردار ہے علاقے میں بہت بڑی position رکھتا ہے۔ اور عزت اور احترام رکھتا ہے۔ سارے قومیں آج جو جلوس آیا تھا اس میں تمام parties کے لوگ تھے تمام قوموں کے لوگ تھے اس میں۔ چاہیے سید تھا چاہیے اچکزئی تھا، چاہیے کا گڑھ تھا، چاہیے ترین تھا، چاہیے دوسرا تھا قومیں جو ادھر پڑی ہوئی ہیں سارے تھے۔ وہ سب اس بات پر فکر مند تھے کہ اگر لوگوں کیسا تھا یہ ہو گا تو ہم لوگ تو گئے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں اس چیزوں کا ہم لوگوں نے تدارک کرنا ہو گا پرواہ نہیں اگر نہیں کر سکتے ہیں پھر چھوڑ دیں میرے خیال، بہتر ہو گا۔ لوگوں کو کیوں خراب کریں یا اگر ہمارے آدمی کام کا نہیں آئی جی صاحب بیٹھے اگر نہیں سنبھال سکتے ہیں تو رخصت کر دے ان کو۔ کہیں آئی جی چلے جاتے ہیں آجاتے ہیں۔ آپ کا DC خراب ہے کمزور ہے اُس کو رخصت کر دو۔ آپ کا SP خراب ہے اس کو رخصت کر دو لیکن سب سے پہلے ہو خود حکومت کو serious feedback ہونا پڑیگا۔ پھر جو ہم کو ایک feedback ملتا ہے تمام چیزوں میں یا اصل حالات جو ہے forces میں ہمارے ہے پاک آرمی یا اس کے سارے allied Agencies میں ہے۔ اُن کے ساتھ وہ جاسوسی کی بھی capacity ہے اور واقع بہت بڑی ان کی ایک strength بھی ہے اور ابھی دنیا میں چار پانچ طاقتیں ایسی ہے جن کیا ہماری ایجنسیز کے مقابلے میں ہیں they have the capacity definitely on board ہو گا۔ اُن کو بھی ہم نے شریک کرنا ہو گا۔ اور اس میں ان کے بڑے کو جیسے جزل جنوبی شریک ہوا حالات ٹھیک ہوئے ابھی ان کو بھی شریک ہونا پڑیگا۔ شاید اُن کے بھی چھوٹے کسی نہ کسی کیسا تھا ملے

ہوئے جیسے ہمارے ملے ہوتے ہیں۔ لیکن ان چیزوں کو ہم نے درست کرنا پڑیا اور نہ اس اسمبلی کو چھوڑ دو اس صوبے میں کوئی محفوظ نہیں رہیگا۔ خضدار میں کیا حالات تھی؟ آدمی آبادی آپ کی shift نہیں ہو گئی تھی؟ ایک وحید شاہ کیسا تھا آبادی واپس آگئی settle down ہو گئی۔ بولان کا بھی بتارہے تھے بولان میں کیا حالات تھی دن کو دس انغواء ہوتے تھے۔ واقعی ہمارے اس اسمبلی دو مرتبھی انغواء ہوئے اس میں۔ لیکن آج وہ بولان میں کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ وہی اس وجہ سے کچھ ہم لوگوں کو ترتیب بنانی ہو گی۔ اور یہ ہم حکومت کو خود serious یہ اٹھانا پڑیا definitely step اس تمام عمل میں جو ہماری حکومت ہے صوبائی ہم کو اپنے طرف بھی دیکھنا ہو گا کہ ہمارے جو line up ہے وہ صحیح ہے؟ ہم نے جو جو آدمی posts کئے میں تو سب سے پہلے کہتا ہوں میرا volunteer ہے ٹوب کی DC کو رخصت کرنا ہوا ہو یا SP کو رخصت کرنا ہو دوسروں کو رخصت کرنا ہو کل کرنا ہوا آج کر دو۔ ہماری طرف سے یہ پیشکش ہے۔ لیکن کم از کم ایسے آدمی وہاں post کیتے جائے جہاں وہ کچھ کارکردگی کر سکیں۔ اور آپ کے جو intellegence ایجننسیوں کے جو ک capacity ہے اُس سے ہم کو فائدہ اٹھانا چاہیے نہ کہ اس کو negative میں ہم انسان لیں۔ اُس سے ہم فائدہ اٹھائیں کہ خدا کیلئے بس چھوڑے ان لوگوں کی چوروں کی سر پرستی چھوڑ کر کے معاملات کو سدھا رہو۔ یہ ہمارے ہاتھ سے گیم نکل رہا ہے اور یہ ملک کیلئے نقصانہ ہے میں تو کہتا ہوں پہلے امریکہ کے نظر ہے کہسی پیک نہ ہو اس کا interest اسی میں ہے افغانستان میں جو ہو رہا ہے اس کا معاملہ اسی میں ہے افغانستان میں جو ہو رہا ہے اس کا معاملہ اسی میں ہے پھر میں سال اس ملک میں ایران میں آپ کا raw افسر ایران سے آتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان لوگوں کی اس کے ساتھ کوئی ہاتھ ہو گی؟ لیکن definitely جو ادھر بیٹھے ہیں ان کو یہ اپنی کارروائی تو وہ کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کی چاہیے ان کے ساتھ مرضی ہو یہ اس دن میں نے فرم پر بھی بولا کہ ہم کوئی reservations نہیں ہے جتنے ہمارے قریب آتے ہیں ہمارے اندر تحریک کاری اتنی بڑھادیتے ہیں۔ اور جب اس طرف سے بھی باہر سے بھی ہم اتنا خطرہ دیکھ رہے ہیں اور اندر اپنے حالات بھی ہم درست نہیں کرتے ہیں تو یہی ہو گا کہ آج سردار صاحب کا بیٹھا اٹھا ہوا ہے میں تو والد کہ اس سے کم سمجھتا ہوں کہ میرا اپنایا اٹھا ہوا ہے۔ کل دوسرے کو اٹھا ہیگا پرسوں تیرے کو اٹھائے گا۔ اور آج جو باتیں ہوئی سب سے سامنے ہیں میں ان باتوں کو repeat نہیں کروں گا جو ہو چکے ہیں لیکن we the Government is to be serious on it۔ اگر ہم serious اس پر ہو گئے اور ہم لوگوں نے اس کے اوپر serious کام شروع کر دیا سب کو میں لیا اور ان کی بھی مدد لی میں نے کہا کہ ہمارے پولیس کی capacity confidence ہے

کہ Spying Agencies کا کوئی ترتیب ہی نہیں رہ گیا ہے آج نہیں ہے یہ وقت سے اُس میں ہم کو ان تمام اداروں کی مدد بھی چاہیے ہوگی۔ اُن کو بھی میں نے سمجھایا کہ بابا ہر بار گل کوتم لوگوں نے کارڈ دیا ہوا ہے جو جا کر کے اسی کارڈ سے blackmailing کرتے ہیں خدا را چھوڑ دو ان پاگلوں سے تھماری پاکستان نہیں بچے گا اگر پاکستان ان سے بچنا تھا تو اس ملک کو اللہ ہی حافظ ہے۔ تھوڑا یہ آچھے لوگوں کو اپنے قریب رکھ لوتا کہ آپ کے حالات بہتر ہو سکے۔ یہی میرے تجاویز تھی کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم گورنمنٹ بیٹھ کر کے اس کو دوبارہ ایک وہ عمل دہراتے جو اس سے پہلے ہم دہرا کر کے ایک حالات صحیح کر سکیں۔ آج دوبارہ جب یہ شروع ہو گیا تو اس کو دیکھنا پڑیا اس stage پر شاید تھوڑے efforts تھے ہمارے معاملات control میں آجائے۔ لیکن ہر میںیں اس کے حالات مزید خراب ہوتے جائیں گے۔ اس تو بھی سے کنٹرول ہم لوگوں نے کرنا ہو گا اور seriously لینا ہو گا جب تک ہم لوگوں نے وہ steps اٹھانے ہونگے field میں بھی Ground میں بھی کوئی شہر میں بھی جب تک ہم لوگوں نے وہ steps نہیں اٹھائے یہ ورنہ دنیا ساری ہماری دشمن بیٹھی ہوئی ہے ہر حالات خراب کر رہے ہیں پیسے دے کر کے لوگ مردار ہے ہیں میسے دیکر کے لوگوں کو اغواء کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کی اپنی اگر کوئی capacity کی حالت یہ پہنچ گئی ہے کہ ہم خود کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ پھر تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ لوگ ہمارے اوپر اعتماد کریں گے۔ آج لوگوں کا اعتماد ہے سرکار سے اندر رہا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ آج میرا سرکار ہے یہ تو جو بھی سرکار ہے ہر جگہ آج کی میں آری کس وجہ سے popular ہوئی اور کچھ وجہ نہیں ہے وہاں آمن انہوں نے بہتر کیا ہے۔ بحال تو میں نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن بہتر کیا ہے چلو۔ کچھ percentage بہتر کیا ہے۔ اگر ہم لوگوں نے لوگوں کو یہاں آمن نہیں دے سکیں چاہیے جتنے بھی ہم ان کیلئے روڑ اور پل بنالیں چاہیے جتنے بھی بھلی گاوں کو دیدیں اس وقت تک جس کا گھر محفوظ نہیں ہو گا وہ روڑ اور بھلی سے کیا خوش ہو گا۔ تو ہم کو سب سے پہلے اپنے law and order اپر توجہ دینا ہو گا آج کی یہ میٹنگ اسی لئے بلائی تھی۔ اور ہمیشہ حکومت وہ لاتی ہے یہ نہیں ہے کہ آج کی بات ہے کہ لائی یہ ہمیشہ law and order پر ہم discussion رکھتے ہیں گورنمنٹ رکھاتے ہیں پچھلے وقت ڈاکٹر مالک کی حکومت میں اس دن زیارت وال صاحب نے ایجوکیشن میں بحث رکھوادیا دو دن۔ ٹھیک ہے بابا جو اس میں خرابی ہے وہ بتا دو تجویزیں بھی دو اپنے یہ کوئی اس طرح negative نہیں ہے نہ کسی کے اوپر عدم اعتماد ہے جو ہم کر رہے ہیں کہ ہم آج اسمبلی میں جو discuss کر رہے ہیں تاکہ ہمارے لوگوں تک بھی ایک آواز پہنچی کہ کم سے کم جو حکومت ہے کہ زبانی حد تک تو فکر ہے اگر پر کیٹھیکل ہمارے لئے نہیں کر پا رہی ہے لیکن انہی چیزوں کو آج جو تجاویز آئی ہے میرے خیال

اسکو note کر کے ہم گورنمنٹ کو خود serious بیٹھ کر کے تمام چیزوں کو بیجا کر کے کوئی اتنی بھی ہاتھ سے نکلی ہوئی بات نہیں اتنی مشکل بات نہیں کہ ہم کنٹرول نہ کر سکیں۔ thank you very much۔

میڈم اسپیکر:- ٹھیک ہے۔ یا سکین اہڑی صاحب۔

یا سکین اہڑی:- شکر یہ میڈم اسپیکر! سب سے پہلے آج اجلاس جو requisite کیا گیا ہے سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کے بیٹھے اسدترین کے اغوا کے حوالے سے میں اُس کی پروزور مدت کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت اس مشکل کی گھٹری میں تمام بلوچستان کے عوام اور جتنے بھی یہاں پر پارلیمنٹ میں معزز حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سب سردار صاحب کی پریشانی میں برابر کے شریک ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ، خواتین و حضرات جو ہیں وہ اس دکھ میں شریک ہیں۔ یہاں پر میڈم اسپیکر! میرے خیال میں مختلف حوالوں سے ہمارے جو معزز اکیں ہیں انہوں نے اپنا point of view رکھا، میرا بھی بالکل ان سے مختلف نقطہ نظر نہیں ہے لیکن اس میں ہمیں صرف یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم event to event چیزوں کو نہ دیکھے آج اگر ایک حادثہ ہوا ہے، ہم سب اُس پر جو ہے وہ پریشان ہیں اور سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں، بلکہ کوئی دوسرا واقعہ ہو گا پھر ہم سب پریشان ہوں گے پھر یہ تسلسل جو ہے مطلب اسی طرح سے اگر جاری و ساری رہے گا تو میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح جو ہے پھر conduct کرنا اجلاس Meeting conduct کرنا ہے اس کا کوئی جو ہے موضوعیت یا مطلب فائدہ اس کا ہمیں نظر نہیں آتا۔ آپ کو اسپیکر صاحب! بخوبی علم ہے کہ جیسے ہی ہماری حکومت آئی سب سے بڑا چیلنج ہماری حکومت کے سامنے آمن و امان کی صورتحال کو بہتر کرنا تھا، یہاں پر لگائیں اسے رات ہے جیسے جنگل کا قانون ہے کوئی بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا چاہیے یہ کہ ایک تو بلوچستان کا جو issue کا وہ اپنے حوالے سے کافی عرصے سے چل رہا ہے وہ ایک factor ہے لیکن اس کے علاوہ جو دوسرے عناصر تھے اغوا برائے تاداں، قومی شاہرہ غیر محفوظ اور جو جو ہے street crimes وہ اتنی زیادہ تعداد میں اور ان کی ratio میں اضافہ جو ہے میرے خیال میں وہ اُس کو ہم نے بہت کم وقت میں control کیا لیکن یہ ہے کہ جب کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ ابھی ہمارے ہی دور میں بالکل وہ gear وہ لگتا جا رہا ہے یہ میرے خیال میں ایک لمحہ فکر یہ ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہم نے جو efforts کئے ہیں اُن efforts کو ہم sustain نہیں رکھ سکیں ہیں اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ مطلب کس level میں ہماری coordination lack ہے وہ یا کوئی ہے، اور اُس کے کیا محکمات ہیں وجوہات کیا ہے لیکن یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بیچ میں کافی ایک brake لگ گیا جو کہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ دوسری طرف جو ہمیں یہ

دیکھنے کی ضرورت ہے یہاں پر اگر ہم اپنے ملک کی بات کریں ایک دن بھجے smell محسوس ہوئی جو کہ آج سے نہیں محسوس ہو رہی ہے جب سے ہم اسمبلی میں آئیں ہیں یا ہم اسمبلی سے باہر تھے وہ mistrust کی فضاء مطلب جو اگر ہم یہاں پر سمجھتے ہیں کہ state institutions کی ذمہ داری ہے law enforcement agencies کی ذمہ داری ہے کہ وہ آمن و آمان شہر پوں کو فراہم کریں لیکن اگر جو ہے وہ پلک کا عوام کا اعتماد اپنے ہی Question کے اوپر state institutions اپنے ہی agencies کے طور پر سمجھتی ہوں کہ اگر جو ہے وہ جو تحفظ فراہم کرنے والے ادارے ہیں ان کو اگر ہم actor کے طور پر جو ہے وہ یہاں پر سمجھتے ہیں محسوس کرتے ہیں یہ کسی بھی state کے لئے ایک good sign نہیں ہوتا، بہت ہیں بڑا میرے خیال میں پریشانی والی بات ہے کہ ہم ان کو وہ actor کے طور پر اگر سمجھتے ہیں یا اتنا level mistrust کا بڑھ گیا ہے۔ ایک تو ہمیں آن لائن پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ یہ آخر کیوں ہوا اور اگر اب بھی ہو رہا ہے اس کو ہم overcome کیوں نہیں کر سکتے ہیں؟ اس کو coordination کا جو اس کو ہم کیوں بڑھاسکتے ہیں؟ یا ایک دوسرے پر جو ہے وہ اعتماداب تک جو حال کیوں نہیں ہو سکا ہے؟ میڈم اسپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہم کہتے ہیں کہ پاکستان جو ہے وہ ایک welfare state ہے لیکن اگر ہم اپنی حرکات و سکنات ہم اپنی strategy کو دیکھ لیں، مجھے یہ نظر نہیں آتا کہ ہم welfare state کی طرح کی actions جو ہے وہ کرتے ہیں یا کام کرتے ہیں، لگتا ہے ایسے ہے جیسے ہم security state ہے جو کہ مختلف ممالک کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں کبھی russia کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں کبھی چائند کو جو ہے مطلب اس کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہوتے ہم نہیں سمجھتے کہ ہم خود کا stand-alone کرتے ہیں۔ ہمارے اپنے مفادات جو ہیں وہ کیا ہیں؟ ان چیزوں پر ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے اور یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ہم welfare state ہے یا security state ہے، اگر security state ہے تو پھر ہم بھول جائیں کہ یہ جو مسائل ہیں یہ مشکلات ہیں یہ ہم ختم کر سکتے ہیں یہ مسائل مشکلات جو ہیں وہ proxy war جو ہے وہ ہم نے اگر اپنے گلے سے لگایا ہے تو یہ ہمارے گلے کا پھنڈہ ہے یہ کبھی ہم سے ہٹے گا نہیں اگر دوسروں کی جنگ میں اپنے آپ کو involve کرتے ہیں تو یہ بھول جائیں کہ ہم جو کبھی آمن اور شانتی سے رہیں گے۔ تو میرے خیال میں ایک تو ہمیں یہ decide کرنے کی ضرورت ہے ویلفیر ٹرست کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کی فلاں و بہود کے لیے کام کریں وہ تو ہمارے لوگوں سے کو سوں دور ہے فلاں و بہود اسی لئے

تو یہ حال ہے اگر ہم جس سرز میں پر بیٹھے ہوئے ہیں بلوچستان کی سرز میں بہت ہی strategic importance رکھنے والی سرز میں ہے یہاں پر یہ ورنی جو طاقتیں ہیں ان کی نظر لگی ہوئی ہے ہم اگر اس جیسے important جو سرز میں ہے اس کو protect ہی نہیں کر رہے پھر ہم کہتے ہیں Raw agent کا پکڑا گیا چیزیں ہیں یہاں ملک کی سازش ہے، یہاں ملک سازشیں ہو گئی وہ کیسے نہیں ہو گئی؟ یہاں پر اگر آپ کو اپنی صلاحیت اور قابلیت دکھانی ہے تو وہ یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو کیسے control کریں۔ اپیکر صاحب! یہاں پر دو چیزیں ہیں داخلہ پالیسی اور خارجہ پالیسی، یہاں پر میرے خیال میں مختلف حوالوں سے ہم بات کرتے ہیں اگر داخلہ پالیسی اس میں کیا چیزیں ہیں مجھے نہیں سمجھ آتا being سیاسی ایک ادنیٰ کارکن کے داخلہ پالیسی ہیں ہم اس میں کن چیزوں کو address کر رہے ہوتے ہیں؟ آیا ہماری داخلہ پالیسی یہ ہے کہ سندھ کے اندر جو ہے وہ مہاجرلوں اور سندھیوں کو لڑاواڈیا بلوچستان کے اندر جو کبھی بلوچوں اور پشتونوں کو لڑاواکبھی جو ہے وہ یہاں ہزاروں کو اور بلوچوں کو لڑاوایا خبر پختونخواہ میں دہشت گردی اور مذہب کے نام پر لوگوں کو استعمال کرو اور ان کو دہشتگرد بناؤ، کیا ہم کر رہے ہیں میڈم اپیکر؟ میرے خیال میں ہماری پالیسی کے اندر ہے ہی fault ہے ہمیں پہلے اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے اس fault کو اس جو ایک قوم کو نکالنے کی ضرورت ہے جو کہ ہم اپنے ہی لوگوں کے لیے اپیکر صاحب! ہم بڑے فخر سے جو ہے وہ قادرِ عظم محمد علی جناح صاحب کی picture لگاتے ہیں وہ ہمارے ملک کے بانی ہیں لیکن ان کے ہی کہہ ہوئے جو قراردادیں ہیں ان کی کہہ ہوئے باقاعدہ عمل نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کثیر القومی ریاست ہے پاکستان اور ہمیں جو ہے وہ پاکستان کو ایک national state کی طرف لے جانا ہے تو کہاں گیا وہ Nation state، کب جو ہے ہم نے لوگوں کو برابری کے حقوق دیئے؟ ہم کہتے ہیں بزرگی شیر کہتے ہیں کہ ہم جو ایک قوم ہے، بھائی ہم ایک قوم ایک umbrella کے تحت ہیں لیکن آپ کو اس حقیقت سے بھی deny نہیں کرنا کہ یہاں پر پاکستان کے اندر کثیر القومی ایک ریاست ہے اور مختلف قومیں آباد ہیں۔ تمام اقوام کی جو اپنی History ہے آپنے ان کے culture ہیں اپنی ان کی stance ہے ہمیں ان کو جو ہے وہ سامنے رکھتے ہوئے equality کی بنیاد پر ہم لوگوں کو آگے لے کر جانا ہے، ماردھاڑ بزرگی شیر ہم کچھ عرصے کے لیے محاذی طور پر کسی چیز کو کنٹرول کر سکتے ہیں لیکن اس کے اندر جو شورج جنم لیتی ہے اس کے اندر جو انتقام کا جذبہ جنم لیتا ہے اس کو جو ہے دنیا کی کوئی بھی طاقت کوئی بھتیار کوئی اوزار کنٹرول نہیں کر سکتا ہے میڈم اپیکر! میرے خیال میں اس حقیقت کو ہم جانتے ہیں لیکن جانتے ہوئے جان بوجھ کے مجھے نہیں پہنچ کہ جس strategy پر جو ہے وہ آج سے کافی عرصہ قبل ہم گامزن

تھے ابھی بھی وہی strategy ہے ابھی اس میں کوئی بھی تبدیلی ہمیں نظر نہیں آ رہی ہے۔ میڈم اسپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ سب سے پہلے ہم نے Nation State کے جو Characteristics ہیں ہمیں اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے اُسی lines پر ہمیں اپنے ملک کے لوگوں کو جو ہے وہ متفق اتحاد اور اتفاق کی طرف لے جانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد پھر ہم اپنے داخلہ پا لیسی اور خارج پا لیسی میڈم اسپیکر! اگر میں کسی کے گھر میں جو ہے وہ جا کے بلا وجہ دخل اندازی کرو گی اور میں یہ کہوں کہ وہ میرے گھر میں جو مداخلت نہ کریں یہ ہو نہیں سکتا۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں سمجھتی، اسکے لیے ہمیں two way traffic والا اصولوں پر سوچنا چاہیے کہ ہم اگر جو ہمارے ہمسایہ مالک ہیں وہاں پر اگر ہم عمل دخل نہ دے تو پھر کہیں گے کہ مطلب ہم ان کو جو ہے یہ کبھی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہماری سر زمین کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کریں۔ میڈم اسپیکر! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں جو ہے وہ خارجہ اور داخلہ پا لیسی کو review کرنے کی ضرورت ہے اس کے اندر جو Political segments ہیں انکو کو involve کرنے کی ضرورت ہے اس کا جو structure formation کا structure ہے اس کو review کرنے کی ضرورت ہے کہ ہماری جو خارجہ پا لیسی کوں بناتا ہے؟ ہماری داخلہ پا لیسی آیا اس میں جو ہے وہ political element ہے وہ ہم ان لوگوں کو جو شامل کر رہے ہیں؟ ان کے views میں incorporated ہیں؟ یا نہیں ہیں؟ اس کو ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ تب میں سمجھتی ہوں کہ ہم اپنے لوگوں کو سکون کا اور سک کا سانس دے سکیں گے اور دوسری بات یہ کہ میں میڈم اسپیکر! میں کافی عرصے سے feel بھی کر رہی تھی میں یہاں پر سوچ رہی تھی کہ آیا اس جگہ پر میں اپنی FC level mistrust کا اتنی زیادہ ہے آپ یقین کریں میڈم اسپیکر! ہماری FC no doubt یہاں پر جو خدمت انجام دے رہی ہے جو ان کی قربانیاں ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپنے نہیں ہے لیکن آپ یقین کریں کہ اتنا عدم اعتماد ہے کہ جب FC کا contract ختم ہونے کے قریب جاتا ہے اُس وقت اگر حادثاتی طور پر جب حالات خراب ہوتے ہیں تو لوگ اس کو link کرتے ہیں کہ بھائی ابھی جو Contract کا ختم ہوا ہے اس renew کرنے کے لئے حالات خراب کئے جا رہے ہیں تاکہ مطلب ہمیں ان کی خدمات یہاں پر چاہے ہو اور ہم ان سے انکار نہ کریں تو اگر ہم اپنے state institutions پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تو ہم کیا مطلب کیسے ہم اس ملک کو بچائیں گے؟ کیسے بھائی چار گیگی کو فروغت دیں گے اور کیسے ہم ان محکمات سے اور ہم اپنے بچوں کو تحفظ دے سکیں گے؟ میڈم اسپیکر! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری جو law enforcement agencies ہیں ہماری جو ہے

یہ میں سمجھتی ہوں اگر FC جو ہے وہ institutions federal subject ہے domain میں ہے لیکن اگر وہ یہاں پر surf کر رہا ہے ہماری سرزی میں ہے تو پھر یہ ہے کہ مطلب جواب دے ہونا چاہیے ہمارے جو اس صوبے کے اندر جو structure ہے اُس کے اندر کو ختم ہونا چاہیے اور جو Home Minister ہے مطلب جواب ہی کا سلسلہ جو وہ اُنہی کے ہاتھ میں ہوتا ہم سمجھتے اور دوسرا یہ کہ جو اعتماد اور coordination کی فضاء ہے اگر ہم ان چیزوں سے بچنا چاہتے ہیں تو میڈم اسپیکر! خدارا یہ میں بھول جاؤ اگر میں کہوں کہ میں اپنے بچوں کے لئے جو ہے آسائش ڈھونڈو گئی میں اپنے بچوں کو بیردن ملک بھجواؤں گی باقی جو پاکستان کے بچے جائے XXXX (بجمکم میڈم اسپیکر! XXXX کا لفظ حذف کر دیا گیا)۔ میں اُن پر گولہ باری جو ہوتی ہے وہ اگر جو بندوق کا نشانہ بنتے ہیں وہ اگراغواء برائے تاداں میں، لیکن یہ ہے کہ مطلب میرے بچے کب تک باہر ہیں گے؟ آخر انہوں نے اس سرزی میں پر آتا ہے۔ میں اگر آج اُن کے لئے جو بہتر آسائش ڈھونڈو گئی کل کو، جن لوگوں کو میں نے محروم رکھا ہوا ہے اُنہی کے ہاتھوں میرے بچے victimize ہوں گے۔ میڈم اسپیکر! ان چیزوں کو میرے خیال میں گھرائی سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو چیزیں ہم اپنے لئے سوچیں وہ خدارا دوسروں کے بچوں کے لئے سوچیں۔ آج اگر جو اسدخان ترین ہے یا دوسرا ہمارے جو victimize ہمارے بچے ہیں نوجوان ہیں آپ اپنے بچوں کے جگہ پر جب سوچیں گے تب پھر آپ کو feel ہو گا آپ کے اندر جو ہے وہ انسانیت کا احساس ہو گا چاہے جو بھی اسم میں محرکات ہیں جو بھی اس میں involve ہیں تب میرے خیال میں ہم بہت ہی honesty سے اپنے Jobs کو اپنے کام کو کرنے کے اہل ہوں گے۔ اگر ہم دوسرے کے بچے کو دوسرے کا بچہ اور اپنے بچے کو سینے سے لگائیں گے تو ہم اس ملک کے لئے ہم یہاں کے نوجوانوں کے لئے ہم یہاں کے عوام کے لئے کوئی بھی کام نہیں کر سکیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں جو ہے وہ strong coordination کو کرنے کی ضرورت ہے ہمیں dynamics کو سمجھنے کی ضرورت ہے ہمیں پالیسی وضع کرنے کی ضرورت ہے جس میں بھائی چاری ہو جس میں equality ہو، جس میں ہم محرومی اور مکحومیوں کا ازالہ کر سکے rather than strategy کی وجہ سے ہم جو ہے وہ دن بدن اگر بہت زیادہ عدم اعتماد کی طرف جائیں گے ہم جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ فاصلے پر ہوں گے isolation پر ہوں گے میں آپ کو غیر سمجھو گی آپ مجھے غیر سمجھیں گے تو پھر جو میرے خیال میں ہم اس ملک کو نہیں بچا سکتیں گے even though تو ضرورت میرے خیال میں اس بات کی ہے کہ Home Secretary no doubt بہت اچھے انسان ہیں اپنا کام کریں لیکن اسکیلے تھا کوئی

بھی کام نہیں کر سکتے گے جب تک کے ہماری دوسرے parliamentarian agencies ہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ میں صحیح ہوں کہ آج کے اس sensitive دور میں ہمیں جو ہے وہ عوام کو بھی involve کرنے کی ضرورت ہے۔ آمن کمیٹیوں کی طرف ہمیں جانا چاہیے، ہمیں اپنے Law enforcement trained Agencies کو coordination mechanism کے لیے کہ جس میں یہ ہے کہ ہر ایجنسی جو صرف اپنے اپنے اس میں الگ مسجد جو دو inch کی مسجد بنانے کے کام نہ کریں ایک میرے خیال سے central point ہو جہاں پر وہ جواب دہ ہوں تب ہم اجتماعی مسائل کو حل کر سکیں گے۔ thank you so much.

میڈم اسپیکر:- XXX کا لفظ حذف کیا جائے۔ غیر پالیمانی لفظ ہے۔ اور میں ممبر سے request کروں گی کہ وہ kindly اپنی تقریروں کو خصر بھی رکھیں اور اس میں جو ہے تجاویز اگر دیں تو زیادہ اچھی بات ہے۔ عبید اللہ بابت صاحب۔ عبید اللہ بابت صاحب انہوں نے بہت پہلے اپنی۔ پھر ابھی اس کے بعد اظہار صاحب آپ کو دو گئی۔ انہوں نے بہت پہلے ریکوئیسٹ دی ہوئی تھی۔ جی بابت صاحب۔

☆ بھکم میڈم اسپیکر کے حکم کی مطابق حذف شدہ الفاظ XXXXXXXXX

Ubaidullah Jan Babbat (وزیر محکمہ حیوانات و جنگلی حیات)۔ محترمہ اسپیکر صاحب! یہ اسد تین کا جو واقع ہوا ہے سردار مصطفیٰ خان کے صاحبزادے کا۔ واقعتاً یہ انہائی ایک افسوس ناک واقع ہیں سردار صاحب کو تو یہم سے زیادہ دُکھ یہ ہے۔ کہ اس کا جو انسال پیٹا تھا حقیقت ہے وہ حادثات ہوتے ہیں مگر یہ ایسا واقع ہے کہ اس میں اگر ہم دیکھیں تو ابھی وہ جو ہے ان غواہ ہوا ہے تو سردار صاحب جو ہیں ان کا خاندان ان کے گھروالے اسد کی والدہ یہ سب اس غذاب میں بیٹلا ہیں کہ بھائی ابھی آگے ہو گا کیا؟ یہ بھی نہیں ہے کہ بھائی یہ جو ان غواہ کا رہے یہ جو لوگ ہیں یہ تو ظالم ہیں ان کا نہ کوئی دین ہے نہ کوئی مذہب ہے۔ اگر وہ انسان ہوتے تو انسان کو ان غواہ کیسا کرتے؟ اصل میں یہ جو ہیں یہ انسان ہے نہیں یہ حیوان ہیں۔ ہمیں ان کو انسان نہیں کہنا چاہیں مثلاً میرا تو یہ نظر یہ ہیں کہ یہ جو ظالم ہیں دنیا میں۔ جو بھی ظالم ہے جو بھی کسی کے حق پر کسی کو ان غواہ کرتا ہے کسی کو مارتا ہے یہ تمام جو انسانیت سوز و اقعات ہیں اگر ہم اس کا Data collect کریں تو میرے خیال میں ہمارا ملک جو ہیں اس میں بہت آگے اگر نہیں ہے تو پیچھے بھی نہیں ہے۔ مثلاً یہ دنیا میں ہر جگہ جو ہے حالات ایسے آتے ہیں کہ بھائی کہاں پر Protest ہوتا ہے دوسرا مگر یہ جو ہمارے ملک میں 40-30 سال سے یہ عذاب ہیں یہ جو ہوا ہے مثلاً یہاں پر لوگ کہتے ہیں ابھی تو

ہم نے یہاں سچ بولنا ہوگا۔ اگر ہم اس جھوٹ پر قاعات کریں کہ بھائی نہیں، ہم نے سچ نہیں بولنا ہے تو یہ واقعات تو سارے ہمارے سامنے گزرے ہیں ہم نے سب چیزیں اپنے آنکھوں کے سامنے دیکھا ہیں کہ مثلاً جب افغانستان میں انقلاب ہوا، انقلاب وہاں کے لوگوں نے جمہوری طریقے سے اپنا سیکھیں کہ انقلاب کیا۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ پہلے دن سے افغانستان میں انہوں نے مداخلت شروع کیا یہاں پر آپ سب کو معلوم ہے کہ یہاں پر یہاں سے پہلے دن سے افغانستان میں انہوں نے مداخلت شروع کیا یہاں پر آپ سب کو معلوم ہے کہ یہاں پر یہاں سے چھڑائی ہوئی یہاں سے لوگوں کو لا یا یہاں سے کیمپیں بسانی گئی یہاں سے یہ جو پہلے تھا ابھی یہ تو ابھی آج ہم لوگ نہیں دیکھ رہے ہیں آپ سب کو معلوم ہے کہ یہاں پر box کر کتے تھے کہ جہاد فی سیل اللہ۔ یہ تو ہم نے نہیں رکھیں تھے یہ ہر جگہ ہر شہر میں ہر ہوٹ میں ہر جگہ پر یہ box میں لکھتے تھے کہ جہاد فی سیل اللہ۔ کہاں یہ مت کرو۔ دوسرے کے گھر پر پھر نہیں مارو، کل ہمارے پر یہ پھر بر سے گے۔ تو یہ واقعات ہوتے رہے ہوتے رہے 40 سال سے یہاں پر حالت یہ ہیں کہ ہم لوگ ابھی حیران ہے کہ کیا کریں کہ بھائی یہ جو زندگی ہم نے اپنی زندگی ترقی کرنی ہے۔ ہم نے یہاں روڈ بنانے ہیں ابھی اگر ہم جاتے تو لوگ بولتا ہے ہمیں امن دو۔ امن تو ایسا چیز نہیں۔ کیوں ہم امن دے دیں معنی امن کو ہونا چاہیں انسانیت ہونا چاہیں۔ یہاں پر انسانی حقوق کو اجاگر کرنا چاہیں مگر آج جو ملک میں ہو رہا ہے اور با شخصیت ہمارے صوبے میں ہو رہا ہے یہ انتہائی زیادتی ہیں۔ ابھی اگر ہم دیکھیں آپ سب کو معلوم ہے کہ یہاں پر لوگ اغوا ہوئے با قاعدہ طور پر وہ کہتے تھے گاڑی جس چھین سے گزرتی تھی کہ مہمان آ رہا ہے۔ یہ تو ایسے نہیں ہے کہ ڈکی چھپی با تیں ہیں میرے ساتھ ہوا ہے ذاتی طور پر میرے ساتھ میرے بھائی کی ساتھ ہوا ہے میرے لوار الائی کے پانچ لوگوں کے ساتھ ہوا ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ان کو کیسے رکھا گیا ان کو کیسے پہلے ٹیلی فون کیسے آیا پھر یہ کیسے گئے یہاں پر لوگ ابھی کہتے ہیں کہ بس یہ فلاں خارجی قوت ہیں بھائی یہ تو ہمارے اپنے عزیز تھے چور، ڈاکوں کا نہ کوئی قبیلہ ہیں اس کا نہ کوئی قوم ہیں اس کا نہ کوئی مذہب ہیں نہ اس کا کوئی بارڈر ہیں۔ وہ جو ہیں اپنا کام نکالتا ہیں تو اس اس طرح کتنے واقعات ہوئے ہیں مثلاً روزانہ۔ ابھی ہمارے یہ Democratic حکومت آئی ہیں آپ سب کو معلوم ہے کہ ہمارے جو ڈاکٹر عبدالمالک وزیر اعلیٰ تھے۔ اس وقت میں ہمارے تمام Highways بحال ہو گئے۔ تمام ہمارے روڈ مثلاً یہاں سے کراچی تک آپ جاتے تھے یہاں سے آپ جیکب آباد تک جاتے تھے یہاں سے آپ ڈی جی خان جاتے تھے یہاں سے آپ ڈیرہ اسماعیل خان جاتے تھے یہاں سے آپ چن جاتے تھے نہ کوئی رکاوٹ تھا نہ کچھ تھا مگر یہ سارے بات۔ ابھی پتہ نہیں کہ اس کو کیا نظر لگ گیا۔ ایجنسیاں، فورسز ہمارے آنکھیں ہیں ہمارے

دماغ ہیں ہمارے کان میں مگر اصل میں دیکھو یا ب یہ مسئلہ ایسا سادہ نہیں ہیں ابھی بھی آج سے ابھی ایکشن پڑتے نہیں دوسال بعد ہے بولتا ہے کہ ہم فلاں کو جیتوائیں گا ابھی سے کہہ رہے ہیں ابھی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی فلاں سیٹ فلاں کا ہیں فلاں فلاں کا۔ وہ دوسرا کہتا ہے کہ نہیں نہیں نہیں کہ یہ بابت کو میں نے منتخب کیا ہے۔ کمال ہے آپ نے مجھے منتخب کیا ادھر سے ایک صحافی بولتا ہے ٹیلی ویژن پر بیٹھ کر کہ بھائی یہ فلاں کو میں نے جیتوایا۔ ہم نے کس حالت میں ایکشن جیتا ہے؟ ہم یہاں کے منتخب نمائندے ہیں ہم نے یہ اسمبلی یہ قربانی۔ آج لوگ بولتے ہیں نہیں اُس کو نہیں بولو وہ پشتو میں مثال ہے (موراوزوئی تا والیں چیز تیباہ وائے)۔ سچ بولو ماں نے بیٹے کو کہا ہے کہ آپ نے جھوٹ نہیں بولنا ہیں۔ اُس نے بولا ٹھیک ہے دوسرا دن جوماں کا حالت دیکھا تو اس نے سچ بولا۔ تو اس نے کہا کہ ماں یہ بیٹے نے کہا کہ ماں یہ حالت ہے اُس نے ادھر مارا۔ آئی جی صاحب تو ہمارے اپنے ہیں وہ ہمیں نہیں مارتے ہیں وہ دوسرا تو مارتے ہیں نا؟ یہ ہے کمشنر صاحب ہے یہ خود بیٹھے ہیں میں رات کو سارا رات اس cousin تھا کہ بھائی تھا کہ چیخا زاد بھائی تھا وہ اغوا ہوا تھا میں نے خود۔ مجھے اس تکلیف میں تھا میں اس عذاب میں تھا کیونکہ میں نے دیکھا تھا کہ اس کا کتنا وہ اثر ہوتا ہے اغوا کا۔ سردار صاحب آپ سردار صاحب کے دل سے پوچھو۔ وہ ہم لوگ کا کڑی میں کہتے ہیں نا۔ ہم کسی کے فاتحہ پر جاتا ہے اس کا باپ مرا ہوتا ہے ہم لوگ جو جاتے ہیں وہ گھروالا کہتا ہے کہ بابت کا بھی باپ مرا ہے میرا باپ نہیں مرا ہے میں رسی آیا ہوں۔ ابھی جو سردار صاحب کی حالت ہیں یا سردار صاحب کی خاندان کی حالت ہیں یقیناً ہم اس کے برابر کے شریک ہیں مگر جو پوزیشن اس کی ہیں جو حالت اس کی ہیں جو حالت اسد کی ماں کی ہیں تو یہ جو ہیں ہم لوگوں کو سچ بولنا ہوگا۔ باقاعدہ طور پر آج میں اپوزیشن کو بھی اس مسئلے پر ہمارا ساتھ دینے پر انہوں نے خود بھی یہاں بردباری کا مظاہرہ کیا کہ بھائی ہم اس مسئلے پر سب ایک ہیں۔ یہ ہمارے لیے بہت آج ایک فائدے کا بات ہیں کہ ہم سب اکھٹے ہیں۔ مسئلہ یہ ہیں کہ اگر یہ جو ہمارے لوگ ہیں یا یہ نہیں ہیں کہ بھائی ابھی انہوں نے بس خیر خیریت۔ ہمارے اپنے فورس ہیں ہمارے اپنی لیویز ہیں۔ ابھی خداراء آج ہمارا صوبہ کا جو ہیں ذمہ دار آفرینیں آیا ہیں کیوں نہیں آیا؟ آپ کیوں نہیں بیٹھے؟ یہ مسئلہ آپ کا نہیں ہیں ادھر چھوٹی سی file بغیر اس کے نہیں ہوتی ہیں۔ ہر Speak پر file کیوں چیز آگے بڑھنے نہیں دیتا ہیں۔ آج جو اتنا بڑا مسئلہ ہیں یہاں سارے لوگ آج ابھی پتھے نہیں کہ اجلاس بارہ بجے تک چلتا ہے 11 بجے تک چلتا ہے مگر یہ احساس نہیں وہ بولتا ہے یہ وہ اسرائیل ہیں کہ نہیں ہیں اسرائیل جو بولتا ہے دوسرے لوگوں کو بولتا ہے چوڑے ہے، مکوڑے یہ جو ہیں دوسرے کو۔ یہ سہونیت جس کو کہتے ہیں سہونیت معنی اپنے آپ کو بادشاہ سمجھو۔ دوسروں کو اکیر ہمیں اکیر

نہیں سمجھو، اور جو بھی اس غلط فہمی میں ہیں۔ دیکھو ہم لوگ کارکن لوگ ہیں سارا زندگی۔ ایک دن کوئی نہیں ثابت کر سکتا ہے کہ بابت نے ایک دن نوکری کیا ہے۔ ایک سینڈ کے لیے کوئی ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ میں نے ملازمت کیا ہے میں نے دوسرا کام کیا ہے میں نے صرف اور صرف یہ سیاست کیا ہے اور سیاست Active سیاست کیا ہے آج اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ نہیں نہیں ہم اس طریقے سے اس حکومت کو۔ یہ صحیح حکومت ہے اگر ان کا یہ خیال ہیں کہ ہم اس حکومت۔ میدان تو ہمارے ساتھ ہیں کس کے ساتھ ہیں؟ آج ہم یہ کہتے ہیں ادھر جعفر خان صاحب نے کہا ایک الفاظ اپچھے ہیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں جعفر خان صاحب نے کہا فلاں ان ہیں، مطلب حالات سے ایک super ذہین ہمارے خلاف کام کر رہا ہے کیسے ایک دفعہ یہ حالات خراب ہو گئے؟ منٹوں میں گھنٹوں میں دنوں میں ہمارے حالات خراب ہوئے۔ وہی سرفراز ہیں ادھر اسی seat پر بیٹھا ہے آج سرفراز کا حکم لوگ کمزور ہیں کل سرفراز زور آور تھا۔ یہ کیسا سرفراز ہیں؟ کہ کل اس کا حکم لوگ مانتے تھے آج سرفراز کا حکم لوگ نہیں مانتے ہیں؟ اصل مسئلہ یہ ہے قصور سرفراز میں نہیں ہیں قصور ہم میں نہیں ہیں ہم لوگوں کو بولتا ہے نہیں آپ لوگ میرٹ نہیں کرتے ہیں آپ نے کو نامیرٹ کیا ہے؟ میں بولتا ہوں لیویز کا سپاہی ہم لوگ نہیں اگاسکتے ہیں لیویز۔ اچھا DC صاحب جو ہے وہ اچھا میرٹ کرتا ہے۔ ابھی ہمارا جو ہمارے حکومت کو باقاعدہ طور پر ہمارے حکومت کو جام کیا ہیں ابھی بجٹ بن رہا ہے پتہ نہیں کون بنا رہا ہے؟ سردار اسلام بزخو میرے خیال میں قلمدان ہیں اس کے پاس کہ ہے کہ نہیں ہے وہ بیچارہ بھی ایسا بولیتا ہے کہ بجٹ۔ آسان پر بنیں گا بجٹ؟ تم بناؤ ہم نہیں منظور کریں گے۔ جو بھی یہ بجٹ بنائیں گا بابت کا دستخط اُس بجٹ پر نہیں ہوگا۔ کمال ہے۔ ہم لوگوں کو ایسے سمجھا ہے ہم نے یہاں پر ہم نے ظالموں کے خلاف ہم نے جیلیں کاٹی ہیں ہم نے سیاست کی ہیں لوگ آج کہتے ہیں کہ نہیں نہیں آپ لوگ جو ہیں آرام سے بیٹھو ہم سمجھدار ہیں۔ اچھا یہ آپ لوگوں کے میلے پر کتنا خرچ ہوتا ہے؟ اور ہمارے میلے پر۔ ہمارا سپورٹ fund بند۔ ہمارا culture fund ختم۔ ہمارا کمیونٹی ختم۔ سب کچھ ختم نہیں ہم چور ہیں؟ نواز شریف جا کر کہ ڈیرہ اسما علی خان میں اعلان کرتا ہے کہ 50 کروڑ تم کس capacity میں کر رہے ہو؟ گورنر کیوں کر رہا ہے وزیر اعلیٰ کیوں کر رہا ہے؟ ہم سے لوگوں کی امیدیں نہیں ہیں؟ ہم سے لوگ نہیں مانگیں؟ بس ادھر سے فیصلہ کر کے دیتے ہیں۔ نہیں نہیں آپ لوگ جو ہیں آپ لوگ چور ہیں صرف ہم چور ہیں؟ ممبر ان چور ہیں؟ صرف یہ ہیں کہ یہاں کے ممبر چور ہیں؟ تو ہم یہ کہتے ہیں کہ آج جو سردار صاحب کے ساتھ واقع ہوا ہے یہ سب اسمبلی کے ممبر ان کے ساتھ ہوا ہے صرف سردار صاحب کے ساتھ نہیں ہوا ہے ہم سب نے اس بات پر Stand لیتا ہے کہ بھائی ہمارے حکومت ہے ہمارا وزیر دا خلم ہے ہمارا وزیر اعلیٰ صاحب ہے

ہم سب اپنے وزیر اعلیٰ پر اعتماد کرتے ہیں، ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی بولتے ہیں بھائی نہیں کرو ایسا سستی نہیں کرو خدا کی قسم ہے کہ اگر آپ کو بھی چھوڑ دیں عبدالمالک کونکال دیا آپ کو بھی نکالیں گے ایسے نہیں کرو۔ یہ چور ہیں یہ نہیں ہیں وزیر اعلیٰ صاحب آپ ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں ہم نے آپ کو منتخب کیا ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اب مسئلہ یہ ہیں یہ ایک واقع توجیہ ہیں اسی طرح بھی ہندو باغ میں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- مسلم باغ بابت اللہ۔
وزیر محمد حیوانات و جنگلی حیات:- ٹھیک ہے۔

میدم اسپیکر:- بابت صاحب Wind up کریں کیونکہ کافی ممبر ہیں ہمارے پاس Wind up کریں آپ۔

وزیر حیوانات و جنگلی حیات:- ہندو باغ میں 20 دن پہلے بھائی یہ پھر اپنا history ہیں کہ ہندو باغ کیوں ہیں مسلم باغ کیوں ہیں۔ اس پر پھر میں بولوں گا time گا زیادہ۔ اس کا اپنا نام ہے لائیپور کا اپنا ہے ہر ایک کام اپنا نام ہے۔ ہندو باغ میں 20 دن پہلے مولوی صاحب کا حلقة بھی ہیں ہمارے لوار الائی کے بارڈر کے ساتھ۔ بلا وجہ لوگ آدمی کو وہاں پر موڑ سائیکل پر جا رہا تھا اس کو پکڑا ہے اس کو fire کیا نہ اس سے پیسے لیے ہیں نہ موبائل لیا ہے نہ گھٹری لی ہے۔ دو دن پہلے پھر یہ ہمارے لوار الائی کا راستہ ہے جو ہندو باغ سے ہوتے ہوئے سپیرہ رانگ روڑ کو نکلتا ہے، یہاں پر پھر mines ہے کرومات کا علاقہ ہے، اس میں پھر ایک جوان لڑکا ہے وہ موڑ سائیکل پر جا رہا تھا اس کو وہاں پر fire کیا اس کو 6 گولیاں لگی ہیں نہ موبائل لے گئے نہ اس سے پیسے لے گئے ابھی یہ پھر پتہ نہیں کونسا ہے، وہ نہیں تھا ہتھوڑا گروپ؟ سب کو معلوم ہے ہتھوڑا جو مارتے تھرات کو ایک ہتھوڑا گروپ پھر پیدا ہو گیا ہے۔ تو ہم یہ کہتے ہیں اسپیکر صاحب! کہ آپ جو ہے اس چیزوں کا نوٹس لے کر اسمبلی والوں کو کہہ دیں کہ یہ جو لوگوں کی target killing ہو رہی ہے لوگوں کو مارا جا رہا ہے یہ غریب لوگ، ابھی ہم کیا کریں؟ ابھی ہم حکومت کے خلاف تو خامنہ تو لوگ بولیں گے، ہم جتنا چپا کیں گے ہم جتنا کہہ گے کہ نہیں ہم نہیں ہے قصور وار تو ہم قصور وار ہیں۔ جیسے جعفر خان صاحب نے کہا بالکل ہم قصور وار ہیں ہماری حکومت ہے ہم اپنے وزیر داخلہ کے ساتھ ہے وہ جو بھی کرتے ہیں ہم سب اُنکے ساتھ ہیں ان تمام جوانوں کا کار ہیں یہ ایسا ہوا میں نہیں آئے ہیں۔ ابھی پشین کی آبادی آپ نے دیکھی ہے؟ یہاں سے جاتے ہوئے ہمیں راستے میں دس دفعہ check کرتے ہیں ہم لوگوں کو تو check کرتے ہیں مگر یہ اغوا کار کیسے لوگوں کو لجاتے ہیں گاڑی کی ڈھنکی میں ڈال کرتو یہ ہے اصل میں اس چیزوں کو اسپیکر صاحب ہماری اسمبلی نے ہم سب نے اس پر سوچنا ہے بیٹھنا ہے

اور ایک متفقہ فیصلہ کرنا ہے نہ یہ از احتلاف کا کیلا مسئلہ ہے نہ حکومت کا ہے، ہم سب نے اس چیز پر باقاعدہ طور پر ہم لوگوں نے بیٹھنا ہے اور بولنا ہے کہ یہ اغوا کاری جو ہے، ابھی یہ جو کالے شیشے والے ہیں یہ تو ہم نے نہیں دئے انکو *licence*۔ لوگ گاڑیوں میں سوار ہیں گھوم رہے ہیں بھائی آپ کون کوکس capacity کا آدمی ہے؟ تمہارے پاس kalashnikov کدھر سے آیا؟ تم نے pistol کیوں ڈالا ہوا ہے؟ ادھر کسی سے ہاتھ ملائیں ادھر پستول ہے کیوں بھائی؟ قانون نہیں ہے؟ تو اس طرح سے جو بازار میں کالے شیشے ہیں انکا تمام شیش جو ہے یہ اغوا کار تو اسی گاڑیوں میں چوری کرتے ہیں یہ جو ہمارے علاقے میں چوری ہوتی ہے دوسرے علاقوں میں وہ سارے ایک قسم کے SURF گاڑیاں ہیں جو مخصوص قسم کے لوگ ہیں یہ لوگ جو گھومتے ہیں۔ ابھی دیکھوں کمشنر صاحب کا واقعہ ہوا پتہ نہیں وہ آدمی کدھر گئے نہ کوئی گرفتار ہوا ہے نہ کوئی جیل میں گیا ہے۔ ادھر اور جدھر بھی جو اغوا کار بالکل ڈنڈناتے ہوئے گھومتے ہیں۔

میڈم اسپیکر:- بابت صاحب windup کریں۔

وزیر حیوانات و حنگلی حیات:- بس یہ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ اور سب نے مجھ سنا بڑی مہربانی۔ اظہار حسن کھوسہ صاحب۔

اظہار حسین کھوسہ:- لَعْمَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔ بہت شکر یہ اسپیکر صاحبہ! آج کا اجلاس بلا یا گیا ہے سردار مصطفیٰ خان ترین میرے بھائی اُنکے لخت جگر کے لئے اُنکا اغوا کیا گیا کانج سے، بہت دکھ اور افسوس کی بات ہے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے ہمارے اس صوبہ بلوچستان کے لیے اور اس ملک پاکستان کے لیے کہ سردار صاحب جیسے شریف انسان شریف نفس اُنکا بیٹھا اغوا، ہو گیا ہے۔ تو ہم سب دوستوں نے اس سے بات کی ہے اپنی تجویز دی ہے تو اس پر ہم سب کوں کر بیٹھنا چاہیے۔ یہ سردار صاحب کا بیٹھا نہیں ہے یہ پاکستان کا بیٹھا اغوا ہوا ہے بلوچستان کا بیٹھا اغوا ہوا ہے ہم سب کوں کے اس پر کوشش کرنی چاہیے senior لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی اس طرح کا حل نکالنا چاہیے کہ آئندہ ایسی چیزیں نہ ہو، کسی کا بیٹھا اغوا نہ ہو کسی کا بھتیجا اغوا نہ ہو کسی کا باپ اغوا نہ ہو، تو forces بھی ہمارے ساتھ ہیں G اصحاب بیٹھے ہوئے ہیں مجیب صاحب بیٹھے ہوئے ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے اشغال صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سب کے سر فراز بگٹی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سب مل کے کوئی اس طرح کا لائچے عمل طرکنا چاہیے کہ جیسے آئندہ کوئی بھی کسی کا بچہ بھی اغوا نہ ہو۔ ہمیں یہ اس طرح کا ایک دن کیلئے نہیں سب کے لئے جس طرح بابت صاحب نے کہا کہ اُنکے والدہ پر کیا ہوگا اُنکے گھر والوں پر کیا ہوگا؟ کس حال میں ہوں گے وہ لوگ؟ کس تکلیف سے وہ گزر رہے ہو نگے وہ لوگ، اسی طرح ایک ڈاکٹر ارشاد کھوسہ بھی اغوا ہو گیا تھا

اللہ کی مہربانی سے وہ پاس آگیا۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ایسا نہ ہو اور اپنی forces کے ساتھ مل کے کوشش کرنی چاہیے کہ ایسے حالات نہ ہو، بڑی مشکلوں سے بڑی تکلیفوں سے تین سال پہلے یہ حالات صحیح ہوئے آج ہم پھر اسی طرف کو جاری ہے ہیں تو اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ جس میں صوبے کو نقصان اس ملک کو نقصان ہو ہمیں اس کا بھلا سوچنا چاہیے تو اس کے لئے بہت ساری تجویزیں دی گئیں میں تو اس طرح کہتا ہوں، عرض ہے کہ اس طرح کی ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں خود چیئرمین سردار صاحب ہو سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جو اس چیز کو دیکھ سکیں اور انکو پتہ ہو کہ میرے بیٹے کے لیے کیا ہو رہا ہے کس طرف کام صحیح ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔ اُس کو تسلی ہو وہ مطمئن ہوں، اگر وہ مطمئن نہ ہو تو پھر صحیح کام چل سکتا ہے آگے۔ تو اس کے لئے ہم سب کو ساتھ مل کر چلنا ہے ہم سب نے اس عوام کے لئے کوشش کرنی ہے اس صوبے کے لئے کوشش کرنی ہے اس ملک کے لئے کوشش کرنی ہے کہ اس طرح کے واقعات اگر آمن آمان نہیں ہو گا تو حالات خراب ہوں گے۔ چوری چکاری ہو گیا ڈیکھتیاں ہوں گے ان غواہ ہوں گے، لوگ اٹھائے جائیں گے تو پھر یہاں پر وہ سکون نہیں رہیے گا اس ملک میں اور اس صوبے میں تو ہمیں کوشش کرنی چاہیے اپنی طرف سے اور جس کو بھی اُس کمیٹی میں جس کو بھی تھوڑی سے پہلے زمانے میں اسی طرح ہوتا ہے وہ پتہ لگ جاتا تھا کہ وہاں پر کہ یہ ان غواہ کار کوں ہیں تو وہ ابھی بھی پتہ لگے گا اُس کا پتہ ہو گا آفیسرز کو سردار صاحب کو کہ ان غواہ کار کوں ہے۔ اُن کو اس موقع نے پکڑنا چاہیے اور میں تو اس فورم پر کہنا چاہتا ہوں کہ کہنے کی بات نہیں ہے ان لوگوں کو تو ختم کر دینا چاہیے بالکل یہ رہیے ہی نہ یہ جو بچوں کو ان غواہ کرتے ہیں جو انکی ماں بہنوں کو، والدین کو تکلیف دیتے ہیں جو اتنی پریشانی پیدا کرتے ہیں ہمارے لئے لیے اور ہمارے لوگوں کو شہید کرتے ہیں وہ رہنے ہی نہیں چاہیے وہ ہمارے اس قوم کے لئے وہ انسانیت کے قابل نہیں ہے بد نما داغ ہے۔ تو ہمیں اس پر زرا سوچنا چاہیے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں علم ہو کسی کو پتہ ہو اپنی طرف سے کوشش کرنی چاہیے ہمارے آفیسرز صاحب ہیں آرمی ہے ہماری، ہماری BC ہے ہماری police ہے ہماری levies ہے اُنکے ساتھ مل بیٹھ کے کوشش کرنی چاہیے کہ ان غواہ کنڈگان کپڑے جائیں اور انکو سزا دینی چاہیے اور ان کے ساتھ تختی برتنی چاہیے اور ایسے آفیسر ان کا ایک اور چیز ہے کہ ایسے افسران ہوئی چاہیے جو اپنے ڈسٹرکٹ کے لیے اچھا کام کرتے ہیں جس وحید شاہ اپنابولان میں تھے اسی طرح خضدار میں آیا تو حالات صحیح ہو گئے وہاں پر بہت اچھے آلات ہو گیا۔ اشغال صاحب ہمارے پاس تھے وہاں DPO جعفر آباد، حالات اچھے ہو گئے۔ اس طرح کے آفیسرز ہونے چاہیے، اچھے، اچھے، جس سے لوگوں کو ڈر ہو خوف ہو اگر انکو خوف نہیں ہو گا تو وہ کرتے رہیں گے سختیاں ہوئی چاہیے even ہمیں خود بھی چاہیے، MPA، Ministers میں خود جا کے خود کو خود

check کرونا چاہیے گا ٹریال کھڑی کرنے، ہمیں دیکھ کے دوسرے لوگ بھی ڈرجاء میں گے اس MPAAs کو check کیا جا رہا ہے اس Minister کو Check کیا جا رہا ہے ورنہ وہ نہیں ڈرے گا وہ دیکھیں گا کہ کچھ نہیں ہو رہا تو وہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ تو میں پھر دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں سردار غلام مصطفیٰ صاحب ترین کے ساتھ ہے ساری اسمبلی ہماری اُنکے ساتھ ہے ہم ساری قوم آپ کے ساتھ ہے اللہ کریں گا ان شاء اللہ یہ بلوجھستان کا بیٹا والپس اپنے گھر آئیں گا ان شاء اللہ کی مہربانی سے، بہت شکریہ۔ Thank you
میدم اسپیکر:- سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- شکریہ میدم اسپیکر! اس سے پہلے کہ جو آج requisition پر یہ اجلاس بلا یا گیا ہے اس پر میں کچھ اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ دو چیزیں میرے سامنے ہیں، لاکھوں روپے اس اجلاس پر میدم اسپیکر! آپنے خرچ کئے TA، DA کی مدد میں اور ہماری seriousness دیکھیں کہ اس وقت اگر اپوزیشن اٹھ کی چلی جائے آپ کا quorum ٹوٹا ہوا ہے treasury benches کی حالت یہ ہے مجھے یہ دیکھ کے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ ہم اتنے اہم issue پر بات کریں کبھی ہم IG کو رکٹر ہے ہیں نبھی Secretary کو رکٹر ہے ہیں تو کبھی کس کو رکٹر ہے ہیں اور ہمارا اپنا کردار کیا ہے کہ ہم ایک رات یا چند گھنٹے اس اہم issue پر قربان کرنے کو تیار نہیں ہے میدم اسپیکر! مجھے بے انتہا افسوس ہے آپ counting کریں اس وقت آپ ہم دونوں کو minus کر دیں تو آپکا quorum ٹوٹا ہوا ہے لیکن میں نشاندہی۔ چلو qourum پورا ہے آپ treasury benches پر پچاس آدمی ہے آپ کتنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھیں میں نے کسی کے تقریر میں کسی کے مداخلت نہیں کی please مجھے بولنے دیں۔ یہ آپ لوگ اس چیز کو appreciate کریں ہمیں منتخب کر کے بھیجا گیا ہے ان چیزوں کے لئے اور ہماری seriousness یہ ہے۔ دوسرے issue ہے میدم اسپیکر! کہ آج سے چھ مہینے ہو گئے ہیں
میدم اسپیکر:- اصل میں ہر کوئی اپنی تقریر کر کے چلا گیا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- ہر ایک نے تقریر کی، کسی کا ورزش کا time ہے کسی کا اس کا ٹائم ہے کسی کا اس کا ٹائم ہے، دوسرا چھ مہینے ہو گئے ہیں میدم اسپیکر! آپ ابھی اسپیکر بنی ہے آپ کے علم میں بھی لایا گیا اس سے پہلے جان محمد جمالی تھا اس ایوان کی قرارداد اس ایوان کے 65 ایوان کی بات اس کو کیا honor کیا گیا ہے؟ آج ہم law and Order issue پر بات کر رہے ہیں آپ میدم اسپیکر! ہم نے یہاں پر Honorable Home Minister نے یقین دہانی کروائی کہ with in one month ہم اس

پر progress دیں گے آج تک ہمارے local police آفسروں کا آج تک کیا ہوا؟ بھی میدم اسپیکر! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔ باقی چیزوں پر میں آتا ہوں اس ایوان کی position یہ ہے کہ یہاں پر میں نے اچھی تقریر کی تو CD کا لیتے ہیں کہ کس کی تقریر اچھی تھی کون اچھا اسپیکر ہے جیسے student life میں ہم کرتے تھے، یہ تو student life forum سے بھی گیا گزرا ہے جو ہم اسی 25 سال service کے آج تک ہمارے local Police Officers کا committed ہے ہیں 26 سال سروں دے گئے ہیں وہ آگے کیا کریں گے اُنکا کیا مستقبل ہے، آج ہم blame تو کر رہے ہیں کہ جی فلاناں ہے اُس کی lack of administration فلاناں ہے، آپ نے کیا کیا ہے؟ سمبل جیسے لوگوں نے اپنی جان کے نزدیک پیش کئے، تھوڑی دیر پہلے جناب اُس دودھ دھولے ایک IG کی بات ہو رہی تھی۔ آج کا IG ہم مان لیتے ہیں کہ بیکار ہے نالائق ہے with due apologies وہ IG اس کے اچھا تھا کہ اُس نے عزت داروں کی گیڑیاں اچھائی؟ اُس کو آج اس لئے آپ quote کر رہے ہیں؟ میں اُس کی مثال کھڑا ہوں میری floor of the years age 57 ہے میں House میں challenge کرتا ہوں کہ دُنیا کی کسی agencies کو کہ مجھ پر آج تک family پر یہ میرا ہمسایہ بیٹھا ہوا ہے، یہ چیز اگر کسی نے ثابت کی کہ میں نے کبھی انواع کے بارے میں سوچھا بھی ہے نا میرا وعدہ ہے کہ میں اس جناح روڈ پر پانی کے لئے تیار ہوں گا۔ آج ڈھائی سال سے میں 365 لاگا ہوا ہے cases ہوں گا جو 78A کیا 365 لاگا ہوا ہے a 14, 14 کروڑ روپے، اس کی recording پڑی ہوئی Chief Minister House کی 14, 14 کروڑ روپے میں کے ذریعے جب میں تینی اٹھا رہا تھا 14 کروڑ کے مشتاق سکھیرا لے گیا ہے وہ اس نام سے کہ میں bulletproof bulletproof ہوئے ہم victimize ہوئے ہم عزت دار گئے ہیں؟ آج اُس کی تعریف ہو رہی ہے میدم اسپیکر! ہم FANTA میں ایک fridge کی bottle پڑی ہوئی وہ بھی اٹھا کے لے گئے۔ میدم اسپیکر! witness ہیں کہ اقتصادی رابطہ کمیٹی کی مینگ میں یہی چیف سکرٹری احسن اقبال جو اس وقت top power کا آپ ترین بنہ ہے اُس کے ساتھ اُس کی مُنہ ماری ہوئی اسی بلوجستان کے حقوق کے

لیے، کیا چیف سیکرٹری کو ہم نے Open Hand دیا ہے؟ کہ اس IA کو ہم نے DC بیٹھے ہوئے ہیں، کس کس کے SP بیٹھے ہوئے۔ میڈم اسپیکر! ایسے نظام نہیں چلتا ہے خالی تقریب سے نہیں چلتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ پہلے بہت بڑے لوگ تھے جو پچھلی گورنمنٹوں میں تھے آپ بھی اُسی دس سال، اب 13 سال ہو رہے ہیں اسی ایوان میں، وہ دس سال آپ minus کر رہے ہیں کہ جی وہ بُرے تھے تین سال اپنے ہو گئے۔ کب اغوا نہیں ہوئے؟ Series میں ڈاکٹر اغوا ہو رہے ہیں میڈم اسپیکر! بابت نے ابھی کہا کہ اُس بھائی ڈاکٹر گیا، پشتو نخواہ کا منافر تین گیا ransom آدا کر کے واپس آئے، اب latest candidate ہم آتے ہیں، اسی کوئٹہ سے ڈاکٹر ارشاد کھوسہ میرے پاس آیا ہے میرا ہمسایہ ہے، مجھے مبارکباد دی اُس نے کہ جی میرا حج میں نام نکلا ہے تو میں جا رہا ہوں، ہم سے رخصت ہو کے وہ جا رہے ہیں 11 بجے، صدر تھانے کے سامنے سے اُس کو اٹھا کے لے گئے۔ پائدان میں پڑا رہا یہاں سے چمن تک travel کیا کسی نے اُس کو نہیں روکا، ایک جگہ پر وہ کہتا ہے کہ وہ پہ پر رکھے اور پشتو میں بتیں کرتے رہے، پڑول ڈیزیل گاڑی میں ڈلوائے اُس کے بعد، زمداداری سے میں کہہ رہا ہوں 1 کروڑ 25 لاکھ روپے انہوں نے چمن کے ہوٹل پر بیٹھ کے ایف سی کے قلعے کے backside پر سر عام انہوں نے payment کی اور دس منٹ کے بعد انہوں نے لاء کے ڈاکٹر صاحب کو ان کے حوالے کیا، ڈاکٹر صاحب کے آپ Photo منگوئیں، یہاں یہاں ہر جگہ اُس کو سکریٹ سے داغا گیا ہے، رفیق کا کڑ اٹھایا، یہ پولیس بیٹھی ہیں، یہ ہوم منستر بیٹھا ہوا ہے، Videos اُنکے پاس ہیں، ابھی تک ان کے دو انگلیوں کے ویڈیو Honorable مفسٹر صاحب آیا ہے کہ نہیں آئیں ہے؟، ان کی دو انگلی کاٹی ہیں ان سے ransom مانگ رہے ہیں، اُس کے بعد series کے ملازمین اُنھیں ان کا انجام آپ کے سامنے ہیں، عبدالنافع چمن کا ہے اُس کو اٹھایا گیا ہے میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں آئی جی کو، میں ایف سی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں کمشنر کوئٹہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے جن کا ذکر ابھی ڈاکٹر صاحب نے بھی کیا ہے، شین نور زئی کا بھائی ہے رمضان نور زئی ہے اُس کا گھر کو بھی جلا یا گیا ہے، اُس کی گاڑیاں جلائی گئی، سو شل میڈیا پر اُس کا فوٹو ہے۔ وہ واپس ہوا۔ اُس کے بعد لائی نیازی لوکل نہیں ہے وہاں کا چمن کا نیازی ہے۔ مطیع اللہ، لا ائی ولد عبدالغفار نیازی ہے قوم کا یہ۔ جو بھی ہے مطیع اللہ ولد حاجی محمد نعیم ان کو سر عام اٹھایا اسی چمن سے اٹھایا، ایک ہی گاڑی ہے ایک ہی OD 2. استعمال ہو رہی ہیں، کوئٹہ میں کل میڈم اسپیکر! محمد بشیر گھر سے اٹھایا ہے اُس کو 21 لاکھ روپے اُس کو وہ کراچی style پر۔ میڈم اسپیکر! یہاں کی حکومت ہے کیسا law and Order

ہے۔ ہم یہاں پر کھڑے ہو کے blame کر رہے ہیں agencies کو، میں نے تو آج تک نہ کو رکمانڈر کی شکل دیکھی ہے نہ آئی جی ایف سی کی، وہ اخبارات اور ٹی وی میں ان کی شکلیں دیکھتا ہوں، میں یہ دعوے سے اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان سے زیادہ honest اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس سے پہلے کو رکمانڈر بھی تھے اس سے پہلے والے آئی جی ایف سے کا انعام آپ نے دیکھا ہے، ایک نہیں دو، دو، تین تین۔ آج ہم پھر ان کو blame کر رہے ہیں ہم اپنے گریبان میں نہیں دیکھ رہے ہیں، میڈم اسپیکر! lack of Government ہے یہ صوبائی حکومت ہے، ایک democratic setup ہے، جعفر خان نے تسلیم کیا ہے کہ ہم ناکام ہو چکے ہیں، ان کو تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ health facilities، law and Order، جو بھی سلسلہ ہے تمام میں ان تین سالوں میں ناکام ہوئے ہیں میڈم اسپیکر! میڈم اسپیکر! دنیا میں آپ کہیں پر بھی جائے، آپ سونے کے کمرے اُن کو بناؤ کے دیں۔ آپ ہیرے جوارات لگا کے اُن کو بس پہنائیں وہ ایک چیز مانتے ہیں جس کا نام ہے آمن۔ جب ایک منتخب حکومت، ایک عوامی نمائندہ آمن نہیں دے سکتا اُس کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں بتا۔ میں floor of the House چیلنج پر کہتا ہوں، ہوم منٹر میرا ہمسایہ ہے، سماجی بارڈر ہے، میرے ڈسٹرکٹ سے آئی جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سن لیں، پولیس ہشادیں، لیویز ہشادیں، ایف سی ہشادیں ایک واردات ہو گئی میں responsible ہوں اُس کا۔ میں اتنا طاقتور نہیں ہوں میڈم اسپیکر!۔ جب تک لوکل onboard نہیں ہوگا آپ ہر آدمی کے ساتھ 22 کروڑ لوگوں کے ساتھ 22 law and floor of the House enforcing agencies کے بندے نہیں کھڑے کر سکتے۔ ہم یہ عہد کریں یہاں پر آکے، اس کے نتیجے میں منتخب نمائندے ہیں، پشین کے منتخب نمائندے ہیں، لورالائی کے منتخب نمائندے ہیں، ڈیرہ گلگت کے منتخب نمائندے ہیں جو بھی ہیں جہاں پر بھی ہیں ہر آدمی ایک جگہ سے منتخب ہو کر آیا ہے، ووٹ لیکر آیا ہے، عوام نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ وہ نہ چاہیے تو وہاں پر واردات ہو نہیں سکتی، چاہیے آفغانستان سے آجائیں، چاہیے ترکی سے آجائیں چاہیے امریکہ سے آجائے، جب تک کہ لوکل آدمی involve نہیں ہوگا۔ اُس علاقے کا آدمی ہمشر involve نہیں ہوگا وہاں پر واردات ہو نہیں سکتی۔ میرے گھر میں کھی چوری ہو نہیں سکتی جب تک کہ میرے گھر کا آدمی بھیدی نہیں ہوگا۔ میڈم اسپیکر مجھے میرے گھر کا پتہ ہے کہ کون میرے گھر کا بھیدی بتا ہے، میرے گھر میں کون چوری کرتا ہے مجھے علم ہے، میں کیوں اُس کی سرکوبی خو نہیں کرتا، میں دوسرا الجیسیز کو مردا لازام ٹھہرا تا ہوں؟۔ میں کبھی IG کو مردا لازام ٹھہرا تا ہوں، میں کبھی چیف سیکرٹری کو مردا لازام ٹھہرا تا ہوں کبھی FC ISI کو

کوارکھی MI کو مئیں نے کبھی اپنے گریبان میں جانکا ہے کہ میری کیا خامیاں ہیں؟، کیا مجھے اس لئے منتخب کر کے بھیجا ہے کہ میں bulletproof گاڑی میں بیٹھ کے پھر escort آگے ہو، سائز نج رہے ہوا ورنی جل رہی ہو، ہر گز نہیں میدم اسپیکر! مجھے بھیجا گیا لوگوں کو تحفظ دینے کیلئے، مجھے بھیجا گیا ہے لوگوں کو تحفظ دینے کیلئے مجھے بھیجا گیا ہے آمن قائم کرنے کیلئے، میں نے کیا آمن قائم کیا ہے۔ پہلے تو کہتے تھے کہ بلوج areas میں یہ ہو رہے ہیں اب تو total پشتون areas میں ہو رہا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے؟ وہاں کے منتخب نمائندے کیوں سوئے ہوئے ہیں؟ گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم تو اپوزیشن میں ہیں یہ جو مسئلہ cabinet ہے یہ House کا مسئلہ ہے میدم اسپیکر!- Cabinet کس لئے بنائی ہوئی ہیں؟، کس لئے اکٹھی ہوئی ہیں، اس سے بوآ رہی ہیں بقول ان کے کہ ڈاکٹر مالک کا دور اچھا تھا ابھی شناۓ اللہ آیا ہے اُس کے ساتھ نام لگا ہے نواب، سردار کا اس سے پھر وہ بوآ رہی ہیں کہ پھر وہ حالات ہو گئے تو اس کا مطلب ہے کہ اس سے بوآ رہی ہیں کہ نواب شناۓ اللہ کی گورنمنٹ کو ناکام کیا جا رہا ہے۔ میدم اسپیکر! یہ چیزیں سوچنے والی ہیں۔ آفغان Sim سر عام استعمال ہو رہی ہیں میدم اسپیکر۔ یہ settled area میں یہ چیزیں ہو رہی ہیں، کیوں اس کا قلع قلع نہیں کیا جاتا میدم اسپیکر!؟ مجھے تو اس سے کوئی اور دوسری بوآ رہی ہیں۔ آج یہ سردار مصطفیٰ کا بیٹا نہیں ہے۔ میرے بیٹے اور اُس کے بیٹے ایک plate میں کھانے والے ہیں میرا بیٹجے کی جگہ پر ہے، مجھے دل سے آفسوس ہے۔ اور میدم اسپیکر! یہ اُس سے پوچھیں جس پر گزرتے ہیں، مرگیا گھر کا آدمی چھوڑن اُس کی فاتح کی، بھول جاتا ہے۔ جو آغواہ ہو چکا ہے، لاپتہ ہے اُس کی ماں، اُس کی بھائی اُس کے والدین صح بھی مرتے ہیں اور رات کو بھی مرتے ہیں شام کو بھی مرتے ہیں۔ یہ ہر گھنٹے کی موت ہے، یہ ہر سینڈ کی موت ہے ہر دن کی موت ہے ہر ہفتے کی موت ہے۔ اس وقت سب سے منافع بخش کاروبار لوگوں نے آغواہ برائے تاداں کو بنا لیا۔ میدم اسپیکر چار آدمی توہرا ایک کے پاس ہے آج ان پر ہاتھ نہیں ڈالتا تو کل میرا بھی دل کر گیا کہ میں بھی گھر بیٹھے۔ میں بھی اسمبلی میں آتا ہوں اپنی تنوہ نکال دیتا ہوں اُسی پر گزار کرتا ہوں تو کل ایک یادو کروڑ آرام سے اگر ملتے ہیں تو ایک آدمی کو اٹھاؤ تو پیچھے لے جاؤ پھر تو خیر خیریت ہے، میدم اسپیکر! ان کو ہم ان کے ساتھ ہیں اپوزیشن ساتھ ہیں یہاں پر اپوزیشن کی بات ہی نہیں ہے یہ سائبھا مسئلہ ہے۔ اب یہ تو وہ کہہ رہے ہیں ہمارا ایک رشتہ دار تھا میدم اسپیکر! وہ اڈیرہ غازی خان اپنے بھائی کے ساتھ گیا۔ اُس کو چوبارہ پر چھوڑا کہ تم بیٹھو۔ میں بازار سے ہو کے آتا ہوں تو وہ قھوڑی دیر کے بعد وہ نیچے اترتا تو واپسی میں اُس کو راستہ بھول گیا، ایک ریڑی والا کھڑا ہے اُس کو گالی بھی دی اور کہا کہ آؤ میں کس چوبارہ سے اُترا تھا۔ اُس نے کہا کہ بھائی صاحب

محھے کیا پتہ ہے کہ تم کس چوبارے سے اترے تھے، یہاں پر تو وہی پوزیشن بن رہی ہیں کہ خود ہی اُسی سے اترتے ہیں پھر راستہ بھول رہے ہیں۔ blame کرتے ہیں کہ پیچھے کیا ہوا پیچھے corruption تھی، وہ کرپشن کے بھی خدا نے فوکھول دیئے کہ ٹینکیوں اور bathroom کے commodes سے پیسے نکل رہے ہیں اس دودھ دولی اور فرشتے جس کے دامن پر سجدے کرتے ہیں اُس حکومت کے لوگوں سے۔ میڈم اسپیکر! اخبار آپ اُٹھائیں یہ دیکھیں جہن اور نواحی علاقوں سے مزید دو افراد کو آغواء کر لیا گیا، آغواء کاروں نے واردات کیلئے ایک ہی گاڑی استعمال کی اور مقدمہ درج لیویز نے ناکہ بندی کر دی۔ پھر ادھرا یک شخص آغواء میکانگی روڈ سے دن دھاڑے آغواء۔ کل ارباب صاحب کو اُٹھا کے لے گئے، مطلب کب یہ وقفہ آیا ہاں تھوڑا سا کم ہو جاتا ہے پھر بڑھ جاتا ہے۔ تین سال ہوئے اب بچتا ہے ایک سال، ایک سال میں یہ law and Order ہی ٹھیک کر دینے گے اور health facilities بھی دے دینے گے۔ بھی برابر ہو جائیگی اور ایک سال کے بعد پھر اپنے election کی تیاری۔ جو تین سال میں آپ deliver نہیں کر سکیں تو اگلے ایک سال میں آپ کیا کریں گے؟ ایک وحید شاہ وحید شاہ۔ وحید شاہ کدھر سے آسمان سے اترتا ہے؟ میں وحید شاہ ہوں یہ وحید شاہ ہے، یہ وحید شاہ ہے اگر ہم onboard ہمیں احساس ہو، آج سردار کا بیٹا آغواء ہوا ہے اُس پر requisitioned اجلاس بلا یا گیا ہے، کھوسہ لاوارث ہے، رفیق کا کڑ لاوارث ہے، 12 سال کا بچہ لاوارث ہے اُس پر کسی نے ریکوویشن دی ہے۔ میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ میں criticize کر رہا ہوں کہ جی سردار۔ ہم اُس کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں میڈم اسپیکر! ہمارا دل بھی خون کے آنسو رورہا ہے اس کے پیچے کے جانے سے لیکن کیوں وہ ایک Minister ہے اُس کا بیٹا ہے اُس پر ریکوویشن آگئی، وہ کھوسہ جو صحیح سے لیکر شام تک مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ نہیں زندگی اُن کو دیتا ہے اُس پر کوئی ریکوویشن نہیں ہے وہ رتو لاوارث تھا، نالی کا کھیرا تھا اُٹھایا گیا، مار دیا گیا جو اُس کے ساتھ ہوا وہ ہو گیا، یہ VIP culture نہیں تو اور کیا ہے میڈم اسپیکر؟ آپ کے دل میں وہ دکھ ہونا چاہے اگر آپ قوم پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں یا آپ اس بلوچستان کے son of soul کے بیٹے کے بارے میں ہیں میرے دل میں ہے ان کے دل میں ہیں وہ ڈاکٹر ارشاد کیلئے بھی ہونا چاہیے، نافع کے لئے بھی ہونا چاہیے وہ ڈاکٹر بشیر کیلئے بھی ہونا چاہیے وہ مطیع اللہ کیلئے بھی ہونا چاہیے وہ لائی کیلئے بھی ہونا چاہیے اور وہ BDA کا جوڑا نیور ہے اُس کے لئے بھی ہونا چاہیے، آج ہم یہاں پر جمع ہوئے ہیں اور تقریر یں کر رہے ہیں، گزارش ہے میڈم اسپیکر! اس پر serious بیٹھے، ہم نہیں کہتے ہیں کہ ہم ان کی اپوزیشن کریں گے ان معاملات میں یا آئیں بسم اللہ یہ law and order step پر جانا چاہتے ہیں، ہم

ان کے ساتھ ہیں، یہ ایجکیشن میں جس step پر جانا چاہتے ہیں یہ ایک قدم بڑھائیں، ہم وقدم ان سے آگے ہوں گے۔ یہ health facilities میں ایک قدم بڑھائیں، ہم وقدم ان کے ساتھ ہوں گے۔ لیکن اس طریقے سے نہیں کل اکبرداری ہوم سیکرٹری تھا جناب اُس کی bulletproof گاڑی میں تین تین record گئے ہوئے ہیں اُس وقت اُس کا بہت خطرہ تھا آج وہ سیکرٹری فائلز ہے ایک وہی جو مشتاق ریسائی جس گاڑی میں پھر رہا تھا اُس میں، آج اُس کو کوئی خطرہ نہیں ہے یہ سارا دیکھاوا اور یہ سارا ایک ڈرامہ ہے۔ وہ bulletproof میں پھر سکتا ہے، وہ غریب جس کے پاس سائکل نہیں ہے وہ کہاں جائیگا؟ آج اکبرداری کو کوئی خطرہ نہیں ہے، سرعام وہ بغیر کا لے شیشوں والی سفید ایک وہ گارڈ جو سارے سیکرٹریوں کو ملا ہوا ہے اُس میں پھرتا ہے۔ کل وہ جناب وہ نکلتا تھا جیسے شہنشاہ نکلے، یہ Chief treasury benches والے Secretary کا رونارور ہے ہیں ہم نے تو نہیں۔ انکے پاس تو اختیارات ہیں مرکز میں جا کے اگر وہ اتنا اہل ہے IG اہل ہے انکو ہٹا دیں۔ میڈم اسپیکر! telephone کی CDR ہر، میری suggestion ہے ہر میئن ٹیلفون کی IG، CDR کی Chief Secretary کی باضابطہ نکالی جائے اور اس ایوان کی table پر رکھی جائے کی کس کیلئے جتنے Phone جاتے ہیں، پھر ہم انکو blame کرتے ہیں کی IG نے یہ کیا چیف سیکرٹری نے یہ کیا۔ ٹھیک ہے نا؟

میڈم اسپیکر:- Please بیٹھ کے بات نہ کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- ہم نے ہمت نہیں کرنی treasury benches پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں ہم Opposition والے ہیں آپ کو suggestion دے رہے ہیں جناب عالی۔

میڈم اسپیکر:- Please گفتگونہ کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- آپ بسم اللہ کریں۔ آپ آگے بڑھے ہم کہتے ہیں کہ CDR نکالی جائیں۔ آغا صاحب میں کسی کو blame نہیں کر رہا ہوں میں ایک suggestion دے رہا ہوں میں ایک suggestion دے رہا ہوں جو میرے ذہن میں آتی ہے، اُس میں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ میڈم اسپیکر! میں نے فون کیا تھا بھی میرا record آجائیگا حضرت نے کیا تھا بھی آجائے گا اُس طرف سے بھی کسی نے فون کیا تھا یا DC کے بارے میں یا SP کے بارے میں یا SHO کے بارے میں یا ASI کے بارے میں تو سارا record آجائیگا۔

میڈم اسپیکر:- کھیتران صاحب windup کریں please آپ کے Minutes 20 سے

زیادہ ہو گئے ہیں۔

میڈم اسپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہمارے باقی ساتھی بھی نہیں ہے تو سردار عبدالرحمن کھیڑان:-
اُن کا تھوڑا time

میڈم اسپیکر:- نہیں لیکن ابھی please windup کریں ابھی ہمارے دوسرا دو تین لوگ ہیں۔
سردار عبدالرحمن کھیڑان:- میڈم اسپیکر! میرا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ ان کو critisize کرو یہ بھی منتخب ہو گئے ہیں part of this House یہ بھی اسی حالت کا حصہ ہے ہم بھی اسی کا حصہ ہیں آج ہم ادھر ہے کل ادھر ہونگے وہ ادھر ہیں کل وہ ادھر ہو گا یہ musical chair کا کھیل ہے democratic setup کو ہوتا ہے musical chair جو کبھی وہ ادھر بیٹھا ہے، اس سے ہم کو یک زبان ہو کے جو معاشرے کی برائیاں ہیں اُس میں لکڑیوں کی گھٹلی کی طرح ایک ہواں کا قلع قلع کرنا چاہیے میڈم اسپیکر! ہر ایک نے دو ایسٹ کی علیحدہ مسجد بنانے کی کوشش کی تو یہی انجام ہو گا اُس میں نہ ہی منتخب نمائندے بچیں گے نہ ڈاکٹر صاحب ان بچیں گے۔ اب آپ دیکھیں آپ کے OPDs آپ کے Hospital کو تھالے لگھوئے ہیں وارڈوں کو تھالے لگے ہوئے ہیں میڈم اسپیکر! ڈاکٹر آپ کے Young strike پر ہیں۔ اب غریب کہا جائے؟ آج میرا ایک ڈھیرہ بیار تھا میں نے اس کو بھیجا ہے ہسپتال سے وہ واپس آگیا تھا کہا کچھ بھی نہیں ہے نہ اُس کا ٹیکسٹ ہے نہ X-Ray ہے نہ کچھ ہے۔ اب ہر آدمی ہزار روپے کہاں سے private لائے گا؟ یہ ناکام policy ہے آپ اُنکے جو مسائل ہیں حل اگر ذیادتی کر رہا ہے اُن پر سختی کریں۔ نہیں جی مجھے جھنڈا ملا ہوا ہے مجھے گاڑی ملی ہوئی ہے مجھے bulletproof vest ملی ہوئی ہے میں محفوظ ہوں کون محفوظ ہے؟ سردار رضا پر حملہ ہوا، رحمت پر ہوا، سرفراز پر ہوا جو Home Minister ہے جو cabinet کا hot desk ہے جگہ ہے، سب چیزیں یہاں سے نکل رہی ہے۔ میں اور مولانا حضرت پر حملہ ہوا لیکن میں میرے اوپر حملہ ہوئے ابھی تو ڈھائی سال سے میں جیل میں بیٹھا ہوا یہ تو شکر ہے اگر میں باہر ہوتا تو پہنچ نہیں شاید کوئی حملہ مجھ پر بھی ہو جاتے نئے نئے تو کون محفوظ ہے میڈم اسپیکر؟ میری گزارش یہ ہے کہ ہم یہ نہ کہیں کہ اچھا، اچھا اپنی غلطیاں تسلیم کریں۔ آج تک ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کسی ایک چیز اسی نے resign کیا ہے یہاں پر؟ اس صوبے کی کوئی روایت ہے؟ کہ میں ذمہ داری قبول کرتا ہوں کہ یہ میری lack of Administration ہے میری نا اہلی ہے میری کوتا ہی ہے لہذا میں step down ہوتا ہوں کوئی بالکل کوئی تیار نہیں ہے اگر ہم احتجاج کر رہے تھے corruption، corruption desk پر آپ لوگ step down ہو جا رہے تھے کہ جی

جاو، اس پر ہم جتنا بھی احتجاج کیا اُن کے کان پر جوں تک نہیں رینگی - law and order law پر کوئی ایک آدمی کوئی کچھ ایک مثال بنادیں step down ہو جائے کہ ہم بھی ہماری آنے والے اولاد بھی کہیں کہ جی فلاناں دور میں فلاناں ملٹر صاحب نے آپنی ناکامی تسلیم کرتے ہوئے resign کیا، نہیں، ہم نے چٹے رہنا ہے ڈھائی سال ڈاکٹر مالک کے گزارے ڈھائی سال شاء اللہ کے گزاریں گے اُس کے بعد اللہ خیر کرے الیش میں جائیں گے ہمارا احتساب جو ہوگا، ہوگا۔ میڈم اسپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ مل بیٹھ کے ہم سردار کے غم میں برابر کے شریک ہیں اُس سے زیادہ ہمیں دکھ ہیں۔ لائچ عمل تیار کریں law and order law ہر آدمی تحفظ مانگتا ہے میڈم اسپیکر! باقی آپ اُس کو بھوکار کھیں، گھر کا فرد ہوتا ہے یو ہوتی ہے وہ تحفظ مانگتی ہے آپ کو منتخب کر کے بھیجا گیا آپ تحفظ فراہم کریں۔ یہ چند لوگ انکو eliminate کرنا کیا مسئلہ ہے؟ ہر منتخب نمائندہ اپنے حقے میں کمر بستہ ہو جائے کمر باندھ لے ہمیں اس IG کی ضرورت نہیں ہے ہمیں اس Chief Secretary کی ضرورت نہیں ہے ہمیں FC کی ضرورت نہیں ہے ہمیں کرنلوں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں ISI کی ضرورت نہیں ہے ہمیں MI کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم کہیں کہ جی ہم نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں تو وہ ایک کرnel لاہور کا آتا ہے اُس کو کیا پتا ہے کہ بارکھاں میں کیا position ہے IG اپنڈی سے آتا ہے اس کو کیا پتا ہے کہ جی چمن میں کیا حالات ہے؟ local آفروں کے ساتھ اپنے وہ حشر کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے مرمر کے آخری سال گزار رہے ہیں، اُن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے یہیں کی طرح پھرتے ہیں۔ قاضی کو سرعام روڈ پر مار دیا retired ہوا، وہ کوئی موت مرا ہے؟ شہادت توجب وہ قیامت کا دن آئے گا قبر میں جو ہو گا وہ تو پتہ نہیں، آپ نے ground on کیا کیا ہے اُس کے لئے؟ سمبل جیسے لوگ شہید ہو گئے، وزیر خان کے گھر پر حملہ ہوا، ہوا کیا؟ خالی ہم بیٹھے تقریریں کی all Thats، گیلوں نے کہا کہ ہمارا ایک member آغا صاحب اغوا ہوئے اس نے قبائلی طور پر زور دیا اُن کی گردن پرلات کھی کیسے اس نے اُن کو Nail down کیا۔ لکل کو Board لیں میڈم اسپیکر! یہ ایوان تیار کرے، حلف اٹھائے کہ ہم نے ان چیزوں کا قلع قلع کرنا ہے میں guarantee پر کہتا ہوں کسی کی force کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی اتنا سا ہے کوئی نواز شریف نے کہا کہ چھ گلیاں ہیں، کوئی گلیاں ہیں اب کوئی کے چھ گلیاں نہیں سنبھال سکتے۔ اربوں کا بجٹ آپ خرچ کرتے ہیں آپ کہہ رہے ہیں FC کو بھی دے رہے ہیں پولیس کو بھی دے رہے ہیں DC کو بھی دے رہے ہیں فلاناں کو بھی دے رہے ہیں اب چھ گلیاں کوئی کی Control نہیں کر سکتے تو رقبے کے لحاظ سے تو دو تھائی ہے آپ کیا control کریں گے میڈم اسپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں کوئی یہاں پر کسی کو relate کرنے یا کسی کو

کرنے کے لئے نہیں ہوں۔ میں گزارش کرتا ہوں میڈم اسپیکر! کہ مہربانی کر کے یہ ایک سال سوا
سال بچتا ہے اس میں باقی چھوڑ دیں۔ آپ تحفظ دیں لوگوں کو آپ کے گھر پر آ کے دوٹ دیں گے۔ عدم تحفظ کا
شکار ہوئیں گے یہ 65 کا 65 ایوان میں کوئی دوبارہ اس جگہ نظر نہیں آئے گا۔ کیوں آئے گا؟ جب آپ کسی کو تحفظ
نہیں دے سکتے۔ آپ نے سکول کا ایک کرہ بنادیا اور ایک روڈ کو پبلے دو گھنٹے لگاتا تھا چلو پندرہ منٹ میں اپنے
پختہ کر دیا وہ نہیں مانتے لوگ، تحفظ مانگتے ہیں ہیں اُنکی عزت محفوظ رہے۔ Thank you

-very much

میڈم اسپیکر:- سردار رضا بڑجیج صاحب۔

سردار رضا محمد بڑجیج:- میرے خیال میں اس وقت میں بہت کچھ کہا گیا۔ سردار صاحب کے ساتھ اُس کے بیٹھے
کے انوغاء کے حوالے سے میرے خیال میں جتنا کہا جائے بہت کم ہے۔ آج اس ہاؤس میں اپوزیشن نے
Honorable Members صاحبان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جس پیر آئے پر کیا معلوم ہوتا ہے
کہ اپنے دل کی گہرائیوں سے انہوں نے سردار صاحب کے ساتھ اپنی احساسات اپنے جذبات شریک کئے۔
میں اس House کے forum پر سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم ایک ایسے موضوع پر جس پر سب
کے احساسات ایک ہو شاید ہماری بیکھتی ہماری سالمیت ہمارے جذبے وہ ظاہر کرتا ہے اور اس House میں
میں شاید زیادہ وقت نہیں لوگا اس لئے کہ تمام باتیں ہوئیں ہیں اور سب نے باتیں کی میں سب کا مشکور ہوں
آپ کا بھی مشکور ہوں۔ اللہ کرے سردار صاحب کا بیٹھا عافیت اپنے منزل پر پہنچے اپنے گھر پہنچے اور یہ واقعات
دوبارہ رونما نہ ہوں۔ انہیں الفاظ کے ساتھ میں شکریہ ادا کرتا ہوں سب کا اور خاص کر سردار صاحب کے ساتھ
میں اپنا اظہار بیکھتی کرتا ہوں۔ ہمارے بس میں جو کچھ ہوا ان کے ساتھ شریک کرتے جائیں گے۔

میڈم اسپیکر:- نصراللہ خان زہرے صاحب۔ اس کے بعد آپ کی۔

نصراللہ خان زہرے:- شکریہ میڈم اسپیکر! آپ نے مجھے اجازت دی اس اہم موضوع پر بولنے کا۔
میڈم اسپیکر! یقیناً جو واقعہ ہوا 20 مئی کو پیشیں میں سردار مصطفیٰ خان ترین کے فرزند اسد خان ترین کو انوغا کیا گیا،
یقیناً ہمارے لئے بالخصوص ہمارے پارٹی کے لئے ہماری پارٹی کے تمام جو کارکن تھے ان کے لیے پیشیں کے عوام
کے لئے پر تمام پشوں عوام کے لئے پھر صوبے کے تمام عوام کے لئے بہت کسی الیہ سے کم نہیں ہے۔ آپ یقین
کریں کہ ہمارے تمام جتنے بھی ہمارے دوست ہیں ہمارے پارٹی کے کارکن ہیں ہمارے شہری ہیں آج بھی
ہزاروں لوگ اسمبلی کے سامنے تھے۔ تمام پارٹیوں کے لوگ تھے جتنے بھی پارٹی کے لوگ تھے وہ سب اس تشویش

میں کیوں سردار مصطفیٰ ترین جیسا اُن کا خاندان، حالانکہ کی بہت بڑی حیثیت ہے لیکن تمام علاقے میں ان کی شرافت بہت ایک مسلمہ بات ہے۔ پھر سردار مصطفیٰ ترین صاحب خود وہ پیشین میں جو پچھلے دوساروں سے جو صورتحال بنی وہاں پر، وہاں پر انہوں نے اہم کردار ادا کیا وہاں پر انہوں نے ایک آمن جرگہ تشیل دیا اور خود سردار صاحب اُس آمین جرگہ کے president تھے صدر تھے جس میں تمام پارٹیاں اُس میں شامل تھی جس میں تمام جو قومی مشران ہیں، جتنے بھی وہاں قبائل ہے ان کے نمائندے ان سب کے انہوں نے سردار صاحب کو متفقہ طور پر اُس جرگہ کا سربراہ مقرر کیا پھر جتنے بھی واقعات پیشین میں بہت سارے اغا ہوئے پچھلے سالوں میں ان کے تمام جتنے بھی وہ صورتحال تھی وہ سردار صاحب اُس کو face کرتے رہے انہوں نے جرگے کے متواتر meetings کیے انہوں نے جلسے کیے انہوں نے جلوس کیے اور یقین میں ہم خود پارٹی والے اسے کہتے تھے کہ آپ اتنا اُس جرگے کے آپ سربراہ ہیں لیکن سردار صاحب پیشین سے کوئی جہاں بھی جاتے تھے وہ ایک خود ہوتا تھا ان کے ساتھ ایک ڈرائیور ہوتا تھا ہمارے پارٹی کے طور پر ہم نے انہیں کہا کہ آپ کو اپنے ساتھ رکھنی چاہیے لیکن وہ نہیں رکھتا تھا۔ سردار صاحب کی اُس کی family background کا security یقیناً محترمہ آپ کو پتہ ہو گا کہ اس ملک کے بنانے میں اُن کی فیملی کا بڑا بھتھ ہے جب یہاں شروع ہوا پاس ہوا تھا اُس میں اُس کے فیملی کا، آج ایک ایسے خاندان کے ساتھ اُن کے ایک ایسے لخت جگر کو اٹھایا گیا ہے کہ یہ بہت ہمارے لیے ایک الیہ سے کم نہیں ہے اور ہم اس بات پر سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے؟ اور پھر ہمارے کاروں پر ہمارے پارٹی پر ہاتھ ڈالا جا رہا ہے ایسی پارٹی پر جس نے پارٹی کے تاریخ کوئی 80 سال پر مشتمل ہے اور جس پارٹی کی leadership اے جس کے قائد نے خان عبدالصمد خان اچکزئی نے اپنی تمام عمر ایک تحولی ترین عمر انہوں نے انگریزی استعمار کے خلاف جیلوں میں گزارا۔ انہوں نے انگریزوں کے نکالنے میں اُن کا بڑا بھتھ تھا۔ انہوں نے پاکستان اور ہندوستان کے ایسی جیلوں نہیں تھی کہ وہاں انہوں نے جیلوں نہیں کافی ہیں۔ پھر پاکستان کے ملک کے قیام کے بعد انہوں نے اس ملک میں جمہوریت اس میں سماجیت عدل و انصاف عوام کی برابری اُس کے لیے انہوں نے جدوجہد کی ہے ہماری ایک پوری تاریخ ہے۔ کبھی بھی ہماری پارٹی نے تشدد کی حمایت نہیں کی ہے۔ کبھی بھی ہماری پارٹی نے دہشت گردی کی حمایت نہیں کی ہے۔ ہماری پارٹی نے ہر وقت امن کی بات کی ہے۔ آج اُس پارٹی کے خلاف آج اُس پارٹی کا ایک بڑے leader کے خلاف اُس کے بیٹھے کو انوکھا گیا ہے یہ کیا پیغام دیا جا رہا ہے؟ کیوں ایسا پیغام دیا جا رہا ہے؟ محترمہ اپنیکر صاحب! ہم نے کیا ہم نے تمام دنیا سے مل کر اس ملک کو الگ تلگ تو ہم نہیں رہ سکتے۔ یہ طہ ہے کہ ایک ملک جو ہے نہ یہ یہاں پر

ہوگی۔ اگر ہم نے اس ملک کو چلانا ہے تو یہاں عوام کے منتخب نمائندوں کی supremacy democracy ہوگی۔ یہاں پارلیمنٹ کی supremacy ہوگی۔ اور ہم دنیا سے الگ نہیں جاسکتے۔ جب تمام دنیا ہمارے ہمسایہ ملک میں بھی وہاں پارلیمنٹ کی بالادستی تسلیم کی جاتی ہے وہاں ہمارے عوامی نمائندوں کی اقتدار اعلیٰ پاکستان کے آئین میں بھی ہے کہ اقتدار اعلیٰ خدا تعالیٰ بزرگ و برتر کے پاس ہے لیکن پھر وہ زمین پر عوام vote کے ذریعے اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتا ہے۔ میدم اسپیکر! آج کیوں بات اتنی بڑی ہوئی ہے ہمارے بہت سارے دوست مجید خان نے بڑی تفصیل سے بات کی، ہمارے باقی دوستوں نے سردار اسلام بزنجو صاحب نے تفصیل سے بات کی کہ یہ صورت حال کہ آپ، میں ایک سیاسی political ورکر ہوں آپ یقین کریں کہ میرے حلقے میں، میں کوئی شہر میں میں اس تمام علاقے میں ایسے ایسے لوگوں کی پشت پناہی کی جا رہی ہیں کہ ان کے اپنے سوسائٹی میں اپنے عوام میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی لیکن ان کی حیثیت بنائی جاتی ہے۔ کیوں بنائی جاتی ہے؟ کون ایسے لوگوں promote کرتے ہیں؟ کون انہیں راداریاں دیتے ہیں؟ کون انہیں black گاؤں کی شیشے الگانے کی انہیں اجازت دیتے ہیں اور پھر وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ پھر ان کے روک خام کے لیے کوئی نہیں ہے، اس طرح نہیں چل سکتا۔ عوام کے نمائندے یہ عوام کے نمائندے ہیں اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں لیکن ان عوامی نمائندوں کی وہ تسلیم نہیں کی جاتی۔ پارلیمنٹ اس اسمبلی کی حاکیت وہ تسلیم نہیں کی جاتی ہے۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ یہاں پر ایسے لوگوں کو promote کیا جاتا ہے وہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ماضی میں بھی یہی ہوتا رہا انگریزوں کرتے تھے آج ہمارے حکمران جو تھے جوفوجی مارشالا کے حکمران تھے انہوں نے یہ کام کیا کہ انہوں نے ہمارے لیڈر شپ کے مقابلے میں سیاسی لوگوں کے مقابلے میں ایسے لوگوں کو لا یا پھر ان کے ذریعے وہ جرائم کرتے ہیں پھر ان کے ذریعے وہ سب ان چیزوں میں involve ہے۔ ان غوا برائے تاوان میں کون involve ہے میدم اسپیکر؟ جرائم میں کون involve ہے؟ مشاہدات کے اڈے کن لوگوں کے ہیں؟ اور ان جرائم پیشہ عناصر کے سر پر سر پرستی کن کی ہے؟ پھر یہ پوری تاریخ رہی ہے۔ پورا یہ افغانستان کا معاملہ ہوا پھر کس نے لوگوں کو لا یا کس نے یہاں patronize کیا کس نے ان کے اڈے قائم کیے پھر وہ کس نے دہشت گردوں کی وہ پوری نیٹ ورک قائم کی۔ آج ہم جان خلاصی نہیں کر سکتے اس لیے کہ اب تک ہم نے توبہ نہیں کیا ہے۔ اگر ہم توبہ نہیں کریں گے تو یہ پورا سلسلہ چلتا رہے گا پھر یہ پورا ملک جل جائے گا۔ پھر یہ نہ کہ آج ہمارے پارٹی پر ایک آفت نازل ہوئی ہے یا ہم متاثر ہیں پھر ہر کوئی اس سے متاثر ہو گا۔ تو میں چونکہ وقت بہت گزر گیا میرے بعد بھی شاید تین چار معزز ممبران ہیں کہ وہ بھی بولیں گے۔ میری یہ تجویز ہے کہ حکومت ہماری صوبائی

حکومت وزیر اعلیٰ صاحب اس مسئلے پر ایک ایسا security plan ترتیب دے اور جو لوگ جو جرم پیشہ عناصر ہیں جن کی پشت پناہی کی جا رہی ہے ان کی نشاندہی اور ان سے پشت پناہی ان کی جو وہ سرپرستی کر رہے ہیں وہ سرپرستی ختم کی جائے اور سردار صاحب کے بیٹھے کو جس طرح بھی ہو سردار صاحب کے بیٹھے کی بازیابی کو جلد از جلد یقینی بنایا جائے اور اس سلسلے میں فوری طور پر ایسے اقدامات اٹھائے جائے تاکہ اُس عناصر کے ہمارے ادارے تک وہ پہنچ سکتے ہیں ان میں اتنی الہیت ہے ہمارے اداروں میں کہ وہ ان جرم پیشہ عناصر کے پاس ان اغوا کاروں کے پاس پہنچ سکتے ہیں۔ الہیت ہے انہیں پہنچ جانا چاہیے اور سردار صاحب کے بیٹھے کو ہر حالت میں بازیاب ہونا چاہیے۔ thank you madam speaker.

میڈم اسپیکر:- ابھی last three speeches رہ گئی ہے مولانا واسع صاحب۔
 مولانا عبد الواسع (قاائد اختلف): شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ آعوذ باللہ من الشیطان الرّجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور میں تمام ہاؤس کا مشکور ہوں، میں حکومت کا مشکور ہوں، تمام پارٹیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بات کا احساس کر کے اجلاس بلایا۔ کہ امن قائم رکھنا اور لوگوں کو امن دینا ایک ایسی عظیم نعمت ہے اور اگر ہم نے لوگوں کو امن دینے کے لیے جدوجہد نہیں کی، تو پھر ہم نہ عمومی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں اور نہ کوئی حکمرانی کا حق رکھتے ہیں۔ اور میڈم اسپیکر صاحبہ! میں اس موقع پر سب سے پہلے سردار مصطفیٰ ترین صاحب سے اس غم میں اور اظہار تیکھی اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے اپوزیشن کے طرف سے تمام بلوچستان کے عوام کے طرف سے جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے ان کے ساتھ اظہار تیکھی بھی اور ہم سردار صاحب آپ کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں۔ پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ مومن کی مثال ایک جسم کی طرح ہوتی ہے۔ جس جسم کے اندر اگر سر در محسوس کرتے ہیں تو تھا بھی اس کو محسوس کرتے ہیں اور پاؤں بھی محسوس کرتے ہیں۔ تمام پورے بدن میں وہ درد اور اس کا احساس ہوتا ہے۔ لہذا ہم ایک مسلمان ہونے کے ناطے اور ایک بلوچستانی ہونے کے ناطے اور یہاں اس معزز اور اس ہاؤس کے ممبر ایک گھر اور ایک خاندان کے طرح لہذا ہم اس درد کو محسوس کرتے ہیں اور پیغمبر کے اس ہدایت کے مطابق ہم اس لیے آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اور اسی طرح جیسے آج اس ہاؤس میں نہیں ہم نے پورا احتجاج جو رکھا ہوا تھا لیکن ہم نے اسی لیے ختم کر کے کہ ہم روایتی لوگ ہے۔ ہم اسلامی روایات کو برقرار رکھنے کے لیے اور انہیں روایات کو کہ اس درد کو ہم محسوس اگر نہ کر لیں تو شاید کل پھر میرا درد بھی کوئی محسوس نہ کر لے۔ اور پھر اس مومن کے دائرے میں

سے نہ نکل جاؤں کہ مومن ایک جسم کی طرح ہوتا ہے۔ اور میرے پارٹی نے بھی وہاں انہوں نے پشین اور پورا علاقے میں جہاں جہاں ان لوگوں نے احتجاج کی ہماری پارٹی برابر ان احتجاج میں ان کے ساتھ شریک بھی رہا ہے۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! آج میں وہ بتیں نہیں دو ہر اننا چاہتا ہوں کہ ہم آج اس پر سیاست کر کے یا کوئی اپوزیشن کر کے یا کسی کو طعنہ دے دیں اور میں آج یہ بات دو ہر اؤں گا کہ میں ان کے مذید دل آزاری کر کے کہ آپ نے کیوں یہ اجلاس بلا�ا ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت اچھی روایات ہے اور جمہوری روایات ہے اور اس کی پاسداری ہونا چاہیے۔ اور اس میں جتنی بھی مسائل ہے اس پر سب ہم نے اسی طرح احساس کرنا چاہیے جیسے کہ آج ہم نے اس معاملے میں کر لیا۔ اور یہ بھی مجھے احساس ہے لیکن میں اُن باتوں کو بھی دورانہ نہیں چاہتا ہوں کہ جو ہمارے دوستوں نے ہمارے گزشتہ حکومت کے جو ہمارے حکومت کے دوران اور جس Charge Sheet پر ہمارے حکومت کے خلاف اور ہمارا حکومت جب ختم کر دی گئی تو جن قتوں نے ہمارے حکومت کو ختم کرنا تھا انہوں نے تو اپنا کام کر دیا، لیکن انہوں نے اور ہمارے دوستوں نے ان جیسی جمہوری قتوں نے ان کے لیے اپنے آپ کو اپنے طور پر ڈھال کے طور پر اور اپنے سیڑھی کے طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور اس وقت جس معاملے پر ہم ہمارے حکومت ختم کر دیا جا رہا تھا تو ہمیں اپنے حکومت ختم کرنے سے پہلے ہمیں اطلاع تھی ہمیں معلومات تھی ہمیں یہ احساس تھا کہ مذید ہمارے حکومت کو وہ قتوں چنانہ نہیں چاہتے ہیں۔ لیکن مجھے اُس پر کوئی افسوس نہیں تھا اور نہ ہم اس پر پشمیان ہے کہ ہمارے حکومت کیوں ختم ہو گئی لیکن مجھے اُس پر ضرور افسوس ہے کہ سیاسی جمہوری قتوں کے زبان سے اور ان کے بیانات سے گورنر راج لگانے کا جو بیانات آئیں مجھے اپنے جمہوری لوگوں سے، مجھے ان سیاسی قتوں سے، اور مجھے صدمہ اُس وقت بھی تھا، اور ابھی بھی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ اگر ہم سیاسی جمہوری قتوں کیسی کے لیے اپنے آپ کو سیڑھی بنائی کر کے مقاصد تو وہ قتوں جو فیصلہ کرتے ہیں وہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے کوئی بھی استعمال کر کے لیکن فیصلہ وہ خود کرتے ہیں، وہ نہ مجھ سے پوچھتے ہیں، نہ زیارت وال سے پوچھتے ہیں، نہ سردار اسلام سے پوچھتے ہیں نہ کسی بھی سیاسی جمہوری شخص سے پوچھتے ہیں۔ لہذا اگر میں آج وہی باتوں کو دور اؤں گا اور میں کہہ دوں گا کہ آج جب سردار مصطفیٰ کا بیٹا اغوا ہو گیا لہذا میں آج ایک چارچ شیٹ کے طور پر یہ پیش کر کے اور میں آج یہ مطالبہ کر کے کہ گورنر راج کو لگایا جائے مجھے بھی یہ بات زیب نہیں دیتا ہے۔ اور میرے زبان سے یہ بات نکلنا ایک جمہوری ایک سیاسی ایک political worker کے حوالے سے یہ میرے ساتھ زیب نہیں دیتا ہے۔ اگر ان لوگوں کی حکومت کوئی ختم کرنا ہے یا کسی کا ارادہ ہو یا ان کی حکومت ناکام ہو، تو میں کیوں اپنے آپ کو اس کے لیے استعمال کرلوں۔ لہذا اس موقع پر اسی وجہ

سے میں نے اور ہمارے پارٹی نے کل شام ہم نے اپنا اجلاس کر دیا اور ہم نے آج اس اجلاس کے لیے بھی تیاری بھی اور ہم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم سردار صاحب کے ساتھ اور پستونخوا میں عوامی پارٹی کے ساتھ، ساختلافات، ہزار اختلافات لیکن اس موقع پر ہم ان کے ساتھ برابر اور ہر موقع پر ہم آپ کے ساتھ ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں مجھے اس بات کا پورا احساس ہے کہ آج سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا کیوں انہوں نے ان گوا کر دیا کیا کوئی اور بھی مال دار وہاں پشین میں تو سردار مصطفیٰ سے زیادہ طاقتور اور مالدار لوگ ہے۔ اور یہ لوگ تو تجارت کرتے ہیں یہ لوگ تو پسہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ تو کسی دوسرے سے ان سے زیادہ لے سکتا تھا لیکن آج جو انہوں نے سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا ان گوا کر کے تو یہاں پورا پشتوں علاقے کو اور خاص کر پشین کو اور ان علاقوں کو یہ message دینا چاہتے ہیں کہ ہماری پیغام یہاں تک ہے، اور لوگوں کے اندر ایک مایوسی پیدا کرنا چاہتے ہیں، اور عام لوگوں کے اندر ریہ مایوسی ہو جاتے ہیں کہ جب سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا ان گوا کر سکتے ہیں، تو میں کیا ہو۔ اور پھر لوگوں کے moral اتنے Down ہو جاتا ہے کہ کوئی آواز بھی نہیں اٹھا سکتا ہے کوئی کچھ کر بھی نہیں سکتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر سردار مصطفیٰ ترین parliamentarian بھی سردار بھی اور ایک پارٹی کے رہنماء بھی اور اس کے باوجود یہ ان گیا تو میرا واسع غریب کا کیا بنے گا۔ اور ان قوتوں کے خلاف بالکل moral down ہو جائے گا، لیکن میں سمجھتا ہوں آج یہ ریکووزیشن اجلاس اس حوالے سے میں بہت اچھا سمجھتا ہوں، کم از کم ہم اپنا ایک آواز کر کے ہم اپنا روناروئے لیکن وہ اگر جو کچھ کرنا چاہتے ہیں تو کریں لیں۔ لیکن اگر ہم ڈر کی وجہ سے ہم لاٹ کی وجہ سے ہم خوف کی وجہ سے روکھی نہیں سکتے اور اپنا رونا بھی نہیں دیکھا سکتے اور اپنا خشم بھی دنیا کو نہیں دیکھا سکتے ہیں تو پھر ہما رے پیچھے جو عوام ہے ان کا کیا بنے گا؟ میڈم اسپیکر صاحبہ! لہذا اس حوالے سے آج سردار مصطفیٰ ترین کے بیٹے پر یہ ریکووزیشن میں بالکل مناسب سمجھتا ہوں۔ اور اس حوالے سے نہیں ٹھیک ہے، ہمارے بہت سے لوگ ان گوا ہو گئے، ہر ایک بلوچستانی اور ہمارے پشتونوں اور بلوچ اور ہمارے اس سر زمین کا فرزند تھے، لیکن اس حوالے سے اگر ہم نے اس پر بھی احساس نہیں ہوا تو پورا عوام کا moral ختم ہو جائے گا، لہذا اس حوالے سے ہم سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ احساس ہے اور ہم اس پر بھر پور احتجاج بھی کرنا چاہیے اور بھر پور انداز اس کو پکڑنا بھی چاہیے۔ اور جیسے کے دوستوں نے کہا کہ ہم ان کو تقاضی کی حد تک نہیں رکھا جائے اور ہم ان کو اس حد تک نہیں رکھا جائے کہ بس میں نے اپنا منافق کر کے اور ان کا ساتھ دیدیا باتی وہ جانے وہ اللہ جانے اور وہ جو کچھ کریں گے، لیکن ہم نے خلوص کے ساتھ، اور خلوص نفس کے ساتھ نہ عوام کو دھوکہ دینا چاہیے، نہ اپنے لوگوں کو اور نہ اپنے ورکروں کو دھوکہ دنیا چاہیے، اور میں بحیثیت اپوزیشن لیڈر ایک دیکھاوے کے لیے کام کر کے پھر جب نکل جاؤں گا تو بس

یہ کھڈے میں جائے؟ جو بھی کچھ ہو؟ لہذا اس پر احساس کرنا اور ہم نے اس کا بھی احساس کرنا چاہیے، کہ یہ ہمارے سرز میں جو ہے ہمارا بلوچستان جو ہے، اس کے لیے کوئی بھی اور نہیں آسکتا ہے، اگر ہم انتظار کرتے ہے، کہ کوئی خیر پستونخوا سے کوئی بندہ آئے گا یا کوئی پنجاب سے کوئی آئے گا، یا کوئی سندھ سے آئے گا، لیکن اس سرز میں کا احساس ہمیں خود کرنا ہے، اور ہم اس بات کا انداز بھی لگانا بھی چاہیے کہ ہمارے سرز میں کیا اس طرح تو نہیں ہے کہ مستقبل قریب میں ہمارا سرز میں میدان جنگ بنایا جا رہا ہے؟ بن الاقوی جو game ہو رہا ہے، بن الاقوی جو کھیل ہے تو کیا یہ جنگ جو بنیں الاقوی جنگ ہے، کیا دنیا ہمارے سرز میں پر منتقل نہیں کرنا چاہتے؟ کیا ہمارے سرز میں اس جنگ کے لیے میدان نہیں بنایا جا رہا ہے؟ لہذا ہم اس بات کا پورا احساس ہونا چاہتے اور خاص کر جو ہمارے ساتھ کچھ واقعات ہو گئے ہیں اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے بیٹھے جائے، آپ کہتے ہے کہ ایک واقعہ ہے ہو گیا، ایک drone ہو گیا وہاں پر کوئی مار دیا کوئی اختر منصور نامی تھا یہ ولی محمد نامی تھا، یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہم اس کا انداز لگایا جائے تو مجھے بتایا جائے میڈم اسپیکر صاحب! یہ مولا آخر محمد منصور جو اس سرز میں پر اس کو target کیا جن قتوں نے امریکی نے اور اس ملکوں نے target کر لیا تو کیا یہ کیسے ایران ہے ہمارے بھائی اور دوست ملک کے کلبھویشن بھی وہاں سے نکل جاتے ہیں پھر وہاں سے پکڑ لیتے ہیں۔ ہمارے سرز میں پر آ جاتا ہے۔ اور پھر مولا آخر منصور بھی وہاں سے نکلتا ہے اور ادھر وہ مل جاتا ہے، اور پھر ہم اب تک اس کا احساس نہیں کر لیتے کہ ہمارے میدان میں اور ہمارے سرز میں پر کیا کیا ہو رہا ہے؟ لہذا ہم نے اس بات کا احساس ہم نے اس house میں کرنا ہے، اس زیارت والے اس بات کا احساس کے کرنا ہو گا، اس ڈاکٹر حامد نے کرنا ہو گا، اس سرفراز نے کرنا ہو گا، اور اگر ہم اس انتظار میں ہے، ہو گیا ایک drone ہو گیا، ایک کار اور ایک آخر منصور تھا، وہ دنیا سے چلا گیا، لیکن یہ آخر منصور اگر ہم اور با ما اگر ہم اور با ما کا تقریباً لیں، اور ہم ان کا جائزہ لیں تو انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہیں میں اور بھی کروں گا۔ اور کتنے لوگ ان کے لیے مطلوب ہیں؟ اور ہمارے سرز میں پران کے لیے کتنے لوگ مطلوب ہیں؟ اور اگر ہر ایک ایک پر کریں گا تو مجھے بتایا جائے، یہ میدان جنگ اور یہ جنگ ادھر منتقل نہیں ہو جائے گا؟ اور پورا دنیا کا جو جنگ ہے یہ ہمارے سرز میں لپیٹ میں لے لیتے ہیں لہذا ہم نے اس بات کا بھی احساس کرنا ہو گا، اور میں بہت احترام کے ساتھ جو پستونخوا ملی عوامی پارٹی کے جو دوست ہیں، اور آج یہ واقعہ اور یہ افسوسنا کے واقعہ پارٹی کے حوالے سے تو ان لوگوں کا ہے، اور مومن کے حوالے سے ایک بلوچستانی کے حوالے سے ایک پشتون کے حوالے سے تو ہمارا سب کا واقعہ ہے۔ لیکن میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہم جو کہتے ہیں کہ ہمارا دوستوں نے کچھ کہا کہ ہمارے سرز میں اور افغانستان اور جہاد اور فساد وغیرہ یہ سب کچھ، بالکل، لیکن مجھے یہ

بتایا جائے کہ آج ہم اگر اسی افغانستان کے کہ جو افغانستان میں وہاں حکومت اور حکمرانی ہے، اگر وہ لوگوں اور آج ہم اپنے لوگوں پر اپنے ملکوں پر اپنے حکومت پر یہ ازام لگاتے ہیں کہ وہاں مدخلت نہ کریں، چلو ہم نے لگادیا کہ ہمارا پشتون ہے اور یہ ہے اور ہمارا ہمسایہ میں مسلمان کے حوالے سے کہتا ہوں کہ مسلمان ہے، اور ڈاکٹر اور زیارت وال کہتے ہیں کہ ہمارا پشتون ہیں، چلو ہم نے ازام لگادیا، لیکن کبھی بھی ہم نے اس حکومت کو یہ پوچھا ہے؟ کبھی بھی ان لوگوں سے ہم نے پوچھا ہے؟ کہ 30 سال ہم نے آپ لوگوں کو ادھر کھپایا اور اپنا سب کچھ داؤ پر گالیا اور برداشت کر کے ایک دوسرا ملک آپ ملک کے اندر ہم نے اُنکی خدمت کی۔ لیکن آپ مجھے بتائے کہ آپ نے جو اندیا کو آپ نے پورا اندیا یہاں لا کر کے میرے border پر کھڑا کر کے اور ادھر کو نسل خانے کھول دیئے، ایک کو نسل خانہ کھولتے تو سب کو نسل خانوں کی کیا ضرورت ہے، لیکن ہم نے کبھی یہ کہا ہے یہ سوچا ہے؟ کہ یہ کھیل جو وہاں اندیا اور ہمارے دشمن کر رہے ہیں، اور ادھر آتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کہتے ان کو؟ کہ آپ نے ادھر یہ ہمارے دشمن ادھر کیوں لیا ہے؟ اور کیوں ہمارا بابا ہوا ہے؟ لیکن ہم ایک طرف اور اس حوالے سے دیکھتے ہیں کہ بس ٹھیک ہے میرا گھر جتنا بھی خراب ہو جاتا ہے خراب کرتے رہو، لیکن میرا ساتھ ان کا فکر ہے اور کوئی بلوچ جب کہتا ہے ایران کے ساتھ انکو فکر ہے اور جب پشتون ہوتا افغانستان کے ساتھ انکا فکر ہے جب کوئی مولا ہوتا وہاں طالب کے ساتھ فکر ہے۔ تو مجھے بتاؤ اپنے سرزی میں کوچھانے کے لیے کون آئے گا؟ اور اس دھرتی کے اور اس سرزی میں کی حفاظت کے لیے کون آئے گا؟ اور کون اس کی حفاظت کریں گا؟ اور وہاں ہمارے اور یہ drone جو ہو گیا کیوں افغانستان کا ہمارے اوپر drone ہو رہا ہے؟ کیوں افغانستان کے سرزی میں سے ہمارے اوپر drone ہو رہا ہے؟ اور کیوں افغانستان کی government کو مسترد نہیں کرتے ہیں؟ جاوے اپنے سرزی میں پر جنتے بھی مولا آخر جنتے بھی آپ کے لوگ ہیں، تو آپ کے اپنے افغانستان میں آتے رہتے ہیں۔ تو drone ادھر ہی کرو، نہیں آپ اپنے سرزی میں پر drone نہیں کرتے ہیں۔ امریکہ پورا دنیا کو یہاں آپ نے آباد کر دیا، اور ادھر میرے سرزی میں اس کے آپ نے منتخب کر لیا اور وہ سزا مجھے دے رہا ہے کہ میں 50 سال سے ادھر حفاظت کرتا ہوں، اور آپ کی خدمت کرتا ہوں؟ لہذا ہم نے ان چیزوں کا بھی ہم نے خیال رکھنا ہو گا اور اگر ہم اس پر اختلافات میں ہو جاتے ہیں کہ میں کرزی کا حکومت پسند کرتا ہوں، کیونکہ یہ وسع کا مخالف ہے، اور یہ جمعیت علماء اسلام کا مخالف ہے اور پھر میں کہتا ہوں کہ میں فلاں فلاں مولا ناصر حکومت تسلیم کرتا ہوں کیونکہ یہ ڈاکٹر حامد کا مخالف ہے، لیکن جنتے بھی اگر میں ہوں یہ تم ہوں اگر وہ کرتے ہے تو اپنے دھرتی کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اپنے سرزی میں کا بھی خیال رکھنا ہے لہذا اس بات کا احساس بھی ہمیں کرنا چاہئے

اور ان حالت کے بابت لالانے کچھ حالات کا نشاندہی کی، میں کہتا ہوں کہ کل جو میرے دوستوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم نے اسمبلی میں ایک دوسرے کو بات کرتے تھے، ورنہ میں کل بھی یہ کہتا تھا کہ زیارت وال بھائی نہ کل میرے اختیارات تھے جو کچھ خطے میں ہو رہا تھا، جو target killing اغوا کاری جو قوتیں کر رہے تھے، اور جو کچھ کر رہے تھے نہ میرے اختیارات میں تھے، اور نہ آپ کے اختیارات ہیں ابھی اس میں کہ میں نے امن قائم کر لیا۔ میں نے یہ کر لیا۔ جن قوتوں امن قائم کرنا تھا تو کر لیا، اور اب جو خراب کرنے والے جو لوگ ہیں اب وہ خراب کر رہے ہیں۔ اب جو خراب کر رہے ہیں آج اگر آپ کی حکومت پر ہو control، آپ کی ان اداروں پر control ہو، اگر آپ کی ان حالات پر control ہو، میں آپ کے طور پر نہیں کہتا ہوں لیکن آج میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے ساتھ یہ نامردی رکھتے ہے کہ ٹھیک ہے مصطفیٰ ترین کا بیٹا کیونکہ میرے حکومت کا control بھی ہے، اور سردار مصطفیٰ کا بیٹا اغوا بھی ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ آپ بے بس ہیں، آپ اس پر control نہیں رکھتے ہیں۔ اس لیے آپ آج مجبور ہو گئے، صرف عوام کے لیے اور آپ درد یکھنے کے لیے عوام کے پاس آگئے کہ میں کیا کرو؟ میں سمجھتا ہوں یہ باقی ہماری ہیں نہ اگر میں کہتا ہوں کل میں نے ایسی حکومت کر دیا تو اس حکومت پر میرا کامل control تھا، تو وہ بھی بیکارباتیں ہیں۔ اگر آج میرے دوست مجھے کہتے ہیں کہ میں نے امن قائم کر دیا۔ اگر میں ان سے پوچھوں زیارت وال صاحب سے زیارت وال صاحب اگر کل آپ اتنے بڑے آدمی تھے کہ پورے بلوجستان میں آپ نے راستے کھلوا دیں کراچی میں سفر شروع ہو گیا اور پیشین اور چمن سفر شروع ہو گیا تو آج پھر کیسے اس طرح کمزور ہو گئے کہ جیسے کہ بابت نے کہا کل کا سفر فراز اور آج کا سفر فراز؟ لہذا ان باتوں کو اور یہ بین الاقوی gang ہے اور ہم نے صرف اور صرف اس پر سوچنا ہو گا کہ مسلم باغ میں جو کچھ حالت پیدا ہو گیا، واقع توبیہ ہے کہ دونبندے ہیں، لیکن اسکی ٹارگٹ کنگ کو دیکھا جائے یہ کس طرح سلسہ ہے؟ انکو مار دیتے ہیں، ہموں اکبر صاحب جو پہلے ایک ہفتہ پہلے مار دیا، گھر سے کوئی پانچ دس میل فاصلہ پر، لیکن ان سے نہ کوئی گھری لے گیا، جیب میں 25 ہزار روپے تھے، وہ بھی صالم، موڑ سائکل بھی اور ان کو مار دیا اور چلا گیا۔ یہ کس طرح کا قتل ہے؟ ٹھیک ہے مار دیتے ہیں تو گھری لے جاتے میںے ان کے جیب سے نکلتے ہیں، موڑ سائکل لے جاتے، کوئی دشمنی ہو، لیکن میں اس کا احساس نہیں کروں کہ کیا یہ ایک مجھے اکبر کا قتل یہ ایک بڑا منصوبہ ہمارے سرز میں پر آ رہا ہے۔ تو کل حاجی رشید کا بیٹا اسی نوعیت کا اُسی pistol آج میں DC سے بات کر رہا تھا، وہی pistol استعمال ہوا تھا۔ اور اُسی طرح ناؤں کے جیب سے پیسے نکلانے کوئی موڑ سائکل، کچھ بھی، لیکن ان کو آٹھ گولیا مار دیا۔ تو کیا میں اس کا ابھی بھی احساس نہ کروں؟ کہ قلعہ سیف اللہ میں ایک لاوا پک

رہا ہے اور یہاں خانہ جنگی کا ایک حالت شروع ہو جاتا ہے اور یہاں قبائل کو ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریان کرتے ہیں تو پھر میرے خیال میں نہ سیاستدان ہوں، اور نہ میں لوگوں کو تحفظ دے سکتے ہوں۔ اگر ہم اس بات کا جائز آج محسوس نہ کر لے، ڈاکٹر حامد جس حلقہ سے کامیاب ہے یہ کیسا چن ہے؟، وہاں جا کے ایک ہفتہ کے اندر تین چار اغوا ہوئے ہیں اور وہاں لوگ پر امن چھن تھا لیکن آج وہاں اغوا شروع ہو گیا ہے۔ تو اگر میں ڈاکٹر حامد الزام لگاؤں، کہ ڈاکٹر حامد آپ کے حلقة میں یہ ہوا، تو الزام تو لگا سکتا ہوں، لیکن اگر ڈاکٹر حامد اس کا دفاع کر لے تو نہ وہ دفاع کا حق رکھتے ہیں نہ میں الزام کا حق رکھتا ہوں بلکہ میں کوئی نا اس کا احساس کروں کیا اس خطے میں کہ مسلم باغ میں وہی target اور ادھر پیشیں اور چن میں ہی یہ اغوا کاری اور ادھر کوئئہ میں جو اغوا کاری، کیا ایک بہت بڑے اور اس طرح تو ہم نہیں جا رہے ہیں کہ ہمارے سرز میں کو میدان جنگ بنایا جا رہا ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ مجھے جو احساس ہے اور میں جو محسوس کرتا ہوں، جو حالت میں دیکھ رہا ہوں، تو یہ ہمارے سیاسی اس مخالفتوں سے بلاتر ہے، نہ کوئی اگر وہ حکومت والے کہتے ہیں، ہم اس پر control کا بس رکھتے ہیں تو میرے خیال میں ایک Obama نے ایک اعلان کر دیا اور Obama کی دھمکی کے مقابلہ میں آپ نہ انکا بس رکھتے ہیں اور Obama خود کہتے ہیں میں اس سرز میں پر ایک اور حملہ کروں گا اور ایک اور حملہ کروں گا، تو پھر مجھے بتائے کہ آپ اس IG سے control کر سکتے ہیں؟ ایک طرح Obama اور ان کا drone دوسری طرح آپ اور یہ۔ جب control نہیں کر سکتے ہوں، اور ہم اس دوران ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریان بھی ہوں، اور ایک دوسرے کے ساتھ پاؤں کے نشان بھی وہ ہوں، تو مجھے بتائے اس کا فائد کس کو پہنچتا ہے؟ لہذا اگر ہم اس بات کا احساس کرتے ہیں اور یہ بلوچستان کا جو میں جو بلوچ علاقوں میں صورت حال ہے پشتونوں علاقے پہلے پر امن تھے، پشتون کے تو یہی علاقے ہیں جب قلعہ سیف اللہ کا صورت حال یہ ہو کہ target killing کا تصور ہو، یہی نہیں سکتا تھا ابھی وہاں شروع ہو گیا۔ وہاں پیشیں میں اغوا کا تصور ہو نہیں سکتا تھا ابھی شروع ہو گیا۔ اور اسی طرح چمن اور اسی طرح اور اسی طرح کوئئہ یہ صورت حال ہیں بلوچ علاقوں میں پہلے سے یہی صورت حال ہے۔ تو میرے خیال میں ہم اس کا دوسرے رخ سے بھی اس کا جائز لیں۔ اور اس پر control رکھنے کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتیں اس پر متعدد ہو کر کے اور خاص کر سردار صاحب کے بیٹی کا مسئلہ جو ہے کچھ مسائل اس طرح بھی ہے، کہ یہاں مقامی انتظامہ کے حوالے سے بھی ہوتے ہے، مجھے یاد ہے، ہمارے صوبائی سالار ہیں حاجی صادق نور زئی، جب اغوا کیا گیا تو میرا خیال محبوب الرحمن صاحب اس وقت ادھر تھے یا نہیں تھے، جو IG تھے، اور سارے اداروں اور سارے ایجنسیوں کے لوگ، میں

نے بلایا CM house meeting میں بھی میں نے کر لیا، نواب اسلام صاحب نہیں تھے، اور میں نے ان کو کہا دیا کہ ایک ہفتے کے اندر بلکہ چار دن میں نے اُن کو بتا دیا۔ اگر آپ لوگ ہمارے بندے کو لاسکتے ہوں recover کر سکتے ہوں، تو ٹھیک ہے ورانے میں اس حکومت کا حصہ پھر نہیں بناؤ گا اور وہ ہفتے سے پہلے دوسرے دن وہ ادھر سریاب روڈ سے یہ recover ہو گئے انہوں چھوڑ دیا، انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی ایک آدھے گھنٹے کے فاصلہ پر جب لے گیا، پھر کوئی زیریز میں مجھے رکھ دیا اور پھر یہاں جب شور شرابہ ہو گیا اور یہاں آپ لوگوں کے جو یہ معالات شروع ہو گیا تو پھر واپس لے کے ادھر چھوڑ دیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے police اور ہمارے forces کے جو ادارے ہیں، میں اُن سے بھی اتنا زیادہ خوش نہیں ہوں۔ اور میں یہ آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملات بین الاقوامی game میں چھوڑ دو کہ مستحکم یہ ہے اور بھی ہاتھ رکھ کر کے وہ بیٹھ جائے اور ہم بھی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی اور میں اس GIA صاحب اور میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ لوگ عوامی نمائندوں کا احترام کریں اُنکی باتیں زر اُسُن لی جائے اپنے لوگوں کے باتیں سُنتے ہیں اور کسی کی نہیں۔ مسلم باغ میں ایک ہفتہ پہلے ایک SHO وہاں ایک معزز گھر پر حاجی عاصم ہے وہاں ایک خاندان اور ایک معزز گھر اور وہاں، یعنی لوگوں کے مُسہ ماری پھر کے درمیان ہوا تھا لیکن اُس کے گھر پر FC کو استعمال کر کے اور تمام High forces استعمال کر کے اور انکو بے عزت کرنے کیلئے اور جب میں نے حاجی صاحب سے شکایت کی یہ ہے اور جب اس طرح نوبت آجائے کہ لوگ target killing ہو رہے ہیں اور وہ گھر سے نہیں نکل سکتے ہیں اُنکے پیچھے بھی نہیں جاسکتے ہیں اور ادھری مسلم باغ کے شہر میں، لیکن جب میں نے ان سے گزارش کی کہ خداراً گراً جھا بندہ ہو تو ادھر کر لیں یہ یہاں خانہ جنگلی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یہ وہ منصوبہ اگر پائے تکمیل تک پہنچتے ہیں تو ہمارے forces کیلئے استعمال ہو جاتے ہیں ہمارے ادارے اُنکے لئے استعمال ہو جاتے ہیں ورنہ یہ پائے تکمیل تک اُس وقت یہ دنیا نہیں پہنچا سکتے۔

میڈم اسپیکر:- مولانا صاحب windup کریں۔

قائد حزب اختلاف:- لہذا اگر حاجی صاحب نے وعدہ کر دیا، اور کہتے ہیں کہ ابھی کرو تو ابھی بھی وہ ادھری ہے اور وہ مجھے بھی کرتے ہیں آپ نے میرا کیا بگاڑ دیا؟ اور telephone بھی کر دیا کہ میں نے آپ کا کیا بگاڑ دیا کہ آپ میرا شکایت کرنے لگے؟ دھمکیاں بھی دینا شروع کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے forces اور ہمارے اداروں ہمارے حکومتی اداروں کی، یہاں حکومتی نمائندوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ نہ حکومتی ارکان کی ہے۔ اپوزیشن کو تو چھوڑو کیونکہ اگر وہ میرا قدر کرتے تو شاید زیارت والوں کو کہہ دے کہ ان کی بات کیوں

مانند ہیں۔ لیکن کسی عوامی نمائندوں کے نہیں ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں آج بھی گزارش کرتا ہوں کہ آج ہمارے G Home Secretary صاحب اور ہمارے صاحب اور وہ بالکل کھلا ٹکل جائے اور اُس پر کوئی دباؤ نہ ہوا اور وہ اس چیز سے بالاتر ہو جائے اگر ایک بفتے میں یا چار دن کے اندر اسد recover نہیں ہو گیا تو پھر میں سیاست نہیں کروں گا۔ لیکن وہ بھی میرا خیال ان چیزوں سے نکل جائے اور ان مسئلتوں سے نکل جائے۔ اور وہ کام کر کے اگر انہوں نے کر دیا تو میں سمجھتا ہوں ان لوگوں کے ان قوتوں کی حوصلہ شکنی ہو جائیگی۔ جن قوتوں نے سردارزادہ اسد کو اٹھایا ہے اگر انہوں نے نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر عام لوگوں کا تو ذرا تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں یا گھر پر ان کو جب ٹیلیفون آتا ہے تو تاوان انکو پہنچاتے ہیں۔ میں کل سردار صاحب کے پاس جب گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ایک نیا طریقہ واردات ہوئی ہے پہلے کراچی وغیرہ میں ہوتے تھے کہ گاڑی میں کوئی بندہ اٹھا کر کے اور وہ گاڑی میں اُسی طرح پھراتے ہیں اور اُس کے گھروالوں کو فون کرتے ہیں کہ مجھے پچس لاکھ یا تیس لاکھ یا ایک کروڑ روپے پہنچ دے ورنہ پھر اس کو ہم قتل کر دیتے ہیں۔ وہ اُس کو گاڑی میں پھراتے ہیں کہ دھری رکھنا بھی نہیں چاہتے ہیں۔ اور ایک گھنٹے کے اندر سارے معاملات کرتے ہیں پیسے وصول کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کا حوصلہ افزائی ہو جائے گا۔ پھر ہمیں سب آج جب سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا ہے آج تو ہم اس پر ہے کہ سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا ہے۔ وہ دن نہ آ جائے کہ اس معزز ہاؤس کا کوئی ممبر کو اٹھا کر لے جائے پھر ہم کیا کریں گے پھر ہم دُنیا کے سامنے منہ دیکھانے کے قابل ہے؟ لہذا اس سلسلے میں اپنے forces سے اپنے اداروں سے میں دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلاحیتیں دی ہیں اور استعمال کر کے تاکہ عوام کا حوصلہ بلند ہو جائیں اور ان لوگوں کی حوصلہ شکنی ہو جائے۔ ایک مرتبہ پھر میں دعا بھی کرتا ہوں۔ کیونکہ جن پر گزرتا ہے ان کو پتہ ہوتا ہے جس طرح سردار عبدالرحمن کھیڑان نے کہا کہ ہر روز ان کے لئے موت ہوتی ہے۔ اگر ایک بندہ فوت ہو جاتا ہے تو تین دن کاغم ہے پھر نکل جاتے ہیں۔ آج سردار مصطفیٰ ترین بھی زکندن کے حالت ان کے ماں کے سارے گھروالے اور روز روز جب ٹیلی فون آتے ہیں ان پر موت گزرتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے بیٹے کو بازیاب کرائیں اور اللہ ہمیں یہ سوچ دیا جائے کہ ہم اس سرزی میں کے یہ تمام پورا نقشہ جو میں نے پیش کر دیا ہم احساس کر کے اور میں ایک بات کروں گا۔ حضرت مولانا شیرانی صاحب نے تمام سیاسی پارٹیوں سے گزارش کی دست بستہ کہ ہمارے سرزی میں پر کچھ آنے والا ہے۔ اور کچھ تو تین اس کیلئے سرگرم ہے۔ اور شاید دوسرے جو صوبے ہیں ان کے مالک ہیں۔ پورے پاکستان میں لاوارث سرزی میں ہے وہ شاید بلوچستان ہے اور اگر یہ میدان جنگ بنادیا گیا۔ پھر ہمارے control سے معاملہ، اگر ہم نے اس سے پہلے

ایک دوسرے کی بات سمجھ بھی لیا اور ہم بھی لیا اور ہم کچھ جدوجہد کی تو شاید ہم ان غریب عوام کو ان بد قتوں سے اور بدجتوں سے بچا سکے۔ اور اگر ہم اس طرح ہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہو اور اس پر سوچ بھی نہ سکے اور احساس بھی نہ کر لے تو اللہ ہی حافظ اور ہمارے حفاظت کریں۔ اور اللہ ہماری وہ نعمت جو کہ امن کو اللہ نے بھی نعمت کے طور پر پیش کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب مکہ مکرمہ بیت اللہ کو مکمل کر کے تو سب سے پہلے دُعا یہی کی۔ کہ اللہ اس شہر کو امن کا گھوارہ بنادیں۔ اس کے بعد پھل میوہ وغیرہ دے دیا جائے۔ اللہ اس نعمت کو اللہ ہمارے نصیب کر لے اور سردار صاحب کے بیٹے کو اللہ بازیاب کریں۔ شکریہ۔

میڈم اسپیکر:- عبدالرحیم زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال (وزیر تعلیم) :- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ میڈم اسپیکر! سب سے پہلے میں آج کی جو requisite اجلاس ہے سردار مصطفیٰ خان ترین کے بیٹے اسد خان ترین کی اغوا پر، میں اپنی جانب سے ایوان کی جانب سے سردار صاحب کی ساتھ اظہار تکھیتی اور جو دکھ اور جو دکھ تکلیف اور مشکل کی جو صورتحال ہے پورے ایوان نے آج ان کے ساتھ جس بھروسی کا اظہار کیا اس پر میں پورے ایوان کا چاہے وہ treasury benches میں سے ہو یا اپوزیشن سے ہو میں سب کا مشکور اور ممنون ہوں۔ میڈم اسپیکر! آج کا یہ اجلاس جس میں پھر خصوصیت کے ساتھ مولانا واسع صاحب اپوزیشن بیخوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو boycott کر رکھا تھا اس سے پہلے اس کو چھوڑ کر اس اہم مسئلے پر ایوان میں آ کر شرکت کی اور انہوں نے یہاں پر اس معاملے پر خصوصی صوبے کے امن و امان پر سیر حاصل بحث بھی کی تو ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! ہم نے کبھی بھی یہ وعدہ یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہم سب کچھ کو ٹھیک کر چکے ہیں البتہ اتنا کہا تھا کہ ماضی کے مقابلے میں ہم کافی بہتری لے آئیں ہیں اور اس بہتری میں اب جو صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہمیں تشویش لاحق ہے اور وہ تشویش دوستوں نے آپ کے سامنے custodian of the House کی ہے اور اس تشویش میں روز بروز اضافہ ہونا یا واقعات میں اضافہ ہونا۔ اس پر بھی ہم سب کو تشویش ہے اس پورے ایوان کو تشویش ہے۔ میڈم اسپیکر! جو چیزیں سامنے آچکی ہے اُس میں دوستوں نے جن باتوں کی نشاندہی کی ہے وہ باتیں دراصل ہم سب کو اس سوچ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہم سب کو اس طرف جانا ہو گا آیا ہم پوچھ لیتے ہیں کہ مولانا فضل الرحمن صاحب پر قاتلانہ حملہ دو تین مرتبہ پر حملے ہوئے وہ کیوں؟ مولانا شیر اپنی پر حملے کیوں ہوئے؟ شیر پاؤ صاحب پر حملہ کیوں ہوا؟ محمود خان اور اس کا گھر وہ تو سالوں سے حملوں کے زد میں رہا اور محمود خان پر بھی خود بھی حملہ ہوا۔ اور ہمارے اسمبلی کے ممبران کے جیسے دوستوں نے نشاندہی ان پر حملہ ہوئے۔ ہم لوگوں نے گناہ

کونسا کیا ہے؟ میڈم اسپیکر! ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ یہ سرز مین جس پر ہم رہ رہے ہیں یہ سرز مین ہمارے ابا و اجداد نے دنیا کے مختلف حملہ آوروں کے ساتھ مقابلہ کر کے وراشت میں ہمیں چھوڑی ہے۔ اور اس کی حفاظت اس کے ایک ایک انج باشندوں کے مفادات کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ آج یہ ایوان ہم یہاں بیٹھے ہیں یہاں پر debate ہو رہی ہیں۔ اور وہ اس بات پر ہو رہی ہے کہ کیا ہم نے اپنے حقوق کی حفاظت کرنی ہے یا نہیں۔ میڈم اسپیکر! ہم پارٹی کی حیثیت سے عبدالصمد خان اچکزئی جو انگریز یہاں آئے تھے انگریز کے خلاف جدوجہد کی اور اس سرز مین کی اس خطے کے ایک محبت وطن فرد کی حیثیت سے ایک محبت وطن فرزند کی حیثیت سے ایک محبت وطن لیدر کی حیثیت سے اُس نے زندگی کے آخری دنوں تک اس سرز مین کے ساتھ بھایا تھا اور کبھی بھی صبر کا دامن نہیں چھوڑا تھا۔ جیل ہو جیل کی کوٹھڑیاں ہوں دوسرے تیسرا مشکلات ہوں جو بھی اذیتیں تھیں، ہمیں پہنچائی گئی ہم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ آج بھی اس فلور پر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ دو تین چیزیں ایسی ہیں۔ اگر ہم نے اس ملک کو اس صوبے کی سیاست کو جمہوریت کو اس کی sovereignty کو رکھنا ہے تو میں پہلی بات یہ کروں گا کہ یہ جمہوریت کے ساتھ رہ سکے گا۔ اور جمہوریت نہیں ہو گی جمہوریت میں ٹالکیں اُک کی جائیگی تب بھی ہم یہاں پر ہمارے sovereignty کو خطرات ہونگے۔ ایک ہی راستہ ہے وہ یہ ہے کہ جمہوریت ہو پارٹی کی بالادستی ہو اور قوموں کو اختیارات ہو اور ہم جمہوری طریقے سے اپنے چیزوں کو آگے لے جائے اور اگر جمہوریت پر کسی کی نیت خراب ہے یا جمہوریت کے خلاف سازش ہو رہی ہے یا جمہوریت کا بستر لپیٹا جا رہا ہے۔ اگر کوئی کر رہا ہے میری ہمدردانہ تجویز یہ ہو گی کہ وہ یہ کام چھوڑ دیں۔ جمہوریت اس ملک کی سب کچھ کا ضامن ہے اور ہمارے مشکلات ہیں اور تمام کے تمام مشکلات ہمارے جمہوریت سے ہی حل ہونگے ہمارے مسائل ہیں وہ مسائل بھی جمہوریت سے حل ہونگے۔ بیٹھنے سے ہی حل ہونگے جس کے جو بھی مسائل ہیں لیکن میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ یہ کر رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! ہم روایات والے لوگ ہیں۔ یہ سرز مین پشتوں اور بلوچ کی سرز مین ہیں۔ اس سرز مین پر کسی مرد کو مرد کی جانب سے اٹھنا یہ ہمارے روایت کے برخلاف کام ہے۔ چاہے وہ پیسوں کیلئے ہو چاہے کسی بھی مقصد کے لئے ہو۔ یہ ہمارے روایت کے برخلاف ہے اور جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔ مصطفیٰ خان کے بچے کے ساتھ نہیں جو بھی لوگ اغوا ہوئے ہیں وہ سب اس مٹی کے اس سرز مین کے لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ کسی نے بھی کسی بھی طریقے سے کوئی بھی جارحیت کوئی بھی اس قسم کی جو چیزیں ہیں، اٹھانے کی لیجانے کی اغوا کرنے اور اغوا کے مقابلے میں پیسے مانگنے کی یہ تمام چیزیں ہمارے روایات کے برخلاف ہیں۔ اور جو کچھ ہوا جس طریقے سے ہوا

اور جس طریقے سے کیا جا رہا ہے، اس کے سخت ترین مخالف ہے۔ اور ہم نے یہ ثابت کرنا ہو گا ہمارے Law enforcement agencies ہماری پولیس ہماری لیویز پھر اس کے بعد جو دوسرے provincials ہماری وہ ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ insure کرائیں گے گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، آئین Article 9 فرد کی سلامتی کے بارے میں، فرد کی سلامتی کیا ہے کوئی بھی شخص جو اس ملک کا شہری ہے اس صوبے کا اس شہر کا کوئی شہری ہے اس کی سلامتی حکومت کی ذمہ داری ہے، اور حکومت ہماری حکومت ہے اور یہ ہماری ایجنسیاں ہیں۔ Law enforcement Agencies کی حیثیت سے یہ اُنکی ذمہ داری ہے، اُنکے معلومات ہونے چاہیے کہ کون یہ کام کر رہا ہے؟۔ یہ Criminal ہے یہ کہیں سے آیا ہے؟ یہ کسی کی جانب support کیا جا رہا ہے ہمارے امن کو خراب کیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ کونا کام بنایا جا رہا ہے۔ جمہوریت کی بستر لپیٹا جا رہا ہے۔ کس بنیاد پر ہے؟ کون ہے؟ اور کہاں سے ہیں؟ یہ ذمہ داری ہے ہماری ایجنسیوں کی۔ کہ باقاعدہ ہمارے سامنے اگر نہیں رکھ سکتے ہیں تو گورنر اور وزیر اعلیٰ کے سامنے ان کو رکھنا چاہیے کہ معاملہ کیا ہے اور کس بنیاد پر ہے اور اگر اس سرزی میں کو آگ میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ جیسے مولانا واسیع صاحب کہہ رہے ہیں International Game اور International Game میدان جنگ اگر ہماری سرزی میں کو بنایا جا رہا ہے تو ہمیں قطعی قابل قبول نہیں ہے۔ جس کی بھی جانب سے ہو جو بھی یہ کوشش کر رہا ہو۔ ہم پر امن لوگ ہیں روایات رکھنے والے لوگ ہیں اور ہماری سرزی میں کو کم از کم میدان جنگ نہ بنائے۔ ہمارے لوگوں پر حملہ نہ ہو ہمارے leadership پر حملہ نہ ہو وہ چاہیے جو بھی ہو، ہمیں سوچھنا ہو گا مولانا صاحب، ہم سب نے سوچھنا ہو گا کہ یہ کیوں کر رہا ہے یہ حملہ ایسا نہیں ہے اس پر خوش نہیں ہونا چاہیے کہ آج فلاںے پر ہوا ہے آچھا ہوا۔ ہمیں یہ سوچھنا چاہیے اور دکھ اور یہ تکلیف جہاں سے شروع ہوتی ہے یہ آخر تک جائیگی۔ یہ آگ ایسی نہیں ہے کہ وہی پر بجھ جائیگی۔ مولانا واسیع کی حد نج جائیگی نہیں یہ آگ جائیگی اور آخر تک جائیگی اور ہم نے پہلے دن سے یہ نشاندہی کی تھی کہ جس آگ سے لوگ کھیل رہے ہیں یہ آگ پورے خطے میں پیٹ میں لیگی۔ آج ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم جھگڑے کے Zone میں ہے اور یہ واقعات کی تسلسل جاری ہے اتنا ہم کہہ سکتے ہیں سرفراز صاحب بیٹھے ہیں وہ figure سے آپ کو بتاسکتے ہیں کہ اسیمیں کمی ہوئی ہے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ ہمارے ہوتے ہوئے کچھ بھی نہیں ہو گا۔ لیکن بات اصل میں یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں چاہیے وہ بیرونی ہو چاہیے اندر ورنی ہو، سب کو سوچھنا ہو گا۔ پر امن بقاء باہمی کے اصول کے تحت افغانستان کو پاکستان کو ہندوستان کو ایران کو جو ہم ہمسایے ہیں سب کو یہ International اصول قبول کرنا ہو گا اور ایک دوسرے کے

معاملات میں مداخلت سے پرہیز کرنا ہوگا مداخلت کو ختم ہونا چاہیے کسی کی مداخلت نہ پاکستان میں ہونہ پاکستان کی مداخلت کسی اور ملک میں ہو، ہمارا یہ خطہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ میڈم اپسیکر! دو ایٹھی powers دو تین مرتبہ ایسا موقع آیا کہ یہ آپس میں بھگڑ جائیں گے ایٹھی powers اگر آپس میں بڑھ پڑے تو کیا یہاں کچھ نجی سکے گا؟ یہ سوچنے کی باتیں ہیں اور اگر ہم اپنے چیزوں پر نظر رکھیں گے تو وہ اس طریقے سے ہیں۔ یہاں جو باتیں ہم کر رہے ہیں جو بھی الزام ہو جو بھی چیزیں ہو میں دوستوں کا مشکور کہ یہ ایسے معاملات میں ہم اکھٹے بیٹھے ہیں تقید بھی ہوتی ہے ہم پر بھی ہوگی، ہم بھی کسی پر تقید کریں گے اور ایک دوسرے کی تقید سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو میں اُس پر معدتر کرتا ہوں لیکن حقائق تلخ ہے اور ہم ملک کی حیثیت سے تنہا ہو کر رہ گئے ہیں ہم نے اس تہائی کو تھوڑے کیلئے اسے نکلنے کیلئے اپنی پالیسی تبدیل کرنی ہوگی۔ ہم نے ایسی پالیسی بنانی ہوگی ہم نے دہشتگردی کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ ہم نے اس ملک کو اس صوبے کو corruption سے پاک کرنا ہوگا کرپش کو خدا حافظ کہنا ہوگا۔ ہمیں اقرباء پروری سے نکلا ہوگا یہ جو باتیں ہیں یہ جو چیزیں ہیں یہ ایک رات میں ٹھیک نہیں کی جاسکتی۔ لیکن وقت اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو الوداع کہنا ہوگا اور سر جوڑ کے بیٹھنا ہو گا۔ اپنے ملک کیلئے اپنے لوگوں کیلئے یہ اٹھارہ بیس کروڑ انسانوں کا جو ملک ہے اس کو چلانے کیلئے اور بہتر طریقے سے آگے جانے کیا مدد ابیر ہو سکتے ہیں اس پر سوچنا ہوگا۔ ہم نے دہشتگردی کو ختم کرنا ہوگا ہم نے مذہبی فرقہ واریت کو ختم کرنا ہوگا ہم نے مذہبی انتہا پسندی کو ختم کرنا ہوگا ہم نے وہ تمام کام جس سے ہماری sovereignty جس سے ہماری اتحاد اور اس خطے کی تحفظ متاثر ہوان تمام کاموں کو چھوڑنا ہوگا۔ اُن تمام کاموں کو الوداع کہنا ہوگا۔ میڈم اپسیکر! یہ جو چیزیں آج ہمارے سامنے آ رہی ہے جس طریقے سے ہیں اُس پر میڈم اپسیکر! اس حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں میڈم اپسیکر۔ پیشین کو جو واقعہ ہے پورا پیشین اس پر متفق ہو گیا ہے پارٹی جس کی جو بھی ہے لیکن اغواہ کاری کے حوالے سے سب نے یقینی کا مظہر کیا ہے اور ہم سے زیادہ دُکھ تکلیف اور مشکل میں تمام پارٹیوں نے ساتھ دیا ہے۔ ہم چمن گئے چمن میں جلسہ ہوا اور تمام پارٹیوں کے لوگ وہاں آئے تھے اور بیٹھے تھے باقاعدہ جلسے میں آج جو جلوس آئی ہے مختلف سیاسی پارٹیوں کی جانب سے آئی ہے۔ کوئی میں بھی مختلف سیاسی پارٹیوں کے لوگ آئے ہیں آپ کے اسمبلی کے سامنے اور انہوں نے باقاعدہ احتجاج کیا ہے میں ان تمام پارٹیوں کا صوبے کے عوام کا اپنے لوگوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے اور سنیدگی سے نوٹس لیا ہے اور آج کا جوا جلاس ہے ہمارا اس میں ہماری انتباہ یہ ہے مولانا صاحب کہہ چکے ہیں بات دوستوں نے کی ہے کہ اختیارات حکومتوں کے پاس نہیں ہوتے کسی اور کے پاس

ہوتے ہیں۔ یہ اختیارات مولانا صاحب میں پھر کہتا ہوں۔ کہ ماضی ایسی رہی ہے کہ واقعیتی اختیارات ہمارے جمہوری حکومتوں کے مقابلے میں کسی اور کے پاس ہوا کرتے تھے۔ اور یہاں کے پاس ہوگی اور یہ قبول کرنا ہو گا یہ تنخ گھونٹ پینا ہو گا اور یہاں کے رہنے والے ہم میں سے کوئی اس سرز میں کیسا تھا اس مٹی کے ساتھ غداری نہیں کریں گے۔ اگر یہ یقین دہانی ایک مرتبہ ہو جاتی ہے تو ہمارے معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں اس میں کوئی دودورائے نہیں ہے۔ جو بھی اپنے آپ کو پاکستان کا بہترین دوست سمجھتا ہے یہاں بیٹھے ہوئے لوگ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ وہ اس کم پاکستانی ہو یا پاکستان دوستی میں اس سے کم واقع ہو، ایسی کوئی چیز نہیں ہے لیکن اب یہ یقین کرنا چیزوں پر جانا ان کو address کرنا اب یہ اگر دوستوں نے یہ باتیں نہ سنی ہو۔ میڈم اسپیکر! پہنچ نہیں کہاں تک جاتے تھے۔ صوبائی خود اختیاری یہ ملک کے ساتھ غداری ہے صوبائی خود اختیاری ایسی صوبائی خود اختیاری ولی اور اگر یہ ملی تو یہ ٹوٹ جائیگا۔ اٹھارویں ترمیم صوبائی خود اختیاری آگئی ہے اُس سے اس ملک میں کیا کمی واقع ہوئی ہے۔ سرفراز کیا کچھ باندھ کے پیچھے وہ بنائے گے جارہا ہے جو اُس کو صوبائی خود اختیاری ملی ہے؟ ایسا کچھ نہیں ہے یہ آپ کی فیڈریشن ہے اس فیڈریشن کے جوازاء ترقی بھی ہے اُس کی جو اکائیاں ہے اُس کی جو قویں ہیں اس کی حقوق کو ان کے چیزوں کو تسلیم کرنا ہو گا۔ میڈم اسپیکر! نہیں چل سکتا ہے اس طریقے سے۔ سوئی سے آپ چالیس پچاس سال سے گیس نکال رہے ہیں اور سوئی کون نہیں دے رہے ہیں؟ جب یہ کہتے ہیں تو کہتے ہیں یہ غدار ہے کیا یہ غداری کے زمرے میں آتا ہے؟ کیا اُن کا یہ حق نہیں ہے پورے پاکستان میں وہ پہنچ گئی ہے۔ ابھی یہاں نزدیک یہاں نکلی ہے پہنچ نہیں دوسو سال بعد بھی ہر نانی کو ملے گی یا نہیں ملے گی۔ تو میڈم اس پر توبات ہو گی لوگ اس پر باتیں کریں گے جو مالک ہیں جو stakeholders ہیں وہ اس پر بات کریں گے اس کو منفی انداز میں لینا غلط ہے۔ یہ ہر انسان کا حق ہے جس کی سرز میں ہو جو اُس کا مالک ہو اور اس فصل اس کو اگرنہ ملے تو وہ تو فریاد نہ کرتا رہیگا۔ ہم نے کوئی گناہ کیا ہے سوائے اس کے کہ ہمیں اختیار چاہیے؟ ہم نے کوئی گناہ کیا ہے صرف یہ کہا کہ ہم stakeholder ہیں اور stakeholder کی حیثیت سے ہم سے پوچھا جائے اب پوچھنے کی بات جب کرتے ہیں کو کہتا ہے کہ یہ ملک غداری ہے۔ یہ غداری نہیں ہے میڈم اسپیکر! ڈاکٹر صاحب نے بھی یہ بات سامنے رکھی۔ میں پھر کہتا ہوں کہ فوج کیسا تھا، ایجنسیوں کے ساتھ یہ جو ہم لوگ بیٹھے ہیں یہ جنگ اُن کے ساتھ نہیں ہے کوئی جھگڑا جنگ نہیں ہے اُن کیسا تھا ایک بات ہم کرتے ہیں اور وہ ساری دنیا میں مسلمہ ہے مزید تجربہ گاہ

پاکستان کو نہ بنایا جائے۔ وہ یہ ہے کہ جمہوریت، جمہوری نظام جمہوری system عوام کی دوست اور اس پر اعتماد اور اس میں کسی بھی قسم کی کوئی مداخلت نہ ہو۔ کسی کی جانب سے نہ ہو۔ کوئی بھی شخص پیسوں کے ملبوتے پریا کسی اور ذریعے سے کسی کی رائے کو متاثر نہ کرے۔ وہ آئینے گے وہ ہم اور آپ سے زیادہ اس مٹی کے وفادار ہوں گے اور یہاں خدمات دیں گے ہم اور آپ اگر نہیں ہوں گے جو بھی آئینے گے اُس کو احترام دینا اُس کا احترام کرنا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے یہ ہمارے اداروں کی ذمہ داری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں جو دارے ہیں وہ گورنمنٹوں کے ناک اور کان ہوا کرتے ہیں۔ آنکھناک کان جو بھی چیزیں ہیں انسانی جسم کے یہ اس کے وہ ہے۔ اس کے بغیر اب نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو یہ معلومات فراہم کرنا ان کی ذمہ داری ہے آج کے دن کے حوالے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ذمہ داری انہوں نے نہیں ہو گی۔ اور ہماری ایجنسیاں ایسی نہیں ہے۔ ہماری ایجنسیاں دنیا کے بہترین ایجنسیوں میں سے ہیں اور دنیا کی بہترین ایجنسیاں معلومات بھی رکھتی ہیں اپنے ملک کو چلانے کیلئے اور اپنے منافیں یاد رکھنے کے لئے اس کی بھی مکمل معلومات اور اس کے بنیاد پر اپنے گورنمنٹ کو رائے اور اس کے سامنے وہ رکھنا اور سیاسی فیصلے پھر اس سیاسی حکومت کا فرض ہے جو rule کر رہا ہے کہ وہ کیا فیصلے کرتے ہیں یہ سیاسی فیصلے کرنا معلومات دینا ایجنسیوں کی ذمہ داری ہے اور سیاسی فیصلے کرنا سیاسی قیادت کی ذمہ داری ہے۔ اس میں یہاں پر تھوڑی سی گزبرہ ہو جاتی ہے کہ نہیں جو معلومات ہم فراہم کر رہے ہیں فیصلے کا حق بھی ہمیں ہونا چاہیے جو دنیا میں مسلمہ نہیں ہے اور میں اس بنیاد پر کہہ رہا ہوں request کر رہا ہوں سب سے کر رہا ہوں کہ اب وقت ہے ہمارے پاس یہ شاید ہاتھ سے نکل جائیگا اگر ہم اس سے کھیلتے رہیں اور اس اصول کو بین الاقوامی طور پر جو مسلمہ ہے اگر اس کو نہیں مانیں گے یا مانے کی کوشش نہیں کریں گے اور اس راہ پر نہیں جائیں گے پھر ہمارے پاس گنجائش کم رہیگی۔ تو آج کے دن کے حوالے سے میں ایک دفعہ پھر سب دوستوں کا مشکور ہوں۔ پیشتو نخواہ ملی عوام پارٹی، جمعیت علماء اسلام پیشتل پارٹی، مسلم لیگ (ن) مسلم لیگ (ق) جو اس ایوان میں تھے موجود ہے ہیں سب نے آج جس تیکھی کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے یہ پیغام دیا کہ ان واقعات پر صرف مصطفیٰ خان کے بیٹے کے حوالے سے نہیں خصوصاً اغواء برائے تاوان ٹارگٹ نکلنگ مارنا پیٹنا، ان واقعات پر ہم ایک ساتھ ہیں اور یہ ہم سب کیلئے دکھ اور تکلیف کی بات ہیں اور حکومت کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے ہم اپنے عوام سے اور خصوصاً اسمبلی کے ارکین سے اس میں مدد چاہتے ہیں۔ وہ ہماری مدد کریں۔ اور عوام سے مدد چاہتے ہیں اور یہ برملا کہتے ہیں کہ اس خطے میں جس آگ کیما تھکھیلا جا رہا ہے جو بھی اس سے کھیل رہا ہے ہمارے عوام اُس کو بھانپ لیں اس کو جانچ لیں اس کو سمجھ لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور جرات سے ہمت سے اُس کے خلاف

آواز بلند کریں اور خصوصاً میڈیا کے دوستوں سے ہماری گزارش یہ ہے میڈیا کے دوستوں سے گزارش یہ ہے کہ نہایت ہی سنجیدگی کا وقت ہے اور معاملات بہت زیادہ سنجیدہ ہو گئے ہیں اور سنجیدگی سے چیزوں کو لینا اور سنجیدگی سے اپنی رائے ظاہر کرنا کسی کی ہاں میں ہاں ملانے کی کوشش نہ کرنا اور چیزوں کو سامنے لانا اور ہمارے پاس ماہرین بھی ہیں specialist بھی ہیں، PhDs بھی ہیں خارجہ پالیسی کی بھی ہے داخلہ پالیسی کے بھی ہے اور دنیا سے بھی انسان مانگ سکتا ہے بلو اسکتا ہے اور انکی رائے کے مطابق خطے میں جو آگ لگنے والی ہے یا لگنے جاتی ہے یا جو لوگ بچکی ہے اُس کو اُس آگ کو بجاانا ہماری بس کی بات ہے ہم کر سکتے ہیں ہم انسان ہیں اس سرزی میں کے مالک ہیں، اور اس بنیاد پر جو واقعات روہنما ہوئے ہیں میں دوستوں کا اپوزیشن کا خصوصاً وہ جو نشاندہی کر رہے ہیں سردار صاحب چلے گئے یا بیٹھے ہیں سامنے نظر نہیں آ رہا ہے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے وہ جو نشاندہی کرتے ہیں کہ اس طریقہ سے اُس طریقہ سے واقعتاً یہ ہمارے معاملات ہیں اور انہا ہی سنجیدگی سے تمام دوستوں نے معاملات کو لیا ہے اور اس ہاؤس کے فیصلے کو پورے ملک کے سامنے اس طریقہ سے ہم رکھنا چاہتے ہیں کہ خدا کے لئے اس کو سنجیدگی سے لیں۔ اور جو معاملات شروع ہوئے ہیں اُس کو فوراً stop کیا جائے اور جو لوگ انگو ہیں ان کو فوراً بازیاب کرائے جائیں اور گورنمنٹ کے طور پر ہمیں اُس کی اطلاع دی جائے پھر ایک گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے جس طریقے سے اُس کو لاتے جس طریقہ سے وہاں سے نکالتے ہیں وہ اُس کو نکال لیں گے ایک بات کی میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسوں والا معاملہ ہم نہیں کریں گے۔ پیسے ہم نہیں دیں گے ہم پیسوں کے لئے نہیں ہے یہ سب کے سامنے ہوا اور جو لوگ یہ کر رہے ہیں میں ایک مرتبہ پھر آپ کی توسط سے یہ ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آگ سے نہ نکلے اور آگ سے کھینچنے کے مترادف ہے اور آگ سے اگر مزید کھیلا گیا پھر جو جلس جائیگا وہ جلس جائیگا پھر جس کی ذمہ داری ہو گی جس پر ذمہ داری ہے عائد ہو گی اُس نے وہ ذمہ داری بھانی ہو گی۔ ہماری ایجنسیوں نے اور ہماری فوج نے اور فوجی کی جو خفیہ ایجنسیاں ہے ان کی ذمہ داری ہے police کی یہ ذمہ داری ہے Civil Agencies ہیں اُنکی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ یہ کھوچ لگائیں اور بہت جلد لگائے اور گورنمنٹ کو بتائیں گورنر صاحب کو وزیر اعلیٰ صاحب کو اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر action لینے گئی گذراشت تھیں ایک مرتبہ پر تمام ایوان کا، اپوزیشن کا treasury benches کی پارٹیوں کا سب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس اہم منصوبے جو انواعے برائے تاداں کے اب رونما ہو رہے ہیں اور ہوئے ہیں اُس پر انہوں نے ایک ساتھ ایک بیکھنی کا مظاہرہ کیا میں اُن کا مشکور ہوں ممنون ہوں اور یہی پرسب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں اجازت لینا چاہتا ہوں۔ خدا حافظ۔

02 جون 2016ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

91

میڈم اپسیکر۔ سرفراز بگٹی صاحب۔ windup speech۔

Thank you so very much, on behalf of my self, on behalf of Honorable CM
 سرفراز احمد بگٹی (وزیر داخلہ و جمل خانہ جات)۔ شکریہ میڈم اپسیکر! سردار صاحب کے ساتھ اپنے Balochistan، On behalf of my Tribe, my Department ساتھ اظہار تکبیتی اس واقعے کی شدید الفاظ میں نہ ملت، اور ساتھ ساتھ سردار صاحب جس حوصلہ کے ساتھ کہ کیونکہ from the day first میں اس کے ساتھ رابطے میں ہوں ان سے ملاقات میں ہو۔ جس جوں مردی کے ساتھ اور جس حوصلہ کے ساتھ اس مشکل وقت کو گزار رہیں میں اس کو بڑا appreciate کرتا ہوں۔ میڈم اپسیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب سے ہم اس ایوان میں آئے ہیں اس پارلیمانی تاریخ میں یہ سب سے important اجلاس تھا جو کہ ہمارا ایک colleague اس کا بیٹھا جواں سالہ بیٹھا جس بے دردی کے ساتھ انہوں نے اور اس کے لیے ہم نے ریکوویشن کا اجلاس بلا یا ہے اس کی seriousness کا میں سردار عبدالرحمن کھیڑان صاحب کے ساتھ agree کرتا ہوں کہ ہمارے treasury benches کی طرف سے اپوزیشن کی طرف سے official gallery کی طرف سے جو نہیں دکھائی گئی میں اس کی نہ ملت کرتا ہوں مساوا اس کے IG اپولیس مجھے ذاتی طور پر پتہ ہے کل رات سے وہ شدید بخار میں ہے کل رات سے وہ بیمار ہیں لیکن آج جس طرح یہاں بھی رات کے بارہ بجئے والے ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں میں اس کو بھی appreciate کرتا ہوا۔ میڈم اپسیکر! جب یہ واقعہ ہوا تو initially ہمیں کوئی چھ گھنٹے بعد سات گھنٹے بعد یہ report ہوا اس سے پہلے میں ایک چیز اور add کرنا چاہتا ہوں جس تدریک کے ساتھ اپوزیشن نے خاص طور پر مولانا واسع صاحب نے اپنا احتجاج مؤخر کیا ہے میں اس کی appreciation بھول گیا تھا میں ان کو بھی appreciate کرنا چاہتا ہوں اور انہوں نے جس طرح اس مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھا ہے۔ اب میڈم اپسیکر! جب یہ واقعہ ہوا میں جو تقدیر آئیں یا جو بتیں ہوئیں ایک ایک بات کا جواب دیا جاسکتا ہے ایک ایک بات پر دلیل دی جاسکتی ہے دلیل سُنی جاسکتی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں اس وقت یہ appropriate ہے، پھر بھی اس پر بحث کر لیں کہ law and Order کی کیا situation ہے کیا نہیں ہے فی الحال میں focus ہے چاہتا ہوں سردارزادہ کے kidnapping پر پھر ransom پر اور اس سے پہلے کے واقعات پر اور اسکے بعد کے واقعات پر اور اپس کے حل ہرتا کہ ہمارہ focus ہے وہ divert ہو جائے۔ میڈم اپسیکر جب یہ واقعہ ہوا کچھ چھ گھنٹے بعد رپورٹ ہوا فیملی کو اور پھر فیملی سے ظاہر ہے پولیس کو اور پھر اس طرح Higher

Authorities کو تو یہ چھ سے سات گھنے کا gap تھا یہ kidnappers کے لئے ایک بڑا gap تھا۔ یہ loop اس طور پر کیا تھا، دوسرا میدم اپنیکر! دوستوں نے خاص طور PKMAP کے دوستوں نے اور چند دوستوں نے جو جذباتی تقاریر کی میں سمجھتا ہوں ظاہر ہے اُنکے ساتھ واقع ہے یہ natural ہے، جس پر گز رہی ہوتی ہے وہ جذباتی ضرور ہوتا ہے اور ان جذبات میں آکے انہوں نے جو بھی تقاریر کی اُس پر میں صرف اتنا کہوں گا on the floor of the House کو اور تمام House کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کا کوئی ریاستی ادارہ چاہیے وہ law enforcement Agency ہے چاہیے وہ پولیس ہے agencies میں involve ہیں کوئی بھی ادارہ اس طرح کے heinous crime میں ہوتا رہا ہے لوگوں کو patronage ملی رہی ہیں اور ہم جانتے ہیں لوگوں نے جس کی بات کی خاص طور پر نورزی کی، پہلوان نورزی کی شن کا بھائی تھا اس کا بھائی تھا اس کی بات کی اس کو patronage رہی ہے ماضی میں اُس کے پاس ماضی میں cards رہے ہیں اُس کے پاس کچھ نہیں ہے یہ کوئی بات نہیں ہے یہ genuine lead کیا ہے اس operation کو میں lead کیا ہوں کہ میں نے lead کیا اُس operation کو ہم نے وہ security operation کیا اُس کے گھر میں ہم نے چھاپا مارا کسی agency نے ہمیں منع نہیں کیا، جنسی security agency نے ہمیں نہیں کہا کہ آپ نے ایسا کیا ہے؟ میں in touch ہوں سب کے ساتھ from the day first till today ایک ایک لمحہ میں اُن کے ساتھ اس واقعے پر یا کوئی بھی kidnapping ہوتی ہے، ہم اُس پر اُس کے ساتھ رہے ہیں اللہ اکہ کہہ دینا کہ کسی کو کوئی patronage حاصل ہے وہ ہماری مدد کر رہے ہیں ہمیں technical support میں ہماری مدد کر رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں ہے جب یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ اُنکا اس میں کوئی کردار نہیں رہتا۔ Law enforcement Agencies اس واقعے کے بعد کیا کیا، میدم اپنیکر! پہلا رابطہ میرا IGP سے ہوا اُس Sector Commander کے بعد IGFC سے پھر جو ISI کے یہاں survey Commander ہیں جو IB کے head ہیں ان سب سے میری بات ہوئی اور یہاں پر efforts потental کرنے شروع کر دی پولیس نے اپنی frontier corps کرنے شروع کر دی، Honorable CM efforts potent ہے۔ تمام کے تمام لوگوں نے اپنے efforts on Board میں ہیں اس میں IG FC صاحب سے میری بات ہوئی انہوں نے اپنے وہاں کے چوں sector Commander ہیں

اُنکو بتایا، جو Brigadier ارشد صاحب ہیں، اس طرح تمام جو انکی Wing Corps تھے تمام کے تمام لوگ اپنی جگہ پر actives ہوئی تھوڑی سی میں انکے Commanders efforts مختصر سی میں آپ کو بتادوں کہ ان دونوں سے لے کر آج تک Special Nachas 85 (ناکار) 122 Patrolling on 85 اپیشن ناکار very first night, till one week different routes, 122 vehicles on patrolling, 5 Joint Operations IBUs with Police and Levies, 12 team on search operations گئی، 66 میں سردار مصطفیٰ ترین صاحب، آنالیات صاحب IG اپلیس، کمشنر کوئٹہ، RAP کا FC، ہم سب لوگ پیش میں اکٹھے ہوئے اور وہی پر ہم نے بیٹھ کے جو suspects facilitators تھے جو ہم نے اُس کو اسی جگہ پر arrest کیا اور ان پر interrogation ہو رہی ہے اور جو ہی کوئی lead ٹکلتی ہے تو وہ یقیناً share بھی ہو گی اور اُس کے better results بھی ٹکلیں گے اُس کے بعد پر اُس رات ہو ہماری اپلیس نے FC کے ساتھ مل کے کے ساتھ مل کر ایک suspect area تھا اُس پورے area کو cordon کیا اور ایک search operation کیا اُس کے search operation کے نتیجے میں ہم نے کوئی تیس کے قریب لوگ جو ہیں وہ suspect کے کچھ اُس میں چھوڑ دئے کچھ جو suspicious ہے اُنکو رکھ لیا اور انکے ساتھ interrogation ہو رہی ہے۔ (مداخلت)۔

سردار عبدالرحمن کھیتران:- میں ابھی آرہا ہوں چیمبر سے وہاں TV پر چل رہا ہے کہ آٹھ سال کی بچی کوئٹہ سے ایک مہینے اغوا ہوئی تھی تو میں DIG اصحاب جیسے میر سرفراز نے کہا وہ recover ہوئی ہے اور اُس کے جو اغوا کا رتہ وہ پکڑے گئے ہیں میں DIG اصحاب کو مبارکباد دیتا ہوں اور Home Minister کو مبارکباد دیتا ہوں۔

وزیر حکومتہ داخلہ وجہ خانہ جات:- جی یہ آٹھ سال کی جس کا سردار صاحب ذکر کر رہے ہیں یہ آٹھ سال کی بچی تھی یہ بروری کوئٹہ سے kidnap ہوئی تھی اور آج الحمد للہ ہماری security forces نے اُس کو چجن سے بازیاب کیا ہے اور kidnappers ہیں وہ بھی arrest ہوئے ہیں۔ تو میدم اپیکر! اُس کے بعد میں اور آغا لیاقت صاحب اور کمشنر کوئٹہ DIG ہم لوگ چلے گئے چجن وہاں پر ہم نے ایک آپریشن plan کیا اُس آپریشن کے خاطر خواہ results نہیں نکل سکتے، let me confess here، ہم گئے system lock کرنا

lock اپنیں ہو پایا ہم سے inshort اس میں کامیاب نہیں ہوئے۔ لیکن ہم یہاں رکھے نہیں تھا IG صاحب کو بڑی clear directions تھیں اور اس کو highest level discuss پر facilitate کیا گیا جو ہماری apex committee کو اس suspect کو نہیں چھوڑیں گے ہماری پولیس سے یہاں کوئی میں اور جن مشکل حالات میں وہ وہاں پر گئے انہوں نے جا کر وہاں پر ایک raid کیا اس کے نتیجے میں ایک مولوی جو ہے وہ بازیاب ہوا اور وہ جو deterrence کا ایک نمونہ تھا state within a state کی ایک picture پیش ہو رہی تھی جو کوئی نورزی تھا جو کوئی suspect کا ثابت ہو گیا ہے کہ state سے زیادہ کوئی powerful suspect نہیں ہے۔ میں assure کرتا ہوں اس House کو وہ جو بھی culprit ہے ہم اس کو چھوڑیں گے نہیں جب تک بھاگتا رہیگا ہماری security forces اس کے پیچے جائیں گے اور جب تک ہم اس کو arrest نہیں کریں گے جب تک اس کے قانون کے کٹھرے میں نہیں لا جائیں گے ہم چین سے نہیں بیٹھے گے۔ میڈم اسپیکر! اس آپ پیش میں 36 کے قریب لوگ ہم نے arrest کیے اس میں سے یقیناً اس کلی والے لوگ بھی ہوں گے ہم ان کی scrutiny کر رہے ہیں اور جو suspect ہونگے وہ یقیناً قانون کے دائرے میں آ جائیں گے۔ میڈم اسپیکر! میں بالکل چھوڑ دیا جائے گا اور جو kidnappings ہوں گے جو لوگ innocent within a day or so ہوں گے اس کو صرف یہاں تک لے جاؤں کہ چن میں جو ہو رہی ہیں جس کا بڑا تذکرہ ہوا میں اس میں rebattle میں نہیں جارنا چاہتا تھا لیکن جو دلوگ kidnap ہوئے ہیں اس کے بارے میں یہ بتا دوں کہ وہ دونوں immigrants ہیں اور جو illegal immigrants ہیں اور اس کو کوئی matter چل رہا ہے افغانستان میں اُدھر کے لوگوں کے ساتھ کوئی financial issue چل ہے اور ان کے جو لوگ حقین ہیں یا ان کے جو ورثاء ہیں ہم ان کو approach کیا کہ آپ FIR کریں اور FIR کرنے کے لئے ready ہیں ہے۔ وہ اس لئے ready نہیں ہے کہ جی وہ کہتے ہیں کہ ہمارا لین دین کا معاملہ ہے ہم اس کو خود حل کر لیں گے۔ لیکن مجھے confess کرنے دیں کہ ہماری اس belt میں law and order کی گئے۔ لیکن مجھے confess کرنے دیں کہ ہمارا لین دین کا معاملہ ہے ہم اس کے law enforcement ہے جو improve situation ہو رہی تھی یا جو بہتر تھی وہ آج بہتر نہیں ہے۔ ٹھیک کہا زیارتوال صاحب نے ہم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے میڈم اسپیکر! کہ یہاں پر ہر چیز ٹھیک ہو گئی ہے law and Order کے agencies ایک حد تک چیزوں کو ٹھیک کرتی ہیں اور Governance کے معاملات بہتر ہوتے ہیں تو law and Order کا بڑا ایک correlation ہے

بہتر ہوتا ہے اُدھر بہت سارے issues ہیں۔ Order being Minister of Home here in Province اور میں گورنمنٹ میں ہو ہمارے ہاں issues ہیں کے ہمارے ہاں آج بھی جتنی transfers بھی ڈپٹی کمشنز جو ہیں وہ political اس میں پوسٹ ہوتے ہیں ہمارے ہاں آج بھی جتنی postings ہوتی ہیں ٹھیک ہے ہمیں اس کا pride لے لینے دیں کہ ہم نے آج ہم نے پولیس کو depoliticize کر دیا ہے ہم چیزوں کو آہستہ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں over night چیزیں ٹھیک نہیں ہو سکتی ہیں یہ ایک wave آیا ہے اور جس پر ہم سب کو concern ہیں جھڑح اپوزیشن کے دوستوں کو concern ہیں treasury benches concern کو concern ہیں ہم Law enforcement agencies کو concern forces سب کا یہ ہے کیوں یہ wave آیا ہے؟ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں ہیں ہمارے ہاں دیکھ لیا تھا کہ یہاں پر جو target killing ہو رہی تھی جو sectarian violence تھا وہ ایک دفعہ کم ہو گیا پھر ایک دفعہ اس میں آ گیا الحمد للہ ہم نے اس کو counter کر لیا۔ اب ہماری police front because Police target ہو رہی ہیں کیوں یہ police target ہو رہی ہیں میڈم اسپیکر؟ target line پر ہو کر لڑ رہی ہیں اس وجہ سے اس کو target کیا جا رہا ہے اس کو demoralize کیا جا رہا ہے جو ہم قطعاً نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اپنی forces کو بالکل demoralize نہیں ہونے دیں گے ہم یہ جنگ مل کر لڑیں گے جب تک تمام stakeholders ایک page پر نہیں ہوں گے مجھے کہہ لینے دیجئے کہ مجھے پچھلے ایک دو مہینے سے محسوس ہو رہا ہے کہ بہت زیادہ imbalances پیدا ہو رہا ہے جس کو ختم کیا گیا جذر egos کو مار کر تمام Stakeholders نے اپنے egos کو مار کر وہ imbalance کو ختم کیا اور اس کے results بلوچستان کے لوگوں نے دیکھیں۔ اب Unfortunately میں دیکھ رہا ہوں کہ imbalance political leadership اور civil bureaucracy اور Military اور imbalance civil relationship ہو گا بلوچستان historically imbalances کا شکار رہا ہے جب ہم نے بلوچستان کے لیے بڑا بتابہ کن ہو گا بلوچستان کی imbalances کا شکار رہا ہے جب ہم نے گے ہم سب نے بلوچستان کی results کے law and order کو ٹھیک کرنے کے لیے ایک page پر آنا پڑیں گا اور ہم آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں یہ جو wave ہیں یہ ختم ہو گی اور اس کو ہماری

وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ختم کریں Security agencies law enforcement agencies میڈم شاہدہ روف صاحبہ یہاں تشریف نہیں رکھتی انہوں نے بات کی کہ جی بعد میں یہ barriers گئے ہیں وہ down ہوتا ہے میڈم security agencies ہماری For God sake ہماری پولیس نے ہماری لیویز نے ہماری frontier corps نے کتنے preemptive attempts جو تھے terrorists کے fail کیے ہیں کتنے terrorist attacks کرنے من ہم نے یہاں پر بارود کپڑا ہیں کتنا Weapon کپڑا ہیں کتنا ammunition کپڑا ہیں تو یہ اس طرح نہیں ہے اور کتنے لوگ کپڑیں ہیں کیا بھی Recently جو میں نے پر لیں کانفرنس کیا جس میں Indians کے لوگ کپڑیں گئے ہیں وہ اس میں سے ایک بندہ confess کرتا ہے کہ میں نے ایک دھماکہ کیا تھا وہ سرا میں کرنے جا رہا تھا تو میں کپڑا گیا تو لہذا security agencies سے ہماری preemptive measures نے اس کے forces نے police law enforcement agencies کی کامیابیوں کی دستائیں ہیں۔ For last 3 years ٹھیک ہے یہ ایک آگیا میں مان لیتا ہوں لیکن آج بھی اگر آپ اگر آج بھی آپ اپنے statistics کیچیں تو یہ ایسی ہوتا ہے یہ pendulum کی طرح ہوتا ہے یہ اس طرح move کرتا ہے کبھی اس طرح panic ہو جائیں گے concern یا اس طرح move کرتا ہے اگر آج ہم panic ہو جائیں گے تو بالکل جائز ہیں سب کا ہیں لیکن آج اگر ہم panic ہو جائیں گے تو We are supporting thier cause کو support کریں گے ہم بالکل panic نہیں ہوں گے ہم سب مل کر انشاء اللہ تعالیٰ۔ بلوچستان کے لوگ مل کر اس وہشت گردی کا مقابلہ کریں گے اور کسی کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ کسی miscreants کو کسی جو وہشت گردی کرتا ہے اس کو کوئی بھی patronage دے دیں یہ وہ زمانہ patronage والا چلا گیا ہے۔ میڈم اسپیکر! last mention کرنا چاہتا ہوں کہ کون لوگ ہیں جو kidnapping کرتے ہیں؟ چار لوگ ہیں جو kidnapping کرتے ہیں جو criminals ہیں چھوٹے موٹے وہ different group سے اکھٹے ہوتے ہیں پیے کمانے کے لیے یہ والا دھنہ شروع کر دیتے ہیں۔ ایک TTP ہے تحریک طالبان پاکستان وہ اپنی fundings کے لیے Kidnapping کرتی ہیں ایک جن کو ہم BLA so called Baloch separatists کرتی ہیں جس میں خاص طور پر kidnappings، for ransom کرتی ہیں اور ایک جو ہے وہ لشکر جہنگوی کے لوگ ہیں جو

کرتے ہیں۔ شکر جھنگوی اپنی خاصی ہوچکی kidnapping for ransom neutralized ہیں بلوچستان میں۔ جو لوگ ہیں وہ بھی بہت حد تک ہم نے جو groups تھے وہ اُن groups کو break کیا ہے جس میں وہ جو بچہ تھا جس کا عاصم کرد گیا لو صاحب بھی ذکر کر رہے تھے وہ لوگ وہی پر ماریں گے اس طرح ایک آدھ گروپ ہیں جو different sub groups آگے ہے اس طرح کا کام کر رہا ہے جو ہم نے identify بھی کر لیئے ہیں اُس میں سے بہت سارے ہم پکڑ پکھے ہیں، بہت سارے جیلوں میں ہیں جو ہر نانی میں kidnapping ہوئی تھی وہاں ہم نے مخفی بھی برآمد کیا اور وہ لوگ بھی گرفتار ہوئیں وہ آج کوڑ کو face کر رہا ہے۔ پھر TTP ہے مجھے لگتا ہے کہ TTP یہاں پر ہونے کی کوشش کر رہی ہیں اور جو recent kidnappings کی ایک wave آئی ہیں اُس active کے جو تاریخیں ہیں وہ اُس طرف جا رہے ہیں لیکن ہماری security agencies alert بڑی ہیں سردار صاحب کا جو بیٹا ہے ہمارے لیے، ہمارا بھائی ہیں یا کوئی بھی شخص بلوچستان سے اغوا ہوتا ہے ہم نے اس کو ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا ہے جہاں دہشت گردی کا واقع ہوتا ہے یہ ہماری تمام حکومت کا۔ دیکھیں باقی بھی پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں۔ Let me take this pride کہ وہاں پر کوئی response کرنے والا نہیں ہوتا ہے لاہور میں دھماکہ ہوا ہے وہ ہم سے زیادہ ہوتا ہیں بلوچستان کے کسی حصے میں کوئی واقع ہوتا ہے تمام حکومتی مشینری، تمام لوگ وہاں پر respond کرنے کے لیے پہنچ جاتے ہیں اور تمام ملک کو اور International community کو بتا رہے ہوتے ہیں کہ ہوا کیا ہے اور یہ ہماری Active, proactive approach ہیں لہذا میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ law and order کی wave ایک situation کی جو opposition کے دوست حکومت کے دوست Law enforcement Agencies ہم سب مل کر انشاء اللہ تعالیٰ اس کو control کریں گے ہم اس لڑائی کوڑیں گے مردانہ وارثیں گے ہمیں کمزور ہمارے عزم کو کوئی بھی نہیں کر سکتا ہے اور اس طرح کے بزدلانہ اقدام سے ہمارے عزم کو کوئی بھی کمزور نہیں کر سکتا ہے۔ thank you so very much میڈم اسپیکر!۔

میڈم اسپیکر:- سردار مصطفیٰ ترین صاحب آپ کچھ کہنا چاہئیں گے؟
 سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (وزیر مکمل بلدیات) :- میڈم اسپیکر شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں مولوی

عبدالواسع اور حزب اختلاف نے جو آج اپنا احتجاج موفر کیا اس اہم مسئلے پر میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہمارے مسلم لیگ بھائیوں، نیشنل پارٹی کا، پشتو نخواہ ملی عوامی پارٹی کا، مسلم لیگ (ق) کی شکریہ ادا کروں گا یقیناً جیسے ہمارے بھائیوں نے فرمایا کہ یہ خالی ہمارے بیٹھے کا مسئلہ نہیں ہیں اس صوبے کا مسئلہ ہیں صوبے کا عوام کا مسئلہ ہیں یقیناً ہم لوگ عوام کے نمائندے ہیں۔ میں مولوی عبدالواسع کی بات سے اتفاق کروں گا کہ عوام ایک عجیب صورتحال سے دور چار ہیں گھبرائے ہوئے ہیں پریشانی کے حالات گزار رہے ہیں اس لیے کہ لوگ ابھی یہ نہیں چاہتے ہیں کہ بھائی ہمیں روڈ دہمیں اسکوں دہمیں یہ چیز دو۔ لوگ صرف یہ پکار رہے ہیں کہ ہمیں امن دو ہمارے سر کی تحفظ کرو، ہمارے بچوں کی تحفظ کرو، اور یقیناً یہ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہیں۔ اور یقیناً جب تک حکومتی ادارے ریاست اور عوام اکھٹا نہیں ہو گا یہ مقابلہ بڑا مشکل ہو گا اور یہ پارلیمنٹ نے آج جو کردار ادا کیا یہ گھنی کا پورے صوبے کے لیے دہشت گرد کے خلاف دوسرے جوانوں کرتے ہیں چور، چوری کرتے ہیں اس کو ایک challenge کیا ہے۔ میں اپنے سیکورٹی اداروں سے یہ appeal کروں گا کہ نہ آپ اکیلے لڑ سکتے ہیں نہ ہم اکیلے لڑ سکتے ہیں اگر ہم نے اس صوبے کو بچانا ہے اس عوام کو ہم نے امن دینا ہیں تو ہم اکھٹے چلیں۔ نہیں اکھٹے چلیں گے عوام کو جو آج دو ہمینے سے جو پیغام مل رہا ہیں یقیناً یہ مایوسی کی پیغام ہیں۔ عوام مایوس ہو رہے ہیں کہ ہمارے ریاست ہمارا تحفظ نہیں کر سکتا اور یہاں پر دہشت گرد اور باقی کلاشکوف جس کی زور ہو گی وہ یہاں رہ سکیں گا اور یہاں عوام کا رہنا شریف لوگوں کا رہنا ہمارے خیال یہ ابھی یہاں رہنا مشکل ہو رہا ہے۔ چونکہ میرے بیٹھے کا مسئلہ ہیں میں اس پر مدد بات نہیں کروں گا لوگ یہ کہیں گے کہ یہ ذاتی ان کا مسئلہ ہیں میں ایمان سے کہتا ہوں کہ میں نے امن کے لیے جدوجہد کی تھی دہشت گردی کے خلاف کی تھی غنڈہ گردوں کے خلاف کی تھی۔ کل بھی کروں گا آج بھی کروں گا جب تک ہمارے دم میں دم رہیں گے۔ (اس موقع پر معزز اراکین اسمبلی نے ڈیک بجائے)۔ ہم اس صوبے میں امن کے لیے ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہیں لیکن بشرط یہ کہ ادارے بھی ہمارے ساتھ دیں۔ خدا حافظ۔ (اس موقع پر معزز اراکین اسمبلی نے ڈیک بجائیں)۔

میڈیم اسپیکر:- یقیناً آج کا دن جو ریکویزیشنڈ اجلاس ہوا۔ اسیمیں سردار مصطفیٰ ترین صاحب کے صاحبزادے کیلئے جو بیلایا گیا تھا۔ ایک اُن پر مشکل وقت ہے اور تمام ایسے لوگوں پر جن کے پیارے اس تکلیف سے گزر رہے ہیں تو ہم سب آپکے ساتھ ہیں سردار مصطفیٰ ترین صاحب اور اُن تمام لوگوں کے ساتھ۔ صوبائی وزیر بلدیات سردار مصطفیٰ خان ترین کے صاحبزادے اسد خان ترین کے اخوان پر بحث کیلئے ریکویزیشنڈ اجلاس میں معزز اراکین اسمبلی نے موصوف کے اخوان کے حرکات اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی امن و امان اور

عام آدمی کی تحفظ میں ناکامی پر ناصرف سیر حاصل بحث کی بلکہ صوبہ میں امن و امان کو موثر بنانے کیلئے اپنی اپنی رائے اور تجویز دیں۔ حزب اختلاف کے اراکین نے موصوف کے اغوا پر دلی ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ انکی باحفاظت بازیابی کیلئے بھی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس طرح حزب اختلاف اور حزب اختلاف کے اراکین صوبہ میں اغوا کے وارداتوں کی روک تھام اور اغوا کنندگان کی بحفاظت بازیابی کیلئے یک زبان ہیں۔ وزیر داخلہ نے بحث کو سمیٹنے ہوئے اس واقعہ سے متعلق حقائق اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اقدامات سے ایوان کو تفصیلی آگاہ کیا اور اُنکے ثبت role کی طرف بھی ایوان کی توجہ دلائی۔ لہندرuling ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں موثر اقدامات کر کے اسدخان ترین سمیت تمام اغوا کنندگان کی فوری بازیابی کو یقینی بنائیں اور اس کمروہ دھنڈے میں ملوث عناصر کو انصاف کیٹھرے میں لا کر قرار واقعی سزا دلوائی جائے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا سد باب ہو سکے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر عوام کا مکمل اعتقاد بحال ہو سکے۔ اور ہماری دعا یہ کہ اللہ پاک ہماری سرزی میں کو وشنوں سے محفوظ رکھے اور ہمارے عوام اُسی طرح سکھ چین سے رہیں جو کہ آج سے بہت عرصہ پہلے سے رہ رہے تھے۔ اس میں ایک تجویز یہ بھی آئی تھی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے۔ میں آپ کی رائے لے لیتی ہوں کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے؟ تاکہ یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے بلکہ ہم، آپ سب بیٹھ کے اُسکو follow-up کرتے رہیں۔ اور یہ تجویز جو بہت اچھی آپ لوگوں نے دی ہیں۔ کیونکہ یہ ایک واقعہ نہیں ہے اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں تو ان کو ہمیں follow-up کرنے کی ضرورت ہے۔

عبد الرحیم زیارتوال (وزیر حکومتہ تعلیم) :- شکریہ میدم اسپیکر! تمام پارٹیوں سے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں ان پر مشتمل کمیٹی اگر آپ تشکیل دے دیں گے اُس میں جو بھی مزید وہ ہوگا، اُس پر اگر اسلام آباد جانا ہو یا یہاں کسی سے ملنا ہوبات کرنی ہو۔ سرفراز صاحب، مولانا واسع صاحب ٹھیک ہے نا۔

میدم اسپیکر:- میں اس موقع پر تمام پارلیمانی لیڈروں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیتی ہوں law and order اور خاص طور پر۔۔۔ (مداخلت)۔ جی وہ پھر پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کا مرضی ہے کہ وہ جو بھی نمائندہ اپنا دے۔ اور تاکہ اس طرح کے واقعات کے سد باب کے علاوہ ہم لوگ مزید آگے کس طرح سے اپنے law enforcement agencies اور اپنی policies جو بھی ہیں، اُس پر کس طرح کام کر سکتے ہیں اور آئندہ اپنے صوبہ کو آنے والے جو خدشات آپ نے ظاہر کیئے ہیں اُس سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔

02 جون 2016ء

بلوچستان صوبائی اسٹےی

100

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (وزیر بلدیات) :- وزیر داخلہ کو بھی شامل کیا جائے تو بہتر ہے۔

میڈم اسپیکر:- جی وزیر داخلہ تو اُسکا لازمی حصہ ہو گے۔ اب میں Prorogation order پڑھ کر

سناتی ۱۵۶۷ء

In exercise of the powers conferred on me by clause 3 Article 54 read with Article 127 of the constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Raheela Hameed Khan Durrani, Speaker, Provincial Assembly of Balochistan, hereby prorogued the Provincial Assembly of Balochistan on Thursday, the 2nd

June, 2016. اب اسٹےی کا اجلاس غیر معینہ مت کے لیے متوجہ کیا جاتا ہے۔

(اسٹےی کا اجلاس رات 11 بجے 45 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)